۳۰۰ احادیث اور واقعات کی روشنی میں
شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
مثالی واقعات
www.besturdubooks.net
مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر میمن

شانِ
مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم
کے مثالی
واقعات

۳۰۰ احادیث اور

واقعات کی روشنی میں

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی واقعات

مرتب

مولانا ارسلان بن اختر میمن

جن احباب کو اس کتاب سے فائدہ ہو تو وہ احقر کے مرحوم بھائی حافظ محمد اکبر (عمر ۲۶ سال) کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکتبہ ارسلان اردو بازار، کراچی۔
فون:0333-2103655

خط و کتابت کا پتہ: نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔ فون: 2722080
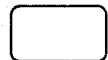
نام کتاب .... شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات

ترتیب و تزئین .... مولانا محمد ارسلان بن اختر میمن

اشاعت اوّل .... مئی 2007ء

اسٹاکسٹ: نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔ فون: 2722080

ملنے کا پتہ:

کراچی: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر2، کراچی۔ فون: 4992176 نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔
بیت القرآن اردو بازار، کراچی۔ صدیقی ٹرسٹ نزد لسبیلہ چوک۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔
اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن۔ دارالاشاعت اردو بازار، کراچی۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی۔
لاہور: مکتبہ رحمانی غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار، لاہور۔
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔
راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون
42	☆ حضور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کا جواب ....
42	☆ رفعِ ذکر ....
45	☆ سورۂ کوثر کا شانِ نزول اور وجہ تسمیہ ....
47	☆ حضور ﷺ کا غمِ امت ....
49	☆ خاتم الانبیاء جہانوں کی رحمت ہیں ....
50	☆ پیارے رسول ﷺ کی پیاری چادر کا پیارا بیان ....
51	☆ رحمۃ للعالمین کی تفسیر علامہ آلوسیؒ کی نظر میں ....
52	☆ حضور ﷺ مزدور کے لئے رحمت ....
53	☆ عورت کے لئے رحمت ....
54	☆ کسان کے لئے رحمت ....
54	☆ جانوروں کے لئے رحمت ....
55	☆ آیت کا شانِ نزول ....
56	☆ اللہ کا آپ ﷺ کو ہمیشہ راضی رکھنے کا اعلان ....
57	☆ جبرائیل امین علیہ السلام اور ذکرِ محبوب ﷺ ....
58	☆ عظمتِ رسول ﷺ ....
60	☆ کائنات میں حیاتِ رسول اللہ کو سب سے عزیز ہے ....
60	☆ حضور ﷺ کا سینہ خدائی ٹیپ ریکارڈر ہے ....
62	☆ ہاتھ محبوب ﷺ کا اور طاقت خدا کی ....

صفحہ نمبر	مضمون
99	☆ یہودیوں کا اپنے بچوں کو شان محمدی بتانا........
99	☆ نوحؑ کے ہاتھ ایمان لانیوالے جن کا قبول اسلام........
102	باب نمبر 5: **حضور ﷺ کے بچپن کے واقعات**
103	☆ آپ ﷺ کی پیدائش پر بت اوندھے منہ گر گئے........
103	☆ کسریٰ کی ۱۰۰۰ سالہ قدیم آگ بجھ گئی........
104	☆ آگ کی پرستش........
104	☆ نوشیروان کے محل کے کنگرے ٹوٹ گئے........
106	☆ آپ کی پیدائش اور غیبی آواز........
107	☆ شانِ رسالت بزبان عیسائی راہب........
109	☆ تمام انبیاء کی صفات کا مرکز کون؟........
110	☆ میرے محبوب ﷺ کی آمد پر ہر مخلوق خوش تھی........
111	☆ آپ ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے........
111	☆ حضرت عباس کا انوکھا خواب........
113	☆ مدینہ میں خون کا سمندر بہانے کے ارادہ سے آنے والا بادشاہ جان دو عالم ﷺ کی آمد کا سن کر ٹھنڈا ہو گیا........
113	☆ بادل کا حضور ﷺ پر سایہ اور ابو طالب کی حیرانی........
115	☆ بغیر سرمہ کے چشم سرگیں لگتی تھی........
115	☆ حضور ﷺ کی برکت سے بادل برس پڑے........

صفحہ نمبر	مضمون
131	☆ عتبہ کے جسم سے خوشبو آنے کی وجہ؟ ....
132	☆ روشنی و تاریکی میں بھی برابر دیکھتے تھے ....
133	☆ حضور ﷺ کا مبارک تھوک ....
133	☆ حضور ﷺ کا زمین سے جنت کا نظارہ ....
135	باب نمبر 7 حضور ﷺ کے نورانی واقعات
135	☆ مجھے شرم آتی ہے کہ وہاں قدم رکھوں جہاں محبوب کا گزر ہوا
135	☆ گستاخ رسول ﷺ کے لئے ۳۰ دُرّے ....
136	☆ بابرکت پیالہ ....
136	☆ مبارک مشک ....
136	☆ درود لکھنے والے فرشتوں کی زیارت ....
137	☆ منبر رسول ﷺ کے آنسو ....
138	☆ سب سے پہلے جنت میں حضور ﷺ کا داخلہ ....
140	☆ حضور ﷺ نے تمام عمر غلط لفظ نہ نکالا ....
141	☆ حضور ﷺ کی برکت سے کھانے کی تسبیح صحابہؓ نے سن لی ...
141	☆ اونٹ کی جان دو عالم ﷺ سے گفتگو ....
143	☆ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کیلئے حضور ﷺ کی دعا ....
143	☆ حضور ﷺ کی مثالی مہمان نوازی ....
145	☆ شہد کی مٹھاس حضور ﷺ کی برکت سے ہے ....
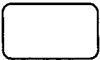
صفحہ نمبر	مضمون
147	☆ معمولی سونا حضور ﷺ کی برکت سے زیادہ ہو گیا..........
148	☆ حضور ﷺ کی نبوت پر یہودیوں کی پریشانی..........
149	☆ نواسہ رسول ﷺ کا شہادت کے بعد کلام..........
150	☆ فقر و تنگدستی دور کرنے کے لئے نبوی عمل..........
151	☆ چوری سے حفاظت کے لئے نبوی عمل..........
152	☆ درود شریف کی حیران کن برکت..........
153	☆ بددعا کے رحمت بننے کی دعا..........
154	☆ نبی کریم ﷺ نے خواب میں روٹی عطا فرمائی..........
154	☆ بت توڑنے والا آ گیا..........
155	☆ ابوجہل کی مٹھی میں کنکریوں کا کلمہ پڑھنا..........
156	☆ قبر مبارک میں حضور ﷺ کی نماز پڑھنا..........
157	☆ حضور ﷺ کے غلاموں کیلئے سمندر سڑک بن گیا..........
158	☆ حضور ﷺ اور امام بخاریؒ کی ملاقات..........
159	☆ ایک دن کا بچہ اور گواہی نبوت..........
159	☆ ظہور نبوت سے چار سو سال پہلے اسلام لانے والے جن کی وفات..........
161	☆ حضور ﷺ کے روضہ مطہرہ سے اذان کی آواز آنا..........
161	☆ ہبل نامی بت کا حضور ﷺ کی گواہی دینا..........

صفحہ نمبر	مضمون
178	☆ نورانی روشنی اور ذکر محمد ﷺ ....
179	☆ جان دو عالم ﷺ سے چڑیا کی فریاد ....
180	☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بیٹے زندہ ہو گئے ....
182	☆ دشمن رسول ﷺ کا خوفناک انجام ....
184	☆ میرے محبوب ﷺ کے لئے رزق غیبی کا تحفہ ....
186	☆ سات اونٹوں کا بوجھ اٹھا لینے والے صحابی ....
186	☆ غیب سے بکری آئی اور چار سو صحابہ کو دودھ پلا گئی ....
187	☆ دو ماہ کے بچے کی حضور ﷺ سے گفتگو ....
188	☆ آپ ﷺ کے حکم سے درخت اکٹھے اور پتھر از خود دیوار بن گئے
191	☆ جان دو عالم ﷺ کے پاؤں کی ٹھوکر سے چشمہ جاری ہو گیا
192	☆ بھیڑیئے کا چرواہے کو اسلام کی دعوت ....
193	☆ سلام اس پر کہ جس کا نہ تھا سایہ ....
194	☆ ہرنی کی حضور ﷺ سے گفتگو ....
196	☆ خوشبوؤں بھرا منہ ....
196	☆ حضرت مقداد کیلئے مال میں برکت کی دعا نبوی ....
197	☆ سوکھے درخت پھل دینے لگے ....
198	☆ پتھر کا حضور ﷺ کو سلام کہنا! ....
199	☆ فاختہ کی حضور ﷺ سے گفتگو ....

صفحہ نمبر	مضمون

صفحہ نمبر	مضمون

صفحہ نمبر	مضمون
343	☆ آسمانوں پر نام محمد ﷺ ....
344	☆ لوح محفوظ اور ذکر محمد ﷺ ....
345	☆ پرندہ پر اسم محمد ﷺ
346	☆ بادلوں پر اسم محمد ﷺ ....
346	☆ خزانہ پر اسم محمد ﷺ لکھا ہوا تھا ....
347	☆ زعفرانی درخت پر اسم محمد ﷺ ....
347	☆ بکری پر اسم محمد ﷺ کے نقوش ....
348	☆ پھول پر اسم محمد ﷺ ....
348	☆ انگور کے دانہ پر اسم محمد ﷺ ....
349	☆ پتوں پر اسم محمد ﷺ
349	☆ ایک کان پر کلمہ دوسرے پر رسول اللہ ﷺ ....
350	☆ ہرنی پر اسم محمد ﷺ کے نقوش ....
351	☆ بکرے کی پیشانی پر اسم محمد ﷺ ....
352	☆ پتھروں پر اسم محمد ﷺ ....
353	☆ غیبی کتاب اور اسم محمد ﷺ ....
354	☆ آسمان پر لکھا ہوا اسم محمد ﷺ ....
354	☆ پتھر پر آمد نبوی ﷺ کی بشارت ....
355	☆ بھنی ہوئی بکری اور اسم محمد ﷺ ....

صفحہ نمبر	مضمون
356	☆ سنگ مرمر پر اسم محمد ﷺ........
356	☆ ہرنی کے مبارک کان........
357	☆ روٹی پر لکھا ہوا اسم محمد ﷺ........
358	☆ گلاب کے پھول پر اسم محمد ﷺ........
359	☆ بادام کے برابر پھل پر اسم محمد ﷺ........
359	☆ غیبی پرندہ اور انوکھا بادام........
360	☆ لوح محفوظ پر نام محمد ﷺ........
361	☆ سب سے پہلے قلم نے کیا لکھا........
362	☆ پتھروں پر تعریف محمد ﷺ........
363	☆ حضور ﷺ کی آمد سے ۱۰۰ سال قبل لکھی ہوئی عبارت......
364	☆ ہر مصروف تسبیح شے پر........
365	☆ ایک درخت کی آواز........
366	باب نمبر 8: حضور ﷺ اور تذکرہ انبیاء
366	☆ آدم علیہ السلام اور ذکر محمد ﷺ........
367	☆ حضور ﷺ کی برکت سے کائنات کا وجود........
368	☆ حضور ﷺ کے صدقہ سے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی........
368	☆ پیشانی آدم علیہ السلام میں نور محمدیؐ........
369	☆ کندھوں کے درمیان نام محمد ﷺ........

صفحہ نمبر	مضمون
369	☆ حضرت حوا کی پیدائش ....
370	☆ حضرت حوا کا مہر ....
370	☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد ﷺ .....
371	☆ آپ ﷺ کو نبوت کب ملی ....
372	☆ حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں پر نام محمد ﷺ ....
373	☆ ابراہیم علیہ السلام کو ملنے والا مثالی پتھر ....
374	☆ حضرت آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر ....
375	**باب نمبر 9: آسمانی کتب میں شان محمد ﷺ**
375	☆ تورات میں ذکر رسول ﷺ ....
376	☆ قدیم کتابوں میں محاسن اسلام ....
378	☆ زبور میں حضور ﷺ کی شان ....
379	☆ پہلی کتابوں میں حضور ﷺ کی تعریف ....
380	☆ تورات میں حضور ﷺ کی شان ....
381	☆ انجیل میں ذکر رسول ﷺ ....
381	☆ آسمانی کتب میں حضور ﷺ کی شان ....
383	☆ انجیل میں ذکر محمد ﷺ ....
383	☆ تورات میں حضور ﷺ کی خصوصیات ....

حضور ﷺ کی مثالی خصوصیات

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدائش کے اعتبار سے ''اول الانبیاء'' ہونا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

'' كَانَ نَبِيًّا وَّآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ''

یعنی حضور ﷺ اس وقت شرف نبوت سے سرفراز ہو چکے تھے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام جسم وروح کی منزلوں سے گزر رہے تھے..(زرقانی علی المواہب جلد۵ ص۲۴۲)

(2) آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا.....

(3) تمام مخلوق آپ ﷺ کے لئے پیدا ہوئی.....

(4) آپ ﷺ کا مقدس نام عرش اور جنت کی پیشانیوں پر تحریر کیا گیا....

(5) تمام آسمانی کتابوں میں آپ ﷺ کی بشارت دی گئی.....

(6) آپ ﷺ کی ولادت کے وقت تمام بت اوندھے ہو کر گر پڑے....

(7) آپ ﷺ کا شق صدر ہوا.....

(8) آپ ﷺ کو معراج کا شرف عطا کیا گیا اور آپ ﷺ کی سواری کے لئے براق پیدا کیا گیا.....

(9) آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب تبدیلی وتحریف سے محفوظ کر دی گئی....اور قیامت تک اس کی بقاء وحفاظت کی ذمہ داری.....اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لی.....

(10) آپ ﷺ کو آیۃ الکرسی عطا کی گئی.....

(11) آپ ﷺ کو تمام خزائن الارض کی کنجیاں عطا کر دی گئیں.....

(12) آپ ﷺ کو جوامع الکلم کے معجزہ سے سرفراز کیا گیا.....

(13) آپ ﷺ کو رسالت عامہ کے شرف سے ممتاز کیا گیا.....

(14) آپ ﷺ کی تصدیق کے لئے معجزہ شق القمر ظہور میں آیا.....

(15) آپ ﷺ کے لئے اموال غنیمت کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا.....

(16) تمام روئے زمین کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے مسجد اور پاکی حاصل کرنے (تیمم) کا سامان بنا دیا.....

(17) آپ ﷺ کے معجزات (قرآن مجید) قیامت تک باقی رہیں گے...

(18) اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو ان کے نام لے کر پکارا.....مگر آپ ﷺ کو اچھے اچھے القاب سے پکارا.....

(19) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ''حبیب اللہ'' کے معزز لقب سے سربلند فرمایا.....

(20) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی رسالت.....آپ کی حیات.....آپ کے شہر... آپ کے زمانے کی قسم یاد فرمائی.....

(21) آپ ﷺ کی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں.....

(22) آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ''اکرم الخلق'' ہیں.....

(23) آپ ﷺ کے بعد.....آپ کی ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح کرنا حرام ٹھہرایا گیا.....

(25) ہر نمازی پر واجب کر دیا گیا کہ بحالت نماز "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" کہہ کر آپ ﷺ کو سلام کرے.....

(26) اگر کسی نمازی کو بحالت نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم پکاریں.....تو وہ نماز چھوڑ کر آپ کی پکار پر دوڑ پڑے...یہ اس پر واجب ہے اور ایسا کرنے سے اس کی نماز فاسد بھی نہیں ہوگی.....

(27) اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کا آپ ﷺ کو مختار بنا دیا ہے.....آپ ﷺ جس کیلئے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جس کیلئے جو چاہیں حرام فرما دیں...

(28) آپ ﷺ کے منبر اور قبر انور کے درمیان کی زمین.... جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے.....

(29) صور پھونکنے پر سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے...

(30) آپ ﷺ کو مقام محمود عطا کیا گیا.....

(31) آپ ﷺ کو شفاعت کبریٰ کے اعزاز سے نوازا گیا.....

(32) آپ ﷺ کو قیامت کے دن "لواء الحمد" عطا کیا گیا.....

(33) آپ ﷺ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے.....

(34) آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا گیا.....

(35) قیامت کے دن ہر شخص کا نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا.....مگر آپ ﷺ کا نسب و تعلق منقطع نہیں ہوگا.....

(36) آپ ﷺ کے سوا کسی نبی کے پاس حضرت اسرافیل علیہ السلام نہیں اترے....

(37) آپ ﷺ کے دربار میں بلند آواز سے بولنے والے کے اعمال صالحہ برباد کر دیئے جاتے ہیں.....

(38) آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارنا حرام کر دیا گیا.....

(39) آپ ﷺ کی ادنیٰ سی گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے.....

(40) آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ معجزات عطا کئے گئے....

(فہرست زرقانی علی المواہب ج ۵)

قاضی القضاۃ محمد بن ابراہیم مالکی المصریؒ نے لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے یہ دس چیزیں ہیں کہ اگر ان کو لکھ کر گھر میں رکھا جائے تو گھر کو آگ نہ لگے گی....اور اگر ان کو لکھ کر آگ پر رکھا جائے تو آگ بجھ جائے گی...

(1) ما وقع ظلله صلی الله علیه وسلم علی الارض قط....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا....

(2) ماظهر بوله علی الارض قط....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول زمین پر ظاہر نہیں ہوتا تھا....

(3) لم یقع الذباب علیه قط....

آپ پر مکھی کبھی نہیں بیٹھی....

(4) لم یحتلم قط....

آپ کو کبھی بھی احتلام نہیں ہوا.....

(5) **لم یثاؤب قط.....**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جمائی نہیں لی.....

(6) **لم تھرب منہ دابۃ رکبھا قط.....**

اس جانور نے کبھی بھی سرکشی نہیں کی جس پر آپ سوار ہو جاتے.....

(7) **ولد مختونا.....**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے.....

(8) **تنام عیناہ ولا ینام قلبہ.....**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں دل بیدار رہتا تھا.....

(9) **ینظر من ورائہ کما ینظر من امامہ.....**

آپ ﷺ اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتے.....جیسا کہ آپ اپنے آگے دیکھتے تھے...

(10) **کان اذا جلس علی قوم کانت کتفاہ اعلیٰ منھم.....**

جب آپ ﷺ کسی مجلس میں بیٹھتے...تو آپ سب سے بلند اور اعلیٰ نظر آتے تھے...

اور محدثین نے ان دس میں سے بعض میں کلام کیا ہے اور مچھر اور جوؤں کے بارے میں کلام پہلے گزر چکا ہے.....

حاکم نے مستدرک میں باسناد سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:....

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک بدو اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا.....

’’یا رسول اللہ ﷺ! اپنی نبوت و رسالت کی کوئی نشانی (معجزہ) دکھائیں...‘‘

تو تاجدار ہفت اقلیم ﷺ نے فرمایا:.....

’’جا اس درخت کو جو اللہ سبحانہٗ کی تسبیح پڑھ رہا ہے اسے کہو وہ سامنے رسول اللہ ﷺ تجھے بلاتے ہیں.....

اعرابی کا درخت کو جا کر اتنا کہنا تھا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھا..... وجد میں آ کر پہلے اپنی جڑوں کو باہر نکالا اور خوشی اور مسرت سے جھومتا ہوا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو گیا اور اپنا سر قدموں پر رکھ دیا..... یہ معجزہ دیکھ کر اعرابی صحابی بن گیا.....

شانِ محمد ﷺ قرآن کی روشنی میں

حضور ﷺ کے اعضاء کا قرآنی تذکرہ

(1) ابن سبع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کے ایک ایک عضو کی صفت بیان فرمائی ہے۔۔

چنانچہ روئے تاباں کے بارے میں فرمایا:

"قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ" (پ۲ البقرہ ۱۴۴)

"ہم دیکھ رہے ہیں ... بار بار تمھارا آسمان کی طرف منہ کرنا...."

حضور ﷺ کی آنکھوں کا ذکر

(2) اور آپ ﷺ کی آنکھ مبارک کے بارے میں فرمایا:

"لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ...." (الحجر ۸۸)

"اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو آپ نہ دیکھیں"

حضور ﷺ کی زبان مبارک کا ذکر

(3) اور آپ ﷺ کی زبان مبارک کے بارے میں فرمایا:

"فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِکَ" (مریم ۹۷)

''تو ہم نے قرآن تمہاری زبان پر یونہی آسان فرمایا''

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کا ذکر

(4) اور آپ ﷺ کے دست مبارک اور آپ ﷺ کی گردن شریف کے بارے میں فرمایا: ....

" وَلا تَجعَلْ يَدَكَ مَغلُولَةً اِلَى عُنُقِكَ" (اسرائیل ۲۹)

''اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ''

حضور ﷺ کے سینہ مبارک کا ذکر

(5) اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک اور کمر شریف کے بارے میں فرمایا:

"اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ط وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ط الَّذِىْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ط" (الم نشرح)

''کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی تھی....''

حضور ﷺ کے قلب مبارک کا ذکر

(6) آپ ﷺ کے قلب اطہر کے بارے میں فرمایا:

" نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ...." (البقرہ ۹۷)

''قرآن کو آپ کے قلب پر ہم نے نازل کیا....''

لوح محفوظ پر محبوب ﷺ کا نام

(7) علامہ بغویؒ نے سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوح پر لکھا ہوا ہے:

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ دِيْنُـهُ الْاِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ"

"ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.... اس کا دین اسلام ہے.... محمد اس کے بندے اور رسول ہیں.... جو اللہ پر ایمان رکھے گا اللہ کے وعدہ کی تصدیق کرے گا اور اس کے پیغمبر کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا...."

حضور ﷺ کے بال مبارک کی برکات

(8) روایت ہے کہ بلخ شہر میں ایک بہت بڑا تاجر انتقال کر گیا..... اس کے دو بیٹے تھے..... دونوں بھائیوں نے باپ کی جائیداد تقسیم کر لی..... میراث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بال مبارک بھی تھے..... دونوں بھائیوں نے ایک ایک بال لے لیا..... تیسرا بال باقی رہ گیا تو بڑے بھائی نے چھوٹے سے کہا:.....

"تیسرے بال کے بھی دو حصے ہونے چاہئیں"

"نہیں ہرگز نہیں..... حضور ﷺ کے بال مبارک کو کاٹ کر دو حصوں میں بانٹنا توہین ہے....."

''اگر یہ بات ہے تو تینوں بال تم رکھو.....اور ساری جائیداد مجھے دے دو.....منظور ہے؟''

''یقیناً مجھے منظور ہے.....''

چھوٹے بھائی نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں بال مبارک لے لئے اور بڑے نے سارا مال لے لیا.....

چھوٹا بھائی حضور ﷺ کے بال مبارک ہمیشہ اپنے سینہ سے لگائے رکھتا..... انہیں چومتا..... آنکھوں سے لگاتا اور درود شریف پڑھتا رہتا.....زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ بڑے کا مال گھٹنا شروع ہو گیا اور چھوٹے کے مال میں برکت ہو گئی.....چھوٹے بھائی کا جب انتقال ہوا تو ایک بزرگ نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا.....آپ ﷺ فرما رہے تھے:....سنو! اللہ نے اس شخص کی بخشش کردی اور میں اس سے راضی ہوں....

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی برکت تھی...

بابرکت انوکھا بال

(9) حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے دو بال مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مل گئے.....آپ دو بالوں کو بطور تبرک گھر لے آئے اور بڑی تعظیم کے ساتھ اندر ایک جگہ رکھ دیئے.....تھوڑی دیر کے بعد اندر سے قران پڑھنے

کی آوازیں آنے لگیں..... صدیق اکبر ؓ اندر گئے تو تلاوت کی آوازیں تو آرہی تھیں مگر پڑھنے والے نظر نہ آتے تھے..... حضرت صدیق اکبر ؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ عرض کیا تو حضور ﷺ نے مسکرا کر فرمایا:.....

" اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی شَعْرِیْ وَ یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ... "

" یہ فرشتے ہیں..... جو میرے بال کے پاس جمع ہو کر قرآن پڑھتے ہیں... " (جامع المعجزات ص ۶۲)

حضور ﷺ کے اخلاق کا قرآنی تذکرہ

(10) اور آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں فرمایا:

" وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ .... " (القلم ۴)

بے شک تمہاری خوبیوں کی (خلق) بڑی شان ہے.....

اللہ رب العزت نے جب آپ ﷺ کو مخاطب فرمایا: تو آپ ﷺ کو اچھے اسماء اور عمدہ القاب سے مخاطب فرمایا... مثلاً

" یَآاَیُّھَا الرَّسُوْلُ..... یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ "

وغیرہ یہ فضیلت بھی آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کیلئے مخصوص نہیں..... دیگر انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے ان کے نام لے کر مخاطب فرمایا.... ارشاد ربانی ہے:۔

" یآدمُ اسکُنْ اَنتَ زَوْجکَ الْجَنَّةَ " (البقرہ:۳۵)

"اے آدم! رہو تم اور تمھاری بیوی اس جنت میں....."

یا عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ (المائدہ: ۱۱۰)

یا مُوسیٰ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ (القصص: ۳۰)

یا نُوحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ (ھود: ۴۸)

یا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِیْ الْاَرْضِ (ص: ۲۶)

یا یَحْییٰ خُذِ الْکِتٰبَ (مریم: ۱۲)

"اے عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام)! اس نعمت کو یاد کرو جو تجھ پر میں نے کی...

اے موسیٰ (علیہ السلام)! میں ہی اللہ ہوں....

اے نوح (علیہ السلام)! (کشتی سے) اتریئے امن اور سلامتی کے ساتھ۔

اے داود (علیہ السلام)! ہم نے مقرر کیا ہے آپ کو (اپنا) نائب زمین میں...

اے یحییٰ (علیہ السلام) پکڑ لو اس کتاب کو"

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اگر ایک غلام کو جب آواز دی جائے....تو اسے اس کے اچھے نام اور عمدہ اوصاف سے پکارا جائے....جبکہ دوسرے غلاموں کو جب ندا کی جائے....تو انہیں ان کے ناموں کے ساتھ پکارا جائے....جو نہ ان کے کسی وصف کا اظہار کرتے ہوں اور نہ ہی ان کے کسی خلق کو ظاہر کرتے ہوں....تو یقیناً وہ غلام جس کو اچھے نام اور عمدہ وصف سے پکارا جا رہا ہے وہ دیگر غلاموں سے معزز بھی ہوگا اور مقرب بھی....

تیرا نام بھی لیا جائے گا میرے نام کے ساتھ

(11) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں.... حضور ﷺ کی شان کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:....

"وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

کہ اے محمد! میں نے آپ کے نام کو بلند کر دیا....

اس کی تفسیر خود حضور ﷺ فرماتے ہیں:

"اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ" (روح المعانی ص ۱۶۹ ج ۳۰)

اے محمد ﷺ! جب بندے میرا نام لیں گے تو تیرا نام بھی لیں گے.... جب مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے گا تو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی کہے گا.... میرے نام سے تو اب الگ نہیں ہو سکتا....

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ میں نے آپ کے نام کو بلند کر دیا.... جب میں عالم اور کائنات میں یاد کیا جاؤں گا.... تو میری یاد کے ساتھ تیرا نام بھی لیا جائے گا....

اللہ! اللہ! کیا شان ہے.... کیا عزت ہے.... اس کو عزت کہتے ہیں....

(حوالہ مواعظ حسنہ)

بخاری شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل سے اس آیت کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا: حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ذکر کے ساتھ آپ کا

ذکر بھی کیا جائے گا۔

جس دل میں ہے اللہ وہیں رہتے ہیں محمد بھی
اللہ جو کہتا ہے وہی کہتے ہیں محمد بھی

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ اس آیت وحدیث کا تقاضا یہ ہے کہ ملاء اعلیٰ (آسمانی فرشتے) جب اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اسی کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کرتے ہیں....

حضور ﷺ کی شان بزبان رب العالمین

(12) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ O وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ O وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ O"

"اے محبوب! آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں اور بلاشبہ آپ کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے....اور یقیناً آپ کی خو بو بڑی اور عظیم ہے...."

اور جس کسی کی یہ خوبیاں ہوں وہ دیوانہ کیسے ہوسکتا ہے؟

شان محمد ﷺ بزبان حسان رضی اللہ عنہ

(13) حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت میں (رفع ذکر سے مراد) اذان....اقامت....تشہد اور خطبہ منبر (میں آپ کا ذکر ہے)

اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت اور اس کی تصدیق کرے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی (رسالت کی) شہادت نہ دے تو یہ اس کے لئے بے سود ہے.... وہ کافر ہی رہے گا....

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَغَرَّ عَلَيْهِ بِالنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰهِ مَشْهُوْدٌ يَّلُوْحُ وَ يَشْهَدُ

آپ کی ذات گرامی وہ ہے کہ مہر نبوت اس پر چمک رہی ہے...اللہ کی طرف سے یہ شہادت ہے جو چمکتی ہے...اور دیکھی جاتی ہے...

وَ ضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ بِاسْمِهٖ
اِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

اور اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملایا ہے.... جب کہ اذان پنجگانہ میں مؤذن اشہد کہتا ہے....

وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُوا الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَ ذَاكَ مُحَمَّدٌ

اور ان کی عزت افزائی کے لئے اپنے ہی نام میں سے ان کا نام نکالا ہے....پس مالک عرش تو محمود ہے اور وہ محمد ہیں....

بعض علماء نے کہا کہ رفعت ذکر نبی یہ ہے کہ اللہ نے آپ کیلئے (ازل میں) تمام انبیاء علیہم السلام سے میثاق لیا تھا....اور انبیاء کے لئے آپ ﷺ پر ایمان لانے کو لازم کیا تھا....نیز انبیاء سے آپ کی فضیلت کا اقرار کرایا تھا....

حضور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کا جواب

(14) چنانچہ جب عاص بن وائل سہمی نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے باہر تشریف لا رہے ہیں اور وہ اندر جا رہا تھا تو اس نے باب بنی سہم کے پاس حضور ﷺ سے ملاقات کی اور کچھ باتیں کیں.... اس وقت اشقیاء قریش یعنی کفار قریش مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے.... جب عاص مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہ کفار قریش اس سے پوچھنے لگے کہ تو کس سے باتیں کر رہا تھا... اس نے کہا اسی ابتر (بے اولادے) سے....

مطلب اس کا یہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ کا ایک فرزند حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تولد ہوا تھا اور اس کا انتقال ہو چکا تھا.... اور اس وقت حضور ﷺ کی اولاد میں کوئی فرزند نہ تھا تو اس کا جواب حق تعالیٰ نے یہ دیا کہ:

"اِنَّ شَانِئَکَ هُوَا لْاَبْتَرُ"

جو آپ کا بدخواہ اور دشمن ہے وہی ابتر اور بے نسلا ہے....

رفعِ ذکر

(15) اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کمالات عطاء فرمائے جو مخلوق کے لئے ممکن ہو سکتے ہیں.... انبیاء علیہم السلام اگر نجوم ہدایت ہیں تو آپ ﷺ آفتاب رسالت ہیں.... نبوت و رسالت کا مبتدا و منتہا آپ کی ذات گرامی ہے.... آپ ﷺ صفات ربانی کا مظہر اور ظل رحمانی ہیں.... اس لئے جہاں حق تبارک و تعالیٰ کا ذکر ہوگا

وہاں آپ کا ذکر بھی ہوگا....

کلمہ طیبہ میں اللہ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر ہے....اذان وتکبیر....درودو تشہد اور خطبوں میں ذکر خداوندی کے ساتھ آپ کا ذکر ہے....امر اطاعت میں نہی ومعصیت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ ﷺ مذکور ہیں....

"اَطِيْعُوْا اللهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ ... وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ"

عالم بالا کے فرشتے اللہ کے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں....قبر میں آپ ﷺ کا ذکر ہے کہ ربوبیت و دین کے ساتھ آپ ﷺ کے بارے میں بھی سوال ہوتا ہے....حشر میں آپ ﷺ کا ذکر ہوگا....

خلقت آپ ﷺ کی شفاعت سے استفادہ کرے گی....

تمام کتب آسمانی وصحف ربانی میں آپ ﷺ کا ذکر ہے....

سب سے اول آپ ﷺ کا نور پیدا ہوا....

خلق میں اول آپ ﷺ ہی لائق ذکر ہوئے....

قلم وزبان پر آپ ﷺ ہی کا اسم گرامی پہلے آیا....

لوح محفوظ کی پیشانی....سر عرش بریں اور جنت کے کنگروں پر آپ ﷺ کا نام مبارک لکھا گیا....

الغرض کائنات میں....کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مؤذنوں کی زبانوں سے فضاؤں میں نہ گونجتا ہو....ہر جگہ ہر وقت اللہ کا

نام ہے اور اس کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کا نام بھی ہے.... مگر تین مقام پر صرف اللہ کا نام ہے....

(۱) اذان کے اخیر میں لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ ہے....

(۲) چھینکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ....

(۳) اور ذبح کے وقت بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ....

رُوْحِیَ الْفِدَآءُ لِمَنْ اَخْلاَقُہٗ شَھِدَتْ
بِاَنَّہٗ خَیْرُ مَوْلُوْدٍ مِّنَ الْبَشَرِ

میری جان ان پر قربان جن کے اخلاق شاہد ہیں.... کہ وہ بنی نوع انسان میں سب سے افضل ہیں....

(16) اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو خطاب کر کے کہا:

"اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا"

تو گواہ کیسے؟.... باقی نبی بھی گواہ.... تو بھی گواہ....

آدم علیہ السلام نے گواہی دی.... جنت سے نکل کر....

نوح علیہ السلام نے گواہی دی.... طوفان کی موجوں میں اتر کر....

زکریا علیہ السلام نے گواہی دی.... آرے کے نیچے چر کر....

ابراہیم علیہ السلام نے گواہی دی.... آتش نمرود میں گر کر....

اسماعیل علیہ السلام نے گواہی دی.... چھری کے نیچے آ کر....

موسیٰ علیہ السلام نے گواہی دی.... دریائے نیل کی موجوں میں اتر کر....

ایوب علیہ السلام نے گواہی دی.... آزمائش میں آ کر....

یونس علیہ السلام نے گواہی دی.... مچھلی کے پیٹ میں آ کر....

یوسف علیہ السلام نے گواہی دی.... کنوئیں میں جا کر....

یعقوب علیہ السلام نے گواہی دی.... چالیس سال رو کر....

اور عیسیٰ علیہ السلام نے گواہی دی.... جیل میں جا کر....

اور محمد ﷺ نے گواہی دی.... عرش پہ آ کر.... یعنی معراج کی رات....

اسی کو قرآن نے کہا:

"انّا ارسلنک شاھدًا"

سورۂ کوثر کا شان نزول اور وجہ تسمیہ

(17) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے.... اچانک ان کو اونگھ آ گئی.... پھر تبسم فرماتے ہوئے سر انور اوپر اٹھایا....

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس وجہ سے تبسم فرما رہے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے....

پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر:

" اِنَّـا اَعْطَیْـنٰکَ الْکَوْثَرَ O فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ O اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ O"

تلاوت فرمائی.... جب تلاوت فرما چکے تو فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟....

ہم نے عرض کیا:

''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں....''

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

''فانه نهر و عدنيه ربی و عليه خير كثير هو حوض ترد عليه امتی يوم القيامة آنيته عدد الكواكب''

''یہ جنت میں ایک نہر ہے.... جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور اس میں بہت زیادہ خیر ہے.... وہ ایک حوض ہے جس پر روز قیامت میری امت اپنی پیاس بجھانے کے لئے آئے گی.... اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے....''

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں اس کی وجہ تسمیہ بیان فرماتے ہیں:

(۱) اس نہر کو کوثر اس لئے کہتے ہیں کہ.... اس میں جنت کی دیگر نہروں کے مقابلے میں پانی کی اور بھلائی کی زیادتی ہے.... یعنی اس میں کثرت ہے..

(۲) یا پھر اس لئے کہتے ہیں کہ جنت کی نہریں اس سے پھوٹتی ہیں....

(۳) یا اس لئے کہ اس سے پینے والے کثیر ہوں گے....

(۴) یا پھر اس لئے کہ اس میں منافع کثیر ہیں....

حضور ﷺ کا غمِ امت

(18) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

"رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ" (ابراہیم:۳۶)

"اے میرے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو جس نے میری اتباع کی وہ میرا ہے.... اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک غفور رحیم ہے...."

اور اس کے بعد "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى" والی زبان نے اقدس نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

"اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O" (مائدہ:۱۱۸)

"اے رب العالمین! اگر تو ان کو عذاب دے تو بے شک تیرے بندے ہیں.... اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو غالب حکمت والا ہے...."

جب یہ آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی تو اپنی گنہگار امت یاد آ گئی.... امت کی یاد میں اشک بار آنکھوں سے بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا دیئے اور عرض کیا:

"اللهم امتی امتی و بکی"

اے میرے پروردگار! میری امت .... میری امت ....اس حال میں کہ آپ ﷺ پر گریہ طاری تھی یعنی آپ ﷺ امت کے غم میں رو رہے تھے....

اللہ رب العالمین نے جب اپنے محبوب .... دانائے غیوب .... منزہ عن العیوب ﷺ کو اس حالت میں دیکھا تو فوراً فرمایا: اے جبرائیل .... عرض کی: کیا حکم ہے میرے رب جلیل؟ ارشاد ہوا:

"فقال اللہ تعالیٰ یا جبرائیل اذھب الناس الیٰ محمد ﷺ وربک اعلم فاسألہ ما یبکیہ فاتاہ جبرائیل"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! جاؤ میرے محبوب علیہ السلام کے پاس اور جا کر پوچھو اے محبوب! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے.... پس حضرت جبرائیل سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت سراپا عظمت میں حاضر ہوئے....اور آ کر گریہ وزاری کا سبب دریافت کیا....تو آپ ﷺ نے مذکورہ آیتوں کے متعلق بتایا کہ ان میں اللہ رب العالمین یوں ارشاد فرماتا ہے....جبکہ میری گنہگار امت کا کیا بنے گا؟....

حضرت جبرائیل نے اللہ کی بارگاہ میں سبب گریہ وزاری عرض کیا....تو خالق کائنات کا دریائے رحمت جوش میں آیا....اور اپنے محبوب علیہ السلام کو دلاسا دیا:....

" فقال اللہ یا جبرائیل اذھب الیٰ محمد ﷺ فقل لہ انا سنرضیک فی امتک ولا نسوؤک"

(مسلم حوالہ ذکر مصطفیٰ)

''پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے، جبرائیل! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور ان سے کہو کہ ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں راضی کریں گے اور تمہیں دل آزردہ نہیں کریں گے....''

خاتم الانبیاء جہانوں کی رحمت ہیں

(19) '' وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ'' (سورۃ الانبیاء:۱۰۷)

مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہر عالم میں رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں....

عالم ارواح: وہ عالم جس میں صرف اللہ تعالیٰ نے روحوں کو پیدا کیا تھا اور اجسام نہیں پیدا کئے....

عالم دنیا: یہ عالم جس میں مولیٰ کریم نے اجسام پیدا فرمائے.... فرما رہا ہے قیامت تک پیدا فرماتا رہے گا....

عالم برزخ: موت کے بعد ارواح مولا کریم نے جہاں جہاں چاہے رکھ دیئے.... علیین میں اور سجین میں....

عالم حشر ونشر: جہاں سب انسانوں کے جسموں کو ان کی قبور سے اٹھائیں گے.... اور ارواح کو ان میں داخل کر کے میدان حشر میں جمع کریں گے.... وہاں حساب و کتاب ہوگا.... بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے....

پیارے رسول ﷺ کی پیاری چادر کا پیارا بیان

(20) "یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ O قُمْ فَاَنْذِرْ O وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ O وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ O" (سورہ مدثر)

''اے چادر اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ.... پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو.... اور اپنے کپڑے پاک رکھو....''

یہ کس عظیم ہستی کا تذکرہ ہے؟

تفسیر قرطبی میں ہے کہ پہلی وحی کے بعد رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول غارِ حرا میں تشریف لے گئے.... جب اپنے معمول عبادت سے فارغ ہوئے اور پہاڑ سے نیچے اترے تو کسی نے آپ ﷺ کو آواز دی.... آپ ﷺ نے ہر طرف دیکھا.... تو آپ کو کوئی شخص نظر نہ آیا.... پھر آپ ﷺ نے آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا.... تو آپ کو فضا میں کرسی پر بیٹھا ہوا وہی فرشتہ نظر آیا جو غارِ حرا میں پہلی بار آپ کے پاس آیا تھا....

آپ ﷺ اس کو دیکھ کر ڈر گئے اور آپ ﷺ کے جسم اقدس پر لرزہ کی کیفیت طاری ہوگئی.... آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور گھر والوں سے فرمایا "دثرونی" مجھے چادر اوڑھا دو.... کپڑا اوڑھا دو.... آپ کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئے.... تو اسی حالت میں یہ سورت نازل ہوئی... (تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبی ۶۰/۱۹)

رحمۃ اللعالمین کی تفسیر علامہ آلوسیؒ کی نظر میں

(21) حضرت علامہ سید محمود الوسی حنفی بغدادیؒ (متوفی ۱۲۷۰ھ) اپنے عظیم معرکۃ الآرا تفسیر روح المعانی میں اس آیت مقدسہ (وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلاَّ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَکَوْنُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحْمَۃً لِّلْجَمِیْعِ بِاِعْتِبَارِ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَاسِطَۃُ الْفَیْضِ الْاِلٰھِیِّ عَلَی الْمُمْکِنَاتِ عَلٰی حَسْبِ الْقَوَابِلِ وَلِذَا کَانَ نُوْرُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ الْمَخْلُوْقَاتِ"

"حضور ﷺ کا تمام کائنات کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ عالم امکان کی ہر چیز کو حسب استعداد و قابلیت جو فیض خداوندی ملتا ہے وہ حضور ﷺ کے واسطے اور وسیلے سے ہی ملتا ہے اسی لئے حضور ﷺ کا نور مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا گیا.... فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے.... "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرُ نَبِیِّکَ یَا جَابِر" اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا..... لکھتے ہیں دوسری حدیث ہے..... اَللّٰہُ تَعَالٰی الْمُعْطِیْ وَ اَنَا الْقَاسِمُ..... یعنی اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور میں (ان رحمت کے خزانوں کو) بانٹنے والا ہوں...."

(تفسیر روح المعانی ج ۷ اص ۱۰۵)

حضور ﷺ مزدور کے لئے رحمت

(22) علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے ایک مجلس وعظ میں فرمایا کہ میرے بھائیو! مجھے کہنے دو کہ ایک آدمی مزدور ہے.... جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے تو وہ سارادن مزدوری کرتا تھا.... دس دس دن مزدوری کرتا تھا.... مہینے گزر جاتے تھے .... سال گزر جاتے تھے.... اس کو مزدوری نہیں ملتی تھی.... وہ دکھوں میں مبتلا رہتا تھا.... وہ انسان بن کر حیوان کی زندگی گزار رہا تھا.... اس کو کوئی آدمی مزدوری نہیں دیتا تھا....

کوئی قاعدہ نہیں تھا.... کوئی قانون نہیں تھا....

کوئی ضابطہ نہیں تھا.... کوئی اخلاق کا کلیہ نہیں تھا....

کوئی کتاب نہیں تھی .... کوئی دستور نہیں تھا....

کوئی منشور نہیں تھا.... اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں تھا....

اس کو کس ضابطے سے مزدوری دی جائے....

لیکن وہ سارادن مزدوری کرتا تھا.... اس کو کچھ بھی نہ ملتا تھا تو وہ پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا تھا.... لیکن دنیا کے سب سے بڑے سردار ﷺ نے فرمایا:

''اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ'' (الحدیث)

''مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دی جائے....''

تو پھر مجھے کہنے دو کہ:

" وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ"

کہ میرا پیغمبر اس مزدور کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے....

عورت کے لئے رحمت

(23) میرے بھائیو! حضور ﷺ کے آنے سے پہلے دنیا کے اندر عورت کی عزت کا کوئی قانون نہیں تھا.... جب عورت کے مخصوص ایام آتے تو عورت کو جنگلوں میں لوگ باندھ آتے تھے.... عورت ماں ہوتی تو کوئی قدر نہ تھی.... بیٹی اور بہو ہوتی تو کوئی قدر نہ تھی.... لیکن میرے رسول ﷺ نے دنیا میں آنے کے بعد اسلام میں عورت کا سر اونچا کر دیا.... عورت کو بلند کر دیا.... عورت کو چار حیثیتیں دے دیں.... میرے رسول ﷺ نے فرمایا:

(۱) عورت اگر تیری بیٹی ہے تو تیری عزت ہے....

(۲) عورت تیری بہن ہے تو تیری آبرو ہے....

(۳) عورت اگر تیری بیوی ہے تو اس کا خرچہ تیرے ذمے واجب ہے....

(۴) اور اگر عورت ماں ہے تو اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے....

" وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ"

تو میرا پیغمبر ﷺ ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا ہے....

عورت کے لئے رحمت بن کر آیا ہے....

بچیوں کے لئے رحمت بن کر آیا ہے....

کسان کے لئے رحمت

(24) میرے بھائیو! میرا پیغمبر ﷺ صرف مزدور کے لئے نہیں اس کسان کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے.... کہ جس کسان نے بنجر زمین کو آباد کیا....اوراس کا وہ مالک نہیں ہے....لیکن میرے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

''جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے....''

تو گویا کہ اس بنجر زمین کے آباد کرنے والے کیلئے بھی میرا نبی ﷺ رحمت بن کر آیا ہے....

جانوروں کے لئے رحمت

(25) اور میرا پیغمبر ﷺ تو اس جانور کیلئے بھی رحمت بن کر آیا کہ جو اونٹ اپنے مالک کی شکایت میرے رسول ﷺ کے پاس لے کر گیا....اور سر پیغمبر کی چوکھٹ پر رکھ کے شکایت کرتا تھا...لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا کہتا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے بتایا ہے کہ یہ اپنے مالک کی شکایت کر رہا تھا کہ میرا مالک مجھے چارہ تھوڑا دیتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے....

حضور ﷺ نے مالک کو بلا کر فرمایا کہ: اس کو چارہ زیادہ ڈالا کرو اور کام تھوڑا لیا کرو....

تو مجھے کہنا چاہئے کہ میرا پیغمبر ﷺ جانور کیلئے بھی رحمت بن کر آیا ہے....

" وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ "

آیت کا شان نزول

کفار مکہ حضور ﷺ کی بعثت کو اپنے لئے زحمت اور مصیبت سمجھتے تھے....اور کہتے تھے کہ اس شخص (حضور ﷺ) نے ہم میں پھوٹ ڈال دی ہے....ناخنوں سے گوشت جدا کر کے رکھ دیا ہے....اس پر آیت نازل ہوئی:

"نادانو! کچھ عقل کرو....تم جسے زحمت سمجھ رہے ہو در حقیقت تمہارے لئے خدا کی رحمت ہے...."

دوستو! یہ شان میری بیان کردہ نہیں ہے بلکہ خود رب العالمین اپنے محبوب کی شان اپنے کلام میں بیان کر رہا ہے....

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف ایک دفعہ آیت کا ایک ٹکڑا نازل ہوا اور حضور ﷺ کا سر میری ران پر تھا....اتنا بوجھ تھا کہ میرا خیال تھا کہ میری ران کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے....

(۱) حضور ﷺ خود غار حرا سے آتے تو دل دھڑکتا.... سردی محسوس کرتے....کمبل اوپر اوڑھ لیتے....

(۲) خدا نے خود وحی کی تو قَوْلاً ثَقِیْلاً کہا ہے....جس کو خدا خود ثقیل فرمائے اس کا انسانی عقل کیا اندازہ کرے....

(۳) فرمایا: اگر قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو پارہ پارہ ہو جاتا....

(۴) جس وحی سے پہاڑ پارہ پارہ ہو جائیں انبیاء کرام خدا کی دی ہوئی قوت کے مطابق برداشت کرتے ہیں....

(۵) اونٹنی نیچے بیٹھ جاتی جب وحی کا نزول ہوتا.... آپ اس سے قلوب انبیاء کی ثبتیت کا اندازہ فرمائیے....

اللہ کا آپ ﷺ کو ہمیشہ راضی رکھنے کا اعلان

(26) " وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى "

(سورۃ الضحی)

یعنی آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں....

اس میں حق تعالیٰ نے یہ متعین کر کے نہیں بتلایا کہ کیا دیں گے......؟ اس میں اشارہ عموم کی طرف ہے کہ.... آپ کی ہر مرغوب چیز آپ کو اتنی دیں گے.... کہ آپ راضی ہو جائیں...... آپ کی ہر مرغوب چیزوں میں دین اسلام کی ترقی...... دین اسلام کا عام طور پر دنیا میں پھیلنا...... پھر امت کی ہر ضرورت...... اور خود آپ کا دشمنوں پر غالب آنا...... ان کے ملک میں اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنا اور دین حق پھیلانا سب داخل ہیں...... حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی...... تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اِذًا لَّا اَرْضٰى وَ وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِىْ فِى النَّارِ ... "

"یعنی جب یہ بات ہے تو میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب

تک میری امت میں سے ایک آدمی بھی جہنم میں رہے گا....'' (قرطبی)

جبرائیل امین علیہ السلام اور ذکر محبوب ﷺ

(27) سورۃ الضحیٰ کا شان نزول بیان کرتے ہوئے مفسرین نے لکھا ہے کہ....ایک مرتبہ بعض اہم حکمتوں کی بناء پر کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا....تو مخالفین نے یہ طعنہ دینا شروع کردیا کہ محمد ﷺ کے رب نے معاذ اللہ اسے چھوڑ دیا ہے.... اس پر اللہ تعالیٰ نے سورت والضحیٰ نازل فرمائی....جو کہ ساری کی ساری نبی پاک ﷺ کے ذکر میں ہے....اور جس کی ہر ہر آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کی بلندی کو بیان فرمایا ہے....

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سورۂ مبارکہ کی صورت میں....رب کریم کا پیار بھرا پیغام محبوب رب کریم کی طرف سے لے کر آئے....تو آپ ﷺ کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی....رحمت کے پھول جھڑنے لگے....پیار بھرے کلمات کچھ یوں ترتیب پائے:

''ما جئت حتیٰ اشتقت الیک''

''اے جبرائیل! تم نے آنے میں اتنی کردی کہ مجھے تمہاری ملاقات کا اشتیاق ہوا....''

کیونکہ کچھ عرصہ ہوا وحی نہیں آئی....آپ غمگین ہوگئے....کافروں نے طعنہ دیا ....ودعک ربک وما قلی....اس کے رب نے اس کو چھوڑ دیا....اس کا رب

اس پر ناراض ہو گیا.... یہ باتیں باہر ہو رہی تھیں آپ پر اتنا اثر تو نہیں تھا....

ایک دن حضرت خدیجہؓ کے منہ سے نکل گیا: یارسول اللہ ﷺ! کہیں.... ودعک ربک وما قلی ....تو کیا کہیں آپ کا رب واقعی آپ سے ناراض تو نہیں ہو گیا.... کہیں آپ کو چھوڑ تو نہیں دیا.... اتنے دن ہوئے وحی نہیں آئی....تو خدیجہ کی بات کا دل پر اثر ہوا....بس ایک دم جبرائیل بھاگے ہوئے آئے.... والضحیٰ.... قسم ہے مجھے اس دن کی.... والیل.... قسم ہے مجھے اس رات کی.... اذا سجیٰ.... جب وہ سیاہ ہو جائے....

امام رازیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ....

....وَالضُّحٰی....

قسم ہے تیرے روشن چہرے کی....

....وَالَّیْلِ....

قسم ہے تیرے خوبصورت بالوں کی..جو کالی رات کی طرح تاریک ہیں..

....مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی....

میں نے تجھے بالکل نہیں چھوڑا....میں تیرے اوپر بالکل ناراض نہیں...

....وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی....

یہ کیا زندگی ہے دنیا کی چار دن کی....اصل میں نے تیرے لئے آخرت بنائی ہے..

عظمت رسول ﷺ

(28) یہ ہمارا رسول ﷺ ہے....اس کی رحمت دیکھو....اس کی نبوت دیکھو....اس

کے پیچھے چلو....

"لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا"

سارے عالم کی نذیر....

"رَحْمَةَ الِلْعَالَمِیْنَ"

سارے عالمین کے لئے رحمت....

"بُعِثْتُ اِلَی الْاَسْوَدُ وَالْاَحْمَرِ"

کالے اور گورے کے نبی....اولین اور آخرین کے نبی....

نبی الانبیاء بلکہ نبیوں کا بھی نبی بنا کر بھیجا....

سارے عرب کے نبی....سارے عجم کے نبی....

پتھر بھی کہتے تھے....پتھر....پتھر....

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللهِ"

آپ ﷺ پتھر کے پاس سے گزرے تو پتھر کہتا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللهِ"

آپ ﷺ درخت کے پاس سے گزرتے تو درخت کہتا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللهِ"

جانور آپ ﷺ کے پاس آ کے پناہ پکڑتے....اور آپ ﷺ سے فریادی ہوتے کہ میری جان بچائیں....میرا مالک مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے....ہرنی آپ ﷺ کو پکار رہی ہے....اونٹ آپ ﷺ کو پکار رہے ہیں....

کائنات میں حیاتِ رسول ﷺ اللہ کو سب سے عزیز ہے

(29) اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور ﷺ کی عمر کی قسم کھائی.... دوستو! جس جان کی اللہ قسم کھائے وہ کتنی قیمتی ہوگی؟....

"لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ O" (سورۃ الحجر:۷۲)

"قسم ہے آپ کی جان کی وہ لوگ اپنی مستی میں مدہوش تھے...."

یہ آیت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت کی بہت بڑی دلیل ہے.... کہ رب العالمین نے سید الانبیاء ﷺ کی جان کے سوا کسی کو عمر و حیات کی قسم قرآن میں نہیں کھائی.... یہ مقام صرف اور صرف آپ ﷺ ہی کا ہے.... جس جان کی اللہ قسم کھائے وہ کتنی قیمتی اور عزیز ہوگی....

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی جان محمد ﷺ سے زیادہ اکرم اور اشرف پیدا نہیں کی.... میں نے نہیں سنا کہ اس نے محمد ﷺ کی جان عزیز کے سوا کسی دوسری جان کی قسم کھائی ہو.... عزیز ترین چیز ہی کی قسم کھائی جاتی ہے.... تمام جانوں میں رسول اللہ ﷺ کی جان اللہ کے نزدیک عزیز تھی.... تبھی تو اس کی قسم کھائی.... (تفسیر ابن جریر)

حضور ﷺ کا سینہ خدائی ٹیپ ریکارڈر ہے

(30) قرآن میں حضور ﷺ کی شان کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:....

"لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ط اِنَّ

عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ"

"قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو اس لئے حرکت نہ دیجیے کہ آپ اسے جلد اخذ کرلیں .... یقیناً اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے...."

یہ دونوں آیتیں مقام مصطفیٰ کو بلند و بالا کر رہی ہیں......شان نزول ان کا یہ ہے کہ گزشتہ آیات نزول کے وقت......آنحضرت ﷺ نے ساتھ ساتھ پڑھنا شروع کردیا......تاکہ یاد ہوجائے......اور کہیں کوئی لفظ بھول نہ جائے......اور وحی پوری طرح محفوظ ہوسکے......مگر اس صورت میں آپ کو سخت مشقت ہوئی......اس پہ یہ آیتیں نازل ہوئیں......

جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جبرائیل کی آمد اور پڑھتے وقت......آپ کو پڑھنے اور زبان ہلانے کی حاجت نہیں......ہمہ تن متوجہ ہوکر سننا ہی چاہئے......یہ فکر مت کرو کہ یاد نہیں رہے گا......اور لوگوں کو کس طرح سناؤں گا....اس کا تمھارے سینے میں جمع کرنا......حرف با حرف اور تمھاری زبان سے پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے....یہ سب کچھ تیرے سینہ میں ریکارڈ کرنا ہمارا (خدا تعالیٰ کا) ذمہ ہے.... (تفسیر کبیر رازی)

قرآن مجید کے بارے میں....تین باتوں کا ذمہ خود عرش والے نے لیا ہے....

اوّل قرآن پاک کو آپ کے سینہ میں محفوظ رکھا....

دوئم...... جس طرح اترا ہے اس طرح آپ کی ذات اقدس سے اس کو پڑھوانا اور ادا کرانا....

سوئم...... قرآن مجید کے معانی اور اس کے احکام کا بیان کروانا.... اور یہ بھی خیال رہے کہ اس آیت میں جبرائیل علیہ السلام کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا..... کیونکہ اس کو نائب بنا کر بھیجا گیا تھا....

ہاتھ محبوب ﷺ کا اور طاقت خدا کی

(31) "وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى"

(پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۱۷)

"وہ کنکریاں آپ نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ ہی نے پھینکیں ہیں...."

۱..... اسلام کے مدمقابل آ کر لڑنے والی کافروں کی فوج پر آپ نے پتھراؤ نہیں کیا..... وہ ہاتھ تو آپ کا تھا.... مگر اس کی قوت ہمارے خدا کی تھی.... وہ ہم پھینک رہے تھے....

۲..... مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی زندگی کے ایک ایک شعبے کے ساتھ اپنا تعلق بتا رہے ہیں.... یہ آیت بھی مقام مصطفیٰ کو سورج کی طرح چمکا کر پیش کر رہی ہے یہ آنحضرت ﷺ کو خطاب ہے کیونکہ آپ نے میدان بدر میں شدت جنگ کے موقعہ پر مٹھی بھر کنکریاں مشرکین کے لشکر پر پھینکیں اور تین مرتبہ... شاھت الوجوہ... فرمایا تو ہم نے اپنی قدرت کاملہ سے کنکریوں کے

ریزے ہر کافر کی آنکھوں میں پہنچا دیئے جس کی وجہ سے وہ آنکھیں ملنے لگے اور تم نے ان پر دھاوا بول دیا... اور ان کے پاؤں اکھڑ گئے...

۳ ..... یہ صرف خدائی ہاتھ تھا...... جس نے مٹھی بھر سنگریزوں سے فوجوں کے منہ پھیر دیئے... تم بے سروسامان اور قلیل التعداد مسلمانوں میں اتنی قدرت کہاں تھی.... یہ تو خدا کی قدرت کاملہ کا کرشمہ تھا.... یہ بظاہر کام اے پیغمبر! تمہارے ہاتھوں سے لیا گیا..... اور ان میں فوق العادت قوت پیدا کردی...... جسے تم آپ کسب واختیار سے حاصل نہ کرسکتے تھے...... معجزہ اس کو ہی تو کہتے ہیں کہ ہاتھ پیغمبر کا ہوتا اور طاقت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے....

حضور ﷺ کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے

(32) ابونعیم نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام عالم پر آپ کی اطاعت کو مطلق فرض کیا ہے.... اس فرضیت میں نہ کوئی شرط ہے اور نہ کوئی استثناء.... چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" (الحشر: ۷)

"اور جو کچھ تمہیں رسول عطا کریں وہ لے لو... اور جس سے منع فرمائیں باز رہو...."

"وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (النساء: ۸۰)

"جس نے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا...."

اللہ تعالیٰ نے مطلق آپ کے قول و فعل کی پیری کو بغیر استثناء کے لوگوں پر واجب کیا ہے.... مزید فرمایا کہ:

" لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ " (الاحزاب:۲۱)

''یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت میں اسوۂ حسنہ ہے....''

" وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ "

''حضور ﷺ رحمت اللعالمین ہیں....''

رحمت کائنات ﷺ کی زبان خدا کا ٹیلیفون ہے

(33) " وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى "

''اور پیغمبر پاک ﷺ نہیں بولتے اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا....'' (پارہ ۲۷ سورہ نجم)

۱...... یہ آیت بھی مقام مصطفےٰ کو اجاگر کر رہی ہے...یعنی کوئی ایک حرف بھی آپ کی زبان مبارک سے ایسا نہیں نکلتا.... جو خواہش نفس پر مبنی ہو.... بلکہ جو کچھ دین کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں.... وہ اللہ کی وحی اور اس کے حکم کے مطابق ہوتا ہے....اس میں وحی متلو کو قرآن اور غیر متلو وحی کو حدیث کہا جاتا ہے...

۲...... حضرت موسیٰ نے جب درخت میں سے.... انی أنا اللّٰہ.... کی آواز سنی وہ درخت کی اپنی آواز نہ تھی...... وہ درخت تو ایک فون تھا...... جس کے پس پردہ خداوند تعالیٰ کلام فرما رہا تھا ایسے ہی مذکورہ آیت میں...... خاتم الانبیاء ﷺ کی زبان اور حلق کو

اللہ تعالیٰ اپنا ٹیلیفون فرما رہا ہے سبحان اللہ! کیسا شان مصطفےٰ بلند و بالا ہے..... سچ کسی نے کہا ہے......

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
اگرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

۳..... اس شے کو رد کر دیا کہ رسول خواہش سے بولتا ہے پھر تو وہ رسالت سے اعتماد ہی ختم ہو جاتا ہے قرآن نے وضاحت کر دی کہ رسول کا نطق (بولنا) وحی الٰہی ہے اس کی زبان سے جو نکلتا ہے خاص خدا کی طرف سے ہوتا ہے...

شانِ محمد ﷺ احادیث کی روشنی میں

جنت کے دروازہ پر حضور ﷺ کا نام

(1) ابن عساکر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں: حضور علیہ السلام نے فرمایا:...

"مَکْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "

"جنت کے دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسطور ہے....."

جنت کی ہر چیز پر حضور ﷺ کا نام

(2) ابونعیم حلیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:..... سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...

"مَافِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ وَّلَا وَرَقَةٌ اِلَّا مَکْتُوْبٌ عَلَیْهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ... "

"جنت کا کوئی درخت کوئی پتہ ایسا نہیں ہے جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا نہ ہو..."

عرش اور سماوات پر حضور ﷺ کا نام

(3) ابن عساکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

کہ شب معراج:...

"مَامَرَرْتُ لِسَمَاءٍ اِلَّا وَجَدْتُ اِسْمِیْ فِیْهَا وَرَاَیْتُ عَلَی الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ..."

"میں جس آسمان سے گزرا.....اس پر میں نے اپنا نام مسطور پایا اور میں نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا..."

حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی پر حضور ﷺ کا نام

(4) امام طبرانی حضرت عبادہ بن الصامت سے راوی ہیں:...حضور علیہ السلام نے فرمایا:...

"كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ..."

"حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگینہ پر.....لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منقوش تھا..."

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں پر

(5) امام طبرانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:...

"بَيْنَ كَتِفَيْ آدَمَ مَكْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ..."

"آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ

خاتم النبیین مسطور تھا..." (خصائص کبریٰ)

ڈھونڈنے سے بھی نہ پاؤ گے! نایاب ہیں ہم

(6) حضرت جبرائیل نے ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دی....

"قال قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم ارىٰ اب افضل من بنى هاشم"

"جبرائیل امین نے عرض کیا: میں نے زمین کے مشارق و مغارب چھان ڈالے لیکن آپ ﷺ سے افضل کوئی نہیں پایا....اور بنو ہاشم سے افضل کوئی قبیلہ نہیں پایا..." (ابونعیم، طبرانی)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں صحت حدیث کی روشنیاں متن کے صفحات پر جلوہ گر ہیں....

اگر رحمت کائنات ﷺ نہ ہوتے

تو آدم علیہ السلام نہ ہوتے

(7) مستدرک وحاکم میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ان الفاظ سے توبہ کی:...

"یَارَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ"

اے میرے رب! میں حضور ﷺ کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں دعا

کرتا ہوں تو مجھے معاف فرمادے...

اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا:...

"یا ادم کیف عرفت محمد او لم اخلقه؟"

اے آدم! تجھے محمد کے بارے میں کیسے معلوم ہوا حالانکہ میں نے تو ابھی انہیں پیدا ابھی نہیں کیا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا:...

"یا رب لما خلقتنی بیدک و نفخت فی من روحک رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا "لا اله الا الله محمد رسول الله" فعلمت انک لم تضف الیٰ اسمک الا احب الخلق الیک..." (المستدرک:۲/۶۱۵)

اے رب کریم! جب تو نے مجھے پیدا فرما کر میرے اندر اپنی روح پھونکی اور میں نے سر اٹھایا تو مجھے عرش کے چاروں اطراف پر یہ کلمہ لکھا ہوا نظر آیا" لا اله الا الله محمد رسول الله" اس سے میں نے جانا کہ یہ نام اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق سے زیادہ پسند ہے...."

حاکم کی ایک روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:...اے آدم! تو نے سچ کہا ہے واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور فرمایا:...

"وَلَوْلَا مُحَمَّدٍ مَا خَلَقْتُكَ"

"اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ فرماتا..."

حضور ﷺ ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے

(8) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مِنْ کَرَامَتِیْ عَلٰی رَبِّی اِنِّیْ وُلِدْتُ مَخْتُوْنًا وَلَمْ یَرٰی اَحَدٌ سَوْاٰتِی" (طبرانی وزرقانی ۱۲۴)

"حضور ﷺ نے فرمایا. خدا کی طرف سے یہ بھی میرے اکرام واعزاز میں داخل ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا... اور کسی نے میرے ستر کو نہیں دیکھا...."

اللہ کا حضور ﷺ کو خوش کرنے پر ایک واقعہ

(9) صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ روایت ہے کہ.... ایک روز حضور ﷺ نے وہ آیت تلاوت فرمائی...... جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ہے...... پھر دوسری آیت تلاوت فرمائی...... جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے....

"اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم ط"

پھر آپ نے دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھائے اور گریہ وزاری شروع

کی اور بار بار فرماتے تھے...... اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ......

حق تعالیٰ نے جبرائیل امین کو بھیجا کہ آپ سے دریافت کریں کہ آپ کیوں روتے ہیں......؟ اور یہ بھی فرمایا کہ اگرچہ ہمیں سب معلوم ہے.... جبرائیل امین آئے اور سوال کیا... آپ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کی مغفرت چاہتا ہوں...... حق تعالیٰ نے جبرائیل امین سے فرمایا:

''پھر جاؤ اور کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتے ہیں کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے.... اور آپ کو رنجیدہ نہ کریں گے....'' (معارف القرآن ج ۸ ص ۷۶۶ ـ ۷۶۷)

میرے بھائیو!

محمد ﷺ کی اتنی خواہشات پوری ہوئیں کہ پیغمبر نماز میں کھڑے ہیں...... اور نماز میں کھڑے ہونے سے پہلے...... آپ کو خیال آیا کہ خانہ کعبہ...... جو مکے میں ہے...... وہ قبلہ ہو جائے...... اس وقت قبلہ بیت المقدس بن گیا تھا...... بہر حال آپ کو صرف یہ خیال آیا...... کہ کاش قبلہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ ہی ہوتا...... نماز سے پہلے یہ خیال آیا....

پیغمبر علیہ السلام نے نماز کی نیت باندھی...... اللہ کو اپنے پیغمبر علیہ السلام کی خواہش عرش پر پہنچ گئی...... اور پسند آ گئی کہ نبی کے دل میں خیال آیا ہے کہ...... قبلہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ ہوتا...... تو نماز کی حالت میں قرآن پاک کی یہ آیت اتری:

"فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا"

"اے پیغمبر! اس وقت نماز میں اپنا منہ پھیر کر خانہ کعبہ کی طرف کرلو"

اللہ جل جلالہٗ نے آپ ﷺ کے ایک ایک عضو مطہر کا بیان اپنی کتاب میں فرمایا....

عیسیٰ علیہ السلام اور شان محمد ﷺ

(10) حاکم نے روایت کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کو صحیح کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ محمد ﷺ پر ایمان لاؤ.... اور تمہاری امت میں سے جو کوئی ان کو پائے اسے حکم دو کہ ان پر ایمان لائے.... کیونکہ اگر محمد ﷺ کی جلوہ گری نہ ہوتی تو نہ آدم علیہ السلام ہوتے اور نہ جنت و دوزخ ہوتی.... اور میں نے عرش کو پانی پر مقیم کیا تو وہ متحرک تھا.... پھر میں نے اس پر لکھا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" تو وہ ٹھہر گیا...."

آدم علیہ السلام کے شانوں پر نام محمد ﷺ

(11) ابن عساکر نے بہ روایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے درمیان "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ" لکھا ہوا تھا.... (خصائص کبریٰ)

ساری دنیا کی چابیاں محبوبِ خدا کے ہاتھ میں

(12) امام احمد و ابن حباب وضیائی وابو نعیم بسند صحیح حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اُوتِيتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ اَبْلَقٍ جَآءَ نِى بِهَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ"

"میں ساری دنیا کی کنجیاں دیا گیا ہوں.... جبرائیل امین ان کو ابلق گھوڑے پر رکھ کر میرے پاس لائے اور ان کنجیوں پر ریشمی چادر پڑی ہوئی تھی...."

(زرقانی علی المواہب ۵/۲۶۰ وسراج المنیر ۱/۴۳ وخصائص کبریٰ ۲/۱۹۵ و جواہر البیان ۱/۳۹۶)

زمین کے خزانہ کی چابیاں حضور ﷺ کے ہاتھ میں

(13) حضرت عقبہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اِنِّى اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ"

"بے شک میں زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں...."

(بخاری ۲/۵۵۸ و ۲/۹۷۵، مسلم ۲/۲۵۰)

میرے مالک کا ہاتھ محبوب خدا کے سینہ مبارک پر

(14) حضرت عبدالرحمٰن بن عائش ﷜ فرماتے ہیں.... کہ حضور ﷺ نے فرمایا:....

''رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَتَلَا وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ'' (مشکوٰۃ ص ۶۹)

''میں نے اپنے رب کو بہت ہی حسین صورت میں دیکھا.... میرے رب نے فرمایا: اے محمد! ملائکہ مقربین کس بات پر جھگڑا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: مولا! تو ہی خوب جانتا ہے.... حضور ﷺ نے فرمایا: پھر میرے رب نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا.... میں نے اس کے وصول فیض کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی.... پس مجھے ان تمام چیزوں کا علم ہوگیا جو کہ آسمانوں اور زمینوں میں تھیں اور حضور ﷺ نے اس کے حال کے مناسب یہ آیت تلاوت فرمائی ''وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ

مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" یعنی ایسے ہی دکھاتے ہیں ہم حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو ملک آسمانوں اور زمینوں کے تاکہ وہ ہو جائے یقین کرنے والوں میں سے...."

کستوری سے زیادہ خوشبودار ہاتھ

(15) حضرت حجیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.... کہ حضور ﷺ نماز پڑھ کر تشریف لائے:....

"اَلنَّاسُ فَجَعَلُوْا یَاْخُذُوْنَ یَدَیْهِ فَیَمْسَحُوْنَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰی وَجْهِیْ فَاِذَا هِیَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْیَبُ رَآئِحَةً مِنَ الْمِسْكِ"

"تو لوگ حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے.... میں نے بھی آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا...."

(بخاری ۱/۵۰۲)

اور یہی وہ نورانی ہاتھ ہیں..... کہ کونین کی نعمتیں ان ہی مبارک ہاتھوں میں مستور ہیں....اور کائنات کی ساری برکتیں ان ہی بے مثل ہاتھوں میں پوشیدہ ہیں....

اگر آپ کہیں تو پہاڑ سونے کے بنادوں

(16) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ اور جبرائیل امین مکہ معظمہ میں کوہ صفا پر تھے.... حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! قسم ہے اس ذات

اقدس کی جس نے تجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے.... شام کو آلِ محمد (ﷺ) کے پاس ایک مٹھی بھر آٹا اور ایک ہتھیلی بھر ستو بھی نہیں ہوتا....

بس یہ فرما ہی رہے تھے کہ آسمان سے ایک سخت آواز آئی.... فرمایا: جبرائیل یہ کیا ہے؟ عرض کیا: اسرافیل کو آپ کے پاس حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے.... چنانچہ وہ حاضر ہو گئے اور کہا آپ نے ابھی جو کلام فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے سنا:

"فَبَعَثَنِیْ اِلَیْکَ بِمَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْرِضَ عَلَیْکَ اُسَیِّرُ مَعَکَ جِبَالَ تِهَامَةَ زُمُرُّدًا وَّ یَاقُوْتًا وَّذَهَبًا وَّفِضَّةً فَاِنْ رَضِیْتَ فَعَلْتَ فَاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا مَلِکًا وَّ اِنْ شِئْتَ نَبِیًّا عَبْدًا فَاَوْمیٰ اِلَیْهِ جِبْرِیْلُ اَنْ تَوَاضَعْ فَقَالَ نَبِیًّا عَبْدًا ثَلاَثًا"

"تو مجھے آپ کے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میں وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دوں اور تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد... یاقوت.... سونا اور چاندی بنا دوں ... اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو میں ابھی یہ کام کر دیتا ہوں .... آپ کو اختیار ہے کہ چاہے نبی بادشاہ بنیں یا نبی بندے؟ جبرائیل نے آپ کی طرف تواضع اختیار کرنے کا اشارہ فرمایا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: میں نبی بندہ بننا چاہتا ہوں...."

(حوالہ ترمذی زرقانی ۴/۳۲۲، طبرانی اصابہ ۱/۱۹۹، اسد الغابہ ۱/۲۳۷، ابن کثیر ۲/۴/۳۷)

میں آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل بھی نبی تھا

(17) "عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ اَنَا دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَبَشَارَۃُ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ" (الشفاء ج ۱)

"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں.... میں اس وقت خاتم النبیین تھا جبکہ آدم علیہ السلام کا کیچڑ بھی گوندھا جا رہا تھا.... میں وہ دعا ہوں جو میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی.... میں وہ مژدہ ہوں جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے نوع انسانی کو سنایا تھا...."

روزِ قیامت سب سے پہلے حضور ﷺ قبر مبارک سے نکلیں گے

(18) جان دو عالم ﷺ روز محشر اپنی قبر مبارک سے سب سے پہلے باہر تشریف لائیں گے.... جیسا کہ خود نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

"انا اول الناس خروجا اذا بعثوا" (ترمذی ۵/۵۸۵)

"جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے میں باہر آؤں گا....."

جنت میں سب سے پہلے حضور ﷺ کو داخلے کی اجازت ملے گی

(19) صحیح ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بروز قیامت میں ہی سب سے پہلے جنت کا حلقہ ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے لئے دروازے کھول دیا جائے گا....اور مجھ کو اس میں داخل کیا جائے گا....جب کہ میرے ساتھ فقرا مومنین ہوں گے.....

قیامت کے دن حضور ﷺ کے قریب ۷۰ ہزار فرشتے ہوں گے

(20) جب نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے تو ستر ہزار فرشتے آپ ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں میدان محشر میں لائیں گے.... چنانچہ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

"اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملائکة یوقرونه"

''قیامت کے دن جب حضور ﷺ کے لئے زمین شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے جو کہ آپ ﷺ کی تعظیم کا حق ادا کریں گے....''

حضور ﷺ کیلئے جنت کی خوبصورت موتی کے خیموں والی نہر کا تحفہ

(21) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

''بَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذْ عُرِضَ لِیْ نَھْرٌ حَا فَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِجِبْرِیْلَ مَا ھٰذَا؟ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی'' (شفاء ۱/۳۰۴)

''دریں اثنا کہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا میرے سامنے ایک نہر پیش کی گئی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے نصب تھے... میں نے جبرائیل سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جبرائیل نے کہا یہ کوثر ہے.... اللہ تعالیٰ نے یہ آپ کو عطا فرمایا ہے...''

شہد سے زیادہ میٹھے پانی والی نہر

(22) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جہاں سے یہ نہر بہہ رہی ہے اس کی زمین پر موتیوں اور یاقوت کا فرش بچھا ہوا ہے.... اس کا پانی شہد سے زیادہ

میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے....

حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اَلْکَوْثَرُ... اَلْخَیْرُ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّایَ"

"کوثر: وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم کو عطا فرمائی ہے..."

حضرت سعید بن جبیر ﷺ فرماتے ہیں:

"اَلنَّھْرُ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ"

"وہ نہر جو جنت میں جاری ہے وہ ان خیرات میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مرحمت فرمائی ہیں...."

نبیوں کے جسم کو زمین نہیں کھاتی

(23) حضرت ابو درداء ﷺ سے روایت ہے.... فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:....

"اَکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی یَوْمَ الْجُمُعَۃَ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ"

"جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو.... کیونکہ یہ یوم مشہود ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں...."

حضور ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ

اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ"

"بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے.... پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق بھی دیا جاتا ہے...."

(مشکوٰۃ شریف ۱۳۲ باب الجمعۃ الفصل الثالث)

حضور ﷺ کی زیارت گویا کہ اللہ کی زیارت ہے

(24) خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"من رانی فقد رأی الحق فان الشیطان لایتکوننی"

"جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا...."

(بخاری کتاب التعبیر)

حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" ان الشیطان لا یستطیع ان تشبہ بی فمن رأنی فی النوم فقد رأنی"

"بے شک شیطان میری صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا..."

جنت میں حضور ﷺ کو ایک ہزار محل عطا ہونگے

(25) ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کی ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں "وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی" مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ایک ہزار محلات جنت میں عطا فرمائے ہیں....اور ہر محل میں آپ کی شان اقدس کے عین مطابق ازواج و خدام ہیں....

حضور ﷺ کی قبر مبارک پر ستر ہزار فرشتوں کی حاضری

(26) شیخینؒ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی.....انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگ غشی میں ہوں گے....سب سے پہلے میں ہی افاقہ پاؤں گا...

ابن مبارک اور ابن ابی الدنیا نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی....انہوں نے کہا کہ کوئی طلوع ہونے والی فجر نہیں ہے مگر یہ کہ ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ اپنے بازوؤں کو نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر رکھتے ہیں....اور اس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور آپ کے لئے رفع درجات کی دعا کرتے ہیں اور آپ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں....

یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے....جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور اسی طرح کرتے ہیں.... یہاں تک کہ صبح

ہو جاتی ہے.... یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا.... جب قیامت ہوگی....تو نبی کریم ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے...

(خصائل کبریٰ)

سب سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو پیدا کیا گیا

(27) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک روز فخر موجودات سرور انبیاء ﷺ سے پوچھا:.....

"یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِـاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَ اللهُ تَعَالیٰ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ"

"یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں.... مجھے ارشاد فرمایئے کہ تمام چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس کو پیدا فرمایا...."

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:....

" یَا جَابِرُ اِنَّ اللهَ تَعَالیٰ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ"

اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا فرمایا...."

(علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی "الزرقانی علی المواہب اللدنیہ" ۱/۴۸)

حضور ﷺ کا دل نیند میں بھی بیدار رہتا تھا

(28) بخاری شریف میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رحمت کائنات ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے

سو جاتے ہیں.... تو صادق و امین ﷺ نے فرمایا:

"لا ینام قلبی" یعنی میرا دل نہیں سوتا....

اشرف المخلوقات ﷺ کی آنکھیں محو استراحت ہوتی ہیں.... یعنی سو رہی ہوتی ہیں لیکن دل بیدار رہوتا ہے.... ہر شخص کی بیداری اس کے حال کے مطابق ہے.... کوئی بھی نبی پاک ﷺ کے رتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی آپ ﷺ کی خصوصیات میں شامل ہو سکتا ہے....

مواہب لدنیہ میں نقل کیا کہ فخر دو جہاں ﷺ کا قلب پاک تو سوتا ہی نہیں تھا.... دائیں پہلو سوتے ہوئے نہ بائیں پہلو سوتے ہوئے.... آپ ﷺ کی یہ دائمی خصوصیت ثابت ہے....

سید کائنات ﷺ نے فرمایا:

"تنام عینی ولا ینام قلبی"

"میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا...." (صحیح بخاری)

حضور ﷺ کی پیشین گوئی

(29) محدث ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ان کی والدہ ام الفضل نے یہ بات بتائی کہ حضور ﷺ حجرے میں بیٹھے تھے.... میں حضور ﷺ کے پاس سے گزری.... حضور ﷺ نے فرمایا: تیرے شکم میں تیرا بیٹا ہے جب تو اسے جنے تو اسے لے کر میرے پاس

آنا.... حضرت ام الفضل فرماتی ہیں کہ جب میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا.... تو میں لے کر اسے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی....

حضور ﷺ نے اس کے دائیں کان میں اذان دی.... بائیں میں تکبیر کہی اور اپنا لعاب دہن سے اسے گھٹی ڈالی اور اس کا نام عبداللہ رکھا.... پھر فرمایا: "اِذْهَبِیْ بِأَبِ الْخُلَفَاءِ" اب اس خلفاء کے باپ کو لے جاؤ.... آپ کہتی ہیں میں نے اپنے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بتایا.... جو حضور ﷺ نے فرمایا تھا....

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ام الفضل نے مجھے یہ بات بتائی ہے.... حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا بیٹا کئی خلیفوں کا باپ ہوگا.... ان کی نسل میں جو خلفاء پیدا ہوئے تھے ان میں سے چند کے نام بھی بتائے.... سفاح.... مہدی وغیرہ.... خلافت عباسیہ آپ کی نسل سے چلی....

حضور ﷺ کے سینہ کو تمام کدورتوں سے پاک رکھا گیا

(30) شق صدر کے واقعہ کو سناتے ہوئے رحمت کائنات ﷺ جان انس وجن نے فرمایا... سونے کا طشت جو کہ برف سے بھرا ہوا تھا لے کر آئے.... انہوں نے مجھے پکڑ کر میرے پیٹ کو چاک کیا.... کہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے میرے گلے سے میرے پیٹ کے نرم حصے تک شق کر دیا.... پھر میرے دل کو نکال کر اس میں

سے خون کے ایک سیاہ جمے ہوئے ٹکڑے کو باہر کر دیا.... پھر انہوں نے میرے دل اور پیٹ کو برف سے دھوڈالا..... یہاں تک کہ انہیں ایک دم صاف کرڈالا....

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "ان میں سے ایک شخص اپنے ہاتھ میں کوئی چیز لئے ہوئے تھا.... میں نے دیکھا کہ وہ ایک نورانی انگوٹھی تھی جس پر نگاہ پڑتے ہیں آنکھیں چندھیا جاتیں.... اس شخص نے اس انگوٹھی سے میرے دل پر مہر لگائی اور میرا دل ایمان وحکمت کے انوار سے بھر گیا.... اس کے بعد اس نے میرے دل کو اپنی جگہ پر رکھ دیا اور پھر دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا جس سے سینے کا کٹا ہوا حصہ پھر سے جڑ گیا.... (الشفاء قاضی عیاض)

حضور ﷺ کا شیطان اسلام لے آیا تھا

(31) حضرت ابن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب مکرم ﷺ نے فرمایا: میں دو امتیازی خصوصیات اور خوبیوں کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام پر فضیلت دیا گیا ہوں....

(۱) میرا قرین شیطان کافر تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو مشرف بہ اسلام فرما دیا اور اس طرح میری معاونت ونصرت فرمائی (وہ مجھے وساوس وخواطر ڈالنے کی بجائے مجھے خیر وبھلائی کا مشورہ دیتا ہے)

(۲) میری ازواج مطہرات میرے لئے طاعت باری میں معاون ومددگار ثابت ہوئیں.... جبکہ آدم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ان کی لغزش اور خطا

اجتہادی کا موجب بن گئیں..... اور ان کا شیطان کافر تھا اور کافر ہی رہا..... (الوفاء)

قبر میں آپ ﷺ کے بارے میں سوال!

کیا یہ بات حضور ﷺ کی شان کی بہت بڑی دلیل نہیں ہے؟

(32) امام احمد وبیہقی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! قبر آزمائش کی جگہ ہے اور میری بابت تمہاری آزمائش ہوتی ہے اور میری بابت تم سے سوال ہوتا ہے.... لہٰذا جب میت مرد صالح ہوتا ہے تو اسے بٹھا کر پوچھا جاتا ہے....

"مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ فِیْکُمْ"

"وہ شخص کون ہے جو تم میں مبعوث ہوا تھا....."

تو وہ مرد صالح جواب دیتا ہے: کہ وہ محمد الرسول اللہ ﷺ ہیں...آخر حدیث تک.... (خصائل کبریٰ)

حضور ﷺ کے استاد! اللہ تعالیٰ

(33) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا:.....

"اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ قَالَ الزَّرْقَانِیْ اَیْ عَلَّمَنِیْ"

عرش پر تحریر حضور ﷺ کا نام نامی

(34) ابن عساکر نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ شب معراج میں.... میں نے سمٰوات علی میں تسبیح کی آواز سنی تو میرا دل دھڑکنے لگا.... جبرائیل نے اس وقت مجھ سے کہا: کہ اے اللہ کے رسول خوف نہ کھایئے.... بلاشبہ آپ کا نام عرش پر **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا ہے....

حضور ﷺ سے براق کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا شے تھی.... اور کس نوع کی سواری تھی؟ آپ ﷺ نے بتایا: کہ وہ مثل چوپائے کے تھا.... طویل القامت اور سفید رنگ اور اس کے قدموں کے درمیان حد نظر تک فاصلہ تھا....

(خصائل کبریٰ)

اسماء النبی ﷺ کی برکتیں

اسم محمد ﷺ کی شان

(1) تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد (ﷺ) رکھا.... جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے.... اور آپ ﷺ کا نام احمد رکھا جو سب سے زیادہ تعریف کرے.... تو ایسے تعریف والے ہیں.... اللہ کے رسول کہ جن کی اللہ خود تعریف کرے تو کون اس کی تعریف کر سکتا ہے....

کبھی آپ ﷺ کے اخلاق کی تعریف ہو رہی ہے....

کبھی آپ ﷺ کی جان کی قسمیں کھائی جا رہی ہیں....

کبھی آپ ﷺ کی صفائی پیش کرتے ہیں قسمیں کھائی جا رہی ہیں....

کبھی آپ ﷺ کے خطاب کے آداب سکھائے جا رہے....

کثرت اسماء کی وجوہات

(2) اتنے نام دے دیئے.... نام تو ہے عبدالرحمٰن .... ماں کہتی ہے میرا عبدالرحمٰن....

کبھی کہتی ہے میرا دل.... کبھی کہتی ہے میرا ٹکڑا....

کبھی کہتی ہے میرا جگر.....

کہتی ہے: ہے میرا چاند.... چاہے ہو کالی رات....

لیکن یہ چاند کہتی ہے..... کبھی میرا تارا کہتی ہے....

کبھی میرا جگر کہتی ہے..... کبھی میرا دل کہتی ہے....

یہ وہ صرف عبدالرحمٰن پہ راضی کیوں نہیں ہو رہی.... محبت ایک لفظ پہ راضی نہیں ہو رہی.... محبت کی کثرت الفاظ کو کھینچتی ہے.... محبت کی شدت الفاظ کو لاتی ہے....

تو اللہ تعالیٰ نے ایک نام پر اکتفا نہیں کیا.... تو محمد ہے:

تو احمد ہے	تو ماحی ہے	تو حاشر ہے
تو فاطر ہے	تو خاتم ہے	تو عاقب ہے
تو ابوالقاسم ہے	تو طٰہٰ ہے	تو یٰسین ہے

اور تو میرا حبیب ہے....

اسم محمد ﷺ کی برکات! ملا علی قاری کا قول

(3) ملا علی قاریؒ قصیدہ بردہ شریف کی شرح لکھتے ہوئے ایک مقام پر فرماتے ہیں:....

"انه اذا ذکر علی میت حقیقی صار حیا حاضر..."

اگر خدائے تعالیٰ ہمارے آقا علیہ السلام کے اسم مبارک کی برکات کو آج بھی ظاہر کر دے تو اس کی برکت سے مردہ زندہ ہو جائے.... کافر کے کفر کی تاریکیاں دور

ہو جائیں اور غافل دل ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائے.... لیکن رب کائنات نے اپنی حکمت کاملہ سے حضور ﷺ کے حسن و جمال کے جوہر نایاب پر پردہ ڈال دیا ہے.... شاید اس سے رب کائنات کی حکمت یہ ہو کہ ایمان بالغیب پردہ کی صورت میں ہی ممکن ہے.... اور مشاہدہ حقیقت اس کے منافی ہے....

دوسری وجہ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے حسن و جمال کو مکمل طور پر اس لئے بھی ظاہر نہیں کیا گیا کہ کہیں نا سمجھ لوگ غلو کا شکار ہو کر معرفت الٰہی سے ہی غافل نہ ہو جائیں....

اسماء النبی ﷺ کا اسمائے ربی سے اشتقاق

(4) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں حسب ذیل اشعار پڑھے:

اَغَرُّ عَلَیۡہِ لِلۡنُبُوَّۃِ خَاتَمٌ
مِنَ اللہِ مِنۡ نُوۡرٍ یَلُوۡحُ وَیَشۡہَدُ

''آپ ﷺ حسین ہیں.... آپ ﷺ پر مہر نبوت ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے.... وہ مہر نور ہے.. چمکدار ہے اور گواہی دیتی ہے..''

وَضَمَّ الۡاِلٰہُ اسۡمَ النَّبِیِّ اِلٰی اِسۡمِہٖ
اِذَا قَالَ فِی الۡخَمۡسِ الۡمُؤَذِّنُ اَشۡہَدُ

''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا.... جب

موذن پانچوں وقت اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہے....تو اس کے ساتھ ہی اشھد ان محمد ارسول اللہ کا بھی اظہار واعلان کرتا ہے...."

وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ
فَذُوا الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدُ

"اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے حضور ﷺ کا نام نکالا تاکہ آپ ﷺ کی عزت وعظمت کا اظہار ہو....تو مالک عرش کا نام محمود ہے اور آپ ﷺ کا نام محمد (ﷺ)...."

محمد نام رکھنے پر باپ بیٹا دونوں جنتی

(5) سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُوْدٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا حُبًّالِیْ وَتَبَرُّكًا بِاِسْمِیْ كَانَ هُوَ وَمَوْلُوْدُهُ فِی الْجَنَّةِ "

(زرقانی علی المواہب ۵/۳۰۱، سیرت حلبیہ ۱/۷۹، احکام شریعت ۳۸)

اس مذکورہ بالا حدیث پاک کے متعلق امام سیوطیؒ نے فرمایا:

" وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ" اور اس کی سند بھی حسن ہے....

اور علامہ حلبی نے فرمایا:

" اَصَحُّهَا وَاَقْرَبُهَا لِلصِّحَّةِ " (سیرت حلبیہ ۱/۷۹)

اسماء النبی ﷺ

(6) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حبیب اللہ بنایا.... خلیل اللہ بنایا اور محمد (ﷺ) اللہ نے نام رکھا.... احمد (ﷺ) اللہ نے نام رکھا....

ماحی رکھا.... حاشر رکھا...

عاقب رکھا.... فاطر رکھا...

خاتم رکھا.... طٰہٰ رکھا...

ابوالقاسم رکھا.... یٰسین رکھا...

جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس گھر میں برکت ہوتی ہے

(7) سیدنا امام مالکؒ نے فرمایا:

''مَا كَانَ فِيْ اَهْلِ بَيْتٍ اِسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا كَثُرَتْ بَرَكَتُهٗ''

''جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو.... اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے....''

(زرقانی علی المواہب ۳۰۲/۵، حوالہ البرہان)

جو یہ چاہے کہ لڑکا پیدا ہو وہ بچے کا نام محمد رکھے

(8) ''مَنْ اَرَادَ اَنْ يَكُوْنَ حَمْلُ زَوْجَتِهٖ ذَكَرًا فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى

بَطْنِهَا وَلْيَقُلْ اِنْ كَانَ ذَكَرًا فَقَدْ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا"

"یعنی جو کوئی چاہے کہ اس کی بیوی کا حمل لڑکا ہو تو وہ بیوی کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہے "ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا" بفضلہٖ تعالیٰ لڑکا ہوگا..." (سیرت حلبیہ ص ۷۹، احکام شریعت ص ۴۰ والبرہان)

جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا

(9) سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ..قیامت کے دن دو بندے دربار الٰہی میں کھڑے کیے جائیں گے....ان میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہوگا.....اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان دونوں کو جنت میں لے جاؤ.....وہ دونوں عرض کریں گے:..... یا اللہ! ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے ہیں؟ حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا...

اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:.....

" اُدْخُلَا الْجَنَّةَ فَاِنِّیْ آلَيْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا یَدْخُلَ النَّارَ مَنْ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ ..."

"یعنی تم دونوں جنت میں جاؤ..... کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی ہے کہ.....جس کا نام محمد یا احمد ہوگا.....وہ دوزخ میں نہیں جائے

گا...''	(زرقانی علی المواہب ۳۰۱/۵)

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو وہاں فرشتے پہرہ دیتے ہیں

(10) علامہ حلبی سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں:

" وَفِی الشِّفَاءِ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ عِبَادَتُھُمْ کُلُّ دَارٍ فِیْھَا اِسْمُ مُحَمَّدٍ حِرَاسَتَہٗ"

''یعنی کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے رہتے ہیں.... ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس کا پہرہ دینا....''	(سیرت حلبیہ ص۷۹ والبرہان)

حضور ﷺ پیدائش سے قبل کے واقعات

حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو

یہود کا قتل کرنے کا ارادہ

(1) محدث ابن جوزی تحریر فرماتے ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور رؤسا قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں.... کیونکہ حضرت عبداللہ کی پیشانی پر حضور ﷺ کا نور تھا اس وجہ سے جو عورت آپ کو دیکھتی اس کی خواہش ہوتی کہ آپ کا نکاح مجھ سے ہو جائے....

پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پاسکو.... چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لئے چلے گئے.... حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ:

"فَبَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ طَرِیْقِ الْبَرِیَّةِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِنَ الْیَهُوْدِ شَاهِدِیْنَ سُیُوْفِهِمْ وَهُمْ نَحْوَ سَبْعِیْنَ فَارِسًا"

ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر

سوار تلوار سونتے ہوئے نمودار ہو گیا.... ان سے وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا:

"نقتل عبداللّٰه" ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں....

حضرت وہب نے پوچھا:

"ما ذنبه" حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟

تو یہودیوں نے کہا:

"لَیسَ لَهُ ذَنبٌ وَلٰکِنْ فِیْ ظَهْرِهٖ نَبِیٌّ دِیْنُهٗ نَاسِخٌ جَمِیْعَ الْاَدْیَانِ وَمِلَّتُهٗ مَاحِیَةٌ لِجَمِیْعِ الْمِلَلِ فَنَحْنُ نَقْتُلُ عَبْدَاللّٰه حَتّٰی لَا یَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (ﷺ)"

"عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے.... لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی.... ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تا کہ محمد (ﷺ) کا ظہور نہ ہو...."

حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ:

"فَبَیْنَمَا نَحْنُ وَ اِیَّاهُمْ فِی الْحَدِیْثِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوْا الْیَهُوْدَ"

"ہم ان سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا.... اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا...." (حوالہ امام السیر علامہ حلبی)

حضور ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر میں

(2) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام يُدْفَنُ مَعَهُ'' (ترمذی شریف وانوار محمدیہ)

''تورات میں حضرت محمد ﷺ کی صفات درج ہیں....اور یہ بھی درج ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے...''

اہل کتاب کے پاس حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی

(3) جس شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے....اور بعثت کے قرب کا علم ان کو اس طرح ہوا کہ جامۂ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو کافروں نے شہید کیا تھا....وہ جامۂ صوف خون آلودہ ان کے پاس تھا.... کتب آسمانی میں لکھا تھا کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہو جائے گا....اور خون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے....

چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ولادت سے واقعہ ان کے درپیش آیا تو ان کو

معلوم ہوگیا کہ نبی آخرالزمان کے والد ماجد کی ولادت ہوگئی ہے....اور وہ حضرت عبداللہ ؓ کے دشمن ہوگئے اور ان کے قتل کے درپے ہوگئے....

(تاریخ الخمیس ۱/۱۸۲، خیر المونس ۲/۱۵۹)

یہودیوں کا اپنے بچوں کو شان محمدی بتانا

(4) ابن ابونملۃ نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ قبیلہ کے یہودی:

"یَدْرُسُوْنَ ذِکْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ کُتُبِھِمْ وَ یُعَلِّمُوْنَ الْوِلْدَانَ بِصِفَتِہٖ وَاِسْمِہٖ وَمَھَاجِرِہِ الْمَدِیْنَۃَ فَلَمَّا ظَھَرَ حَسَدُوْا وَبَغُوا وَاَنْکَرُوْا!"

"نبی پاک ﷺ کے ذکر مبارک کا جو اُن کی کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے...اور اپنے بچوں کو آپ ﷺ کی صفات اسم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے...مگر جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا..."

(کتاب الوفاء ۱/۴۲، طبقات ابن سعد ۱/۱۰۴، خصائص کبریٰ ۱/۶۵ وانوار محمدیہ)

نوحؑ کے ہاتھ ایمان لانیوالے جن کا قبول اسلام

(5) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کے پہاڑوں سے باہر حضور پُر نور ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا....اچانک ایک بڈھا شخص نیزہ (عصا) کا سہارا لئے ہوئے ہماری طرف آرہا تھا....

تو حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی رفتار جنوں کی ہے....

اس نے قریب آ کر سلام کیا....

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی آواز جنوں کی ہے....

تو اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا ہے....

پھر حضور ﷺ نے فرمایا: کس جن سے ہے؟

تو اس نے عرض کیا: ہامہ بن لاقیس بن ابلیس ہوں....

تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرے اور ابلیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟

عرض کیا: جی ہاں....

آپ ﷺ نے اس سے عمر کے متعلق پوچھا....

تو اس نے عرض کیا: بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے.... جب ہابیل نے قابیل کو قتل کیا تو میں چند سال کا لڑکا تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا....

تب حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بہت برا کام ہے....

ہامہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ملامت سے معاف فرمایئے.... میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور ان کے دست پاک پر توبہ کی.... حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور ان پر ایمان لایا.... حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور ان پر ایمان لایا.... جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا.... جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں پہنچا.... حضرت شعیب

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی.... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا....

" فَقَالَ لِیْ اِنْ لَقِیْتَ مُحَمَّدًا فَاَقْرِءْ عَلَیْهِ السَّلَامَ "

"پس اگر تم ان حضرت محمد ﷺ سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا...."

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"عَلَیْهِ وَ عَلَیْکَ یَا هَامَةُ مَا حَاجَتُکَ"

"اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھ پر بھی سلام... تجھے کوئی حاجت ہے...."

تو اس نے عرض کیا:

" اِنَّ مُوْسیٰ عَلَّمَنِیَ التَّوْرَاةَ وَاِنَّ عِیْسیٰ عَلَّمَنِیَ الْاِنْجِیْلَ فَعَلِّمْنِیَ الْقُرْآنَ"

"بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل سکھائی.... مجھے قرآن پاک سکھا دیں...."

تو حضور ﷺ نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں....

(حجۃ اللہ علی العالمین ۱۸۳ تا ۱۸۴، حیاۃ الحیوان ۱/۱/۳۷)
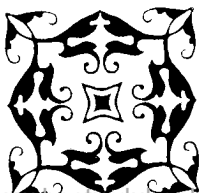
حضور ﷺ کے بچپن کے واقعات

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو جب دنیا میں بھیجا تو بھیجنے کا انداز بھی سب سے نرالا تھا.... ہر بچہ پیدا ہوتا ہے.... اس کی ناف کو آنت سے جدا کیا جاتا ہے.... اس کا ختنہ کیا جاتا ہے.... اس کو نہلایا جاتا ہے.... لیکن جب ہمارے نبی پاک ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کی ناف سے آنت کٹی ہوئی تھی.... باہر نہیں کاٹی گئی....

آپ ﷺ کا ختنہ پہلے سے ہوا ہوا تھا.... باہر نہیں کیا گیا....

آپ ﷺ اس طرح باہر آئے جس طرح کسی نے دھو دھلا کر.... پاک کر کے باہر پہنچا دیا ہو.... جب آپ ﷺ کو رکھا گیا تو ایک دم پانچ منٹ کا بچہ.... دس منٹ کا بچہ.... آپ ﷺ نے الٹے ہاتھ پر زور دیا اور پورا سینہ یوں اٹھا لیا.... ایک دم ایسے اور آسمان کی طرف نظر بلند کی اور اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلی کو یوں کیا... یوں کرنا تھا کہ حضرت آمنہ پر سارا عالم روشن ہو گیا.... ایک نور پھیلا.... سارا گھر اور یمن تک نظر آیا.... شام نظر آیا.... ایران نظر آیا.... حیرہ نظر آیا اور سلطنت رومہ کے محل نظر آئے....

یمن اور حیرہ کے محل نظر آئے... صرف اتنا کرنے سے.... بچے کو اپنا بھی نہیں پتہ ہوتا میں کون ہوں؟ ... کیا ہوں؟.... یہ کیا حرکت ہوئی ہے؟.... پھر جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو ساری دنیا کے بت زمین پہ جا گرے.... بادشاہوں کے تخت الٹے ہو گئے...

جو بادشاہ اس وقت دربار سجائے بیٹھے تھے.... اور ان کے سروں پر تاج تھے.... وہ اچھل کے زمین پر جا گرے....

آپ ﷺ کی پیدائش پر بت اوندھے منہ گر گئے

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو رہے ہیں اور ساری دنیا کے بت زمین پر گر رہے ہیں.... بادشاہوں کے تخت الٹ گئے.... یوں تخت الٹ گئے.... بادشاہوں کے تخت الٹ گئے.... بت زمین پر جا گرے.... ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو جا کر مبارکباد دی کہ کائنات کا سردار (ﷺ) آ گیا....

(Persian Empire) تین ہزار ایک سو چونسٹھ برس تک کسریٰ کی حکومت وسلطنت چلی ہے.... دنیا کی سب سے قدیم سلطنت جس نے اتنی مسلسل حکومت کی ہے.... یہ پرشین تھے....

کسریٰ کی ۱۰۰۰ سالہ قدیم آگ بجھ گئی

(2) کسریٰ جس کو کہا جاتا ہے.... تین ہزار ایک سو چونسٹھ برس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جا کے دم توڑا.... وہ اپنے عروج پر تھی.... نوشیرواں کا زمانہ تھا.... نوشیرواں عادل کے نام سے مشہور ہے....

اس کا زمانہ تھا اور اس کے محل میں پچھلے باپ دادا سے ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی.... چونکہ آگ کے پجاری تھے.... ایک دم پوری آگ بجھ گئی اور

اس نے ایک سفید پتھر کا محل بنایا تھا....اس کے چودہ بڑے بڑے برج دھماکے کے ساتھ زمین پر گر گئے....تو ساری کائنات میں ہلچل مچ گئی....ایک یتیم کے پیدا ہونے پر..

آگ کی پرستش

(3) ضحاک کے زمانے سے پرستش شروع ہوئی آگ کی....

شکار کو نکلا ہوا تھا....ایک سانپ حملہ آور ہوا....اس نے اسے پتھر مارا....پتھر آگے پتھر پر پڑا....اس سے نکلا شعلہ....اس شعلے نے سانپ کو لپیٹ میں لے لیا.... اس نے کہا یہی میرے لئے نجات دہندہ ہے.... یہاں سے آگ کی پرستش ایران میں داخل ہوئی....

اس کو ہزار برس ہو چکے تھے اور ایک پل کے لئے یہ آگ بجھنے نہیں پائی تھی.... اس کو جلاتے رہتے تھے....جلاتے رہتے تھے....ساگوان....عود کی لکڑیوں سے.... دار چینی کی لکڑیوں سے....عجر کی لکڑیوں سے یہ آگ جلائی جاتی تھی....جونہی آپ ﷺ پیدا ہوئے....آگ ایک دم بجھ گئی....سارا زور لگایا....جلتی نہیں تھی....

نوشیروان کے محل کے کنگرے ٹوٹ گئے

(4) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو نوشیروان نے ادھر ایک محل بنایا تھا.... جس کو اب آپ وائٹ پیلس (White Palace) کہہ سکتے ہیں....اس کا نام قصر ابیض تھا....سارا سنگ مرمر کے پتھروں سے بنا ہوا....سنگ مرمر کی ٹائیلیں نہیں

کہ جس طرح ہم لگا لیتے ہیں.... چھوٹی چھوٹی ٹائیلیں .... پورے پورے ستون سنگ مرمر کے.... سفید پتھر سارا....

وہ اتنا مضبوط تھا کہ ابوجعفر نے اپنے زمانے میں کہا کہ اس کو توڑ کر اس کا پتھر

استعمال کرو.... تو خالد برمکی اس کا وزیر تھا.... اس نے کہا کہ اسے نہ توڑیں.... یہ ٹوٹے گا بھی نہیں.... توڑنے کا خرچہ زیادہ آئے گا.... اور نیا پتھر لگانے کا خرچ کم آئے گا

تو ابوجعفر منصور بخیل تھا.... اس نے کہا کہ نہیں نہیں بنا بنایا موجود ہے.... جب توڑنے لگے تو چند دن میں پتہ لگ گیا کہ یہ تو ٹوٹتا ہی نہیں.... اس کے توڑنے کا خرچہ زیادہ ہے.... نئے پتھر کا خرچہ کم ہے.... ابوجعفر کہنے لگا کہ نہیں نہیں چھوڑ دو اسے.... نیا پتھر لگاؤ.... تو خالد برمکی نے کہا کہ ضرور توڑو....

تو ابوجعفر نے کہا: کیوں؟ کہا کہ آنے والی نسلیں کیا کہیں گی؟ کہ یہ لوگوں کے بنے ہوئے گھر ہی نہ توڑ سکے.... لہٰذا اس کو ضرور توڑو.... پھر اسے توڑا گیا اس کا نشان ہی اب مٹ گیا.... کچھ کھنڈر شاید باقی ہوں....

تو وہ اتنا مضبوط محل تھا.... تو جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو کسریٰ کے محل کے چودہ برج ایک دھماکے کے ساتھ زمین پر جا گرے.... اور ایک ہزار سال سے کسریٰ یعنی ایران آل آسا سان نے پتہ ہے کہ کتنی حکومت کی؟.... دنیا کی سب سے لمبی حکومت ہے ان کی....

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب آخری بادشاہ یزدجرد قتل ہوا.... تو اس وقت ان کی حکومت کو تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال ہو چکے تھے اتنی لمبی چوڑی

حکومت تھی اور ایک ہزار سال سے وہ آگ کی پوجا کر رہے تھے....

ان میں ایک بادشاہ تھا ضحاک....شکار کو نکلا تو ایک دم اژدھا اس پر حملہ آور ہوا تو اس کو اور تو کوئی سوچھی نہیں....اس نے پتھر اٹھا کر اس کو مارا....پتھر اس کو نہیں لگا....قریب پتھر پر جا کر پڑا....تو اس میں سے آگ کا شعلہ نکلا....تو اس شعلے نے اژدھا کو لپیٹ میں لے لیا....اس کو آگ لگ گئی....انہوں نے کہا کہ آگ ہی ہمارے لئے خدا ہے اور اس کی پوجا شروع کروائی....

تو ہزار سال سے ایک محل میں....اس مخصوص جگہ میں عبادت خانہ بنایا گیا تھا...اس میں آگ جل رہی تھی اور اس کو بجھنے نہیں دیتے تھے....اس میں ساگوان کی ....آبنوس کی....اور عروت کی....اور عجر کی....اور دارچینی کی لکڑی جلائی جاتی جس سے خوشبو بھی پھیلتی تھی اور آگ بھی جلتی تھی....

جوں ہی آپ ﷺ پیدا ہوئے....ایک دم آگ بجھ کر راکھ ہوگئی....اب وہ حیران کہ یہ کیا؟ یہ آگ کیسے بجھ گئی؟ اب یہ لکڑی ڈال رہے ہیں وہ جلتی ہی نہیں....تو وہ بھاگا بھاگا آیا نوشیروان کے پاس....کہا: عالم پناہ! آگ بجھ گئی....اتنے میں وہ دربان آئے....عالم پناہ! چودہ برج زمین پر گر گئے....انہوں نے کہا کہ مر گئے یہ تو کوئی مصیبت آگئی....انہوں نے کہا کہ پتہ کرو کون ہے اس کی تعبیر دے....

آپ کی پیدائش اور غیبی آواز

(5) حضور ﷺ پیدا ہوئے اور حضرت آمنہ نے جب آپ کو گود میں لیا...تو حیران

ہو کے دیکھ رہی ہیں.... یہ بچہ کیسا ہے؟ یہ بچہ کیسا ہے؟ ادھر ان کے گھر کی چھت پھٹ گئی اور ایک بادل اندر آ گیا....

فَغَشِيَتْهُ وَغَيَّبَتْهُ ....ایک دم بادل پھیلا اور ایک لمحے کے لئے حضرت آمنہ کو محسوس ہوا کہ بچہ گود میں نہیں ہے.... گود خالی ہے اور اس بادل کے اندر سے آواز آئی:

" طُوفُوْا بِهٖ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا"

اس بچہ کو مشرق.... مغرب پھرادو.... شمال جنوب پھرادو....

" لِيَعْرِفُوْا بِاِسْمِهٖ وَ نَعْتِهٖ وَ صُوْرَتِهٖ"

تاکہ سارا جہان اس کے نام کو.... صفات کو.... ذات کو پہچان لے....

شانِ رسالت بزبان عیسائی راہب

(6) تو وہاں ایک عیسائی عالم رہتے تھے ان کا نام تھا عبدالمسیح .... ان کو بلایا.... ہیرا.... یوں سمجھیں کہ عرب اسٹیٹ تھی کہ جو ایران کے تابع تھی.... تو نوشیروان نے ہیرا کے بادشاہ کو لکھا تیرے پاس کوئی آسمانی کتابوں کو جاننے والا ہے تو میرے پاس بھیجو.... تو عبدالمسیح ایک بڑے عالم تھے ان کو بھیجا.... تو اس کو سارا قصہ سنایا.... کہا کہ میں بھی اس کا جواب نہیں دے سکتا.... میرے ایک ماموں ہیں جو شام میں رہتے ہیں.... میں ان سے پوچھ کر آتا ہوں.... تو وہ شام گئے.... تو ان کے ماموں تھے ان کا نام تھا سطیح .... جب یہ وہاں پہنچے تو وہ مرض الموت تھے.... انہوں نے اس کو ہلایا: سطیح... سطیح...

امامک عبدالمسیح....آپ کے سامنے عبدالمسیح آیا ہے...

تو اس نے ایسے آنکھیں کھولیں....تو انہوں نے نہیں بتایا کہ میں کیوں آیا ہوں....وہ خود بولے...

بعثک ملک الساسان.....تجھے ایرانی بادشاہ نے بھیجا ہے...

لا تجارس الایوان.....کہ اس کے محل کے کنگرے ٹوٹ گئے...

و خمود النیران.....اور اس کی آگ بجھ گئی...

کہا: جی ہاں....کہا: اس کو جا کر کہہ دو کہ...

" اذا ظاهر اسهاوا وكثرة التلاوة وعادت بحيرة السعاوا... وفاؤت واداسلماوا فليس لتسسهم الشام و ليس فارس لعبد المسيح المقام واينما عللك الملكوت وملكات... لعادة اشرفات وكلما هوااات وانى ارىٰ ان زمان محمد اقد القترب ﷺ ..."

کیا کہا؟ اسے جا کر کہو جب وہ عصا والا نبی ظاہر ہوگا.....لاٹھی والا نبی ظاہر ہوگا....(لاٹھی والا نبی....آپ ﷺ کے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تھی) جب وہ لاٹھی والا نبی ظاہر ہوگا اور جب اس کے قرآن کی تلاوت ہوگی اور جب بحیرہ سلوا خشک ہوگا....اور وادی سما بہہ پڑے گی....تو اس دن شام ایران.... یہ سب اسی نبی کی غلامی میں چلا جائے گا....اور مجھے یوں لگتا ہے کہ وہ آخری نبی دنیا میں پیدا ہو گیا ہے....جس کی وجہ سے یہ سب کچھ وجود میں آیا ہے....

میرے بھائیو! اتنا بڑا رسول آیا.... یہ تو تاریخی روایات ہیں.... احادیث ہیں.... ان میں کچھ ضعف بھی نہیں.... صحیح بھی ہیں کچھ.... لیکن ہم صرف قرآن پاک میں چلے جائیں اور ساری باتیں چھوڑ دیں.... قرآن میں اللہ اپنے نبی کو کیا مقام دیتا ہے.... اور کتنی اونچی جگہ پر رکھتا ہے....

تمام انبیاء کی صفات کا مرکز کون؟

(7) واتوه خلق ادم ..... اسے اخلاق آدم علیہ السلام دیئے جائیں....

ومعرفة شيث ..... شیث علیہ السلام کی معرفت دی جائے....

وشجاعة نوح ..... نوح علیہ السلام کی شجاعت دی جائے....

و خلة ابراهيم ..... ابراہیم علیہ السلام کی دوستی دی جائے....

واستسلام اسمٰعيل..... اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دی جائے....

وفصاحة صالح ..... اور صالح علیہ السلام کی فصاحت دی جائے....

وحكمة لوط ..... اور لوط علیہ السلام کی حکمت ودانائی دی جائے....

ورضا اسحاق ..... اور اسحاق علیہ السلام کی رضا دی جائے....

و بشرىٰ يعقوب ..... اور یعقوب علیہ السلام کی بشارت دی جائے....

و جمال يوسف ..... اور یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی دی جائے....

و شدت موسىٰ ..... اور موسیٰ علیہ السلام کی شدت دی جائے....

و جهاد يوشع ..... اور یوشع علیہ السلام کا جہاد دیا جائے....

و حب دانیال ..... اور دانیال علیہ السلام کی محبت دی جائے....

و وقار الیاس ..... اور الیاس علیہ السلام کا وقار دیا جائے....

ولحن داؤد ..... اور داؤد علیہ السلام کی شیرینی دی جائے....

و قلب ایوب..... اور ایوب علیہ السلام جیسا دل دیا جائے....

و طاعة یونس ..... اور یونس علیہ السلام کی اطاعت دی جائے....

و عصمة یحیی ..... اور یحیی علیہ السلام کی پاک دامنی دی جائے....

و زهد عیسی ..... اور عیسی علیہ السلام کا زہد دیا جائے....

"وَاغْمِصُوْهُ فِیْ اَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ"

اور تمام انبیاء کے اخلاق میں اس بچے کو لوٹا دیا جائے....

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت آسمان سے فرشتے اتر آئے ....ستارے نیچے جھکا دیئے گئے....آپ ﷺ کے استقبال میں....فرمایا: مجھے یوں لگتا تھا کہ ستارے مجھ پر گر جائیں گے....ملائکہ تھے جو اتر آئے....

میرے محبوب ﷺ کی آمد پر ہر مخلوق خوش تھی

(8) اللہ تعالیٰ نے ربیع الاول سے اگلے ربیع الاول تک پوری دنیا میں ہر عورت کو بیٹا دیا.... بیٹی کسی کو نہیں دی.... اپنے نبی کے اعزاز میں....ایک سمندر کی مچھیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو جا کر مبارکباد دی.... دیکھنے میں یتیم پیدا ہو رہا ہے....عالم میں تبدیلی اس طرح آ رہی ہے....

بت گر رہے ہیں....   آگ بجھ رہی ہے....

آسمانوں پر چراغاں....   سمندروں میں خوشیاں....

فضاؤں میں خوشیاں....ظاہری اسباب یہ ہیں....

آپ ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے

(9) اور آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ کا ناف کاٹنا نہیں پڑا....کٹا ہوا تھا.... سنت کے ساتھ جکڑے ہوئے نہیں تھے....کٹے کٹائے....ختنہ ہوا ہوا یا اور دھلے دھلائے پیدا ہوئے....ایک آپ ﷺ کے جسم پر گندگی کا نشان نہیں تھا....اور پیدا ہوتے ہی سر سجدے میں رکھ دیا....اور انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا دیا اور جب حضرت آمنہ نے گود میں لیا تو ایک بادل آیا اور اس بادل نے آپ ﷺ کو اپنے اندر چھپا دیا اور بادل کے اندر سے آواز آئی:

”طُوفُوْا بہٖ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِھَا“

”اس بچے کو مشرق ومغرب میں پھراؤ....“

”لِیَعْرِفُوْا بِاِسْمِہٖ وَ نَعْتِہٖ وَ صُوْرَتِہٖ“

”تاکہ سارا جہان اس کی شکل وصورت...ذات وصفات کو پہچان لے...“

حضرت عباس کا انوکھا خواب

(10) حضور پر نور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے:

" كَانَ وَجُهِهٖ نُوُرٌ يَظُهَرُ كَنُوُرِ الشَّمُسِ "

''تو ان کے چہرے مبارک پر ایسا نور چمک رہا تھا.... جیسا کہ سورج کا نور چمکتا ہے....''

حضرت عبدالمطلب ﷺ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ ﷺ کو دیکھ کر فرمایا کہ.... اس بچہ کی نرالی شان ہوگی....

حضرت عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ ﷺ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق ومغرب میں پرواز کی.... پرواز کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آ کر بیٹھ گیا.... سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا.... پھر وہ زمین وآسمان کے درمیان اڑا.... اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا....

" لَئِنُ صَدَقَتُ رُؤْيَاکَ لَيَخُرُجَنَّ مِنُ صُلُبِهٖ وَلَدٌ يَسِيُرُ اَهُلُ الْمَشُرِقِ وَالْمَغُرِبِ لَهٗ تَبَعًا"

''اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہ) کی پشت اقدس پر ایسا فرزند ارجمند ظاہر ہوگا کہ تمام مشرق ومغرب والے اس کے تابع ہو جائیں گے۔'' (خصائص کبریٰ للسیوطی ۱۲۱/۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۰۱)

مدینہ میں خون کا سمندر بہانے کے ارادہ سے آنے والا بادشاہ جان دو عالم ﷺ کی آمد کا سن کر ٹھنڈا ہو گیا

(11) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب طائف کے بادشاہ تبع نے مدینہ پر چڑھائی کی تھی.... اس نے اعلان کیا تھا کہ شہر مدینہ کو ویران کردوں گا.... اور اس کے رہنے والوں کو اپنے اس لڑکے کے انتقام میں قتل ڈالوں گا.... جسے انہوں نے فریب اور دھوکے سے قتل کیا ہے.... اس وقت ساموی یہودی نے جو اس وقت یہودیوں کا سب سے بڑا عالم تھا.... اس نے کہا:۔

''اے بادشاہ! یہ وہ شہر ہے.... جس کی طرف بنی اسمٰعیل علیہ السلام سے نبی آخر الزماں ﷺ کی ہجرت ہوگی.... اس نبی کی جائے ولادت... مکہ مکرمہ ہے.... اس کا اسم گرامی احمد (ﷺ) ہے.... یہ شہر اس کا دار ہجرت ہے.... اور اس کی قبر انور اس جگہ ہوگی.... تبع یوں ہی واپس ہو گیا....''

بادل کا حضور ﷺ پر سایہ اور ابو طالب کی حیرانی

(12) بچپن میں حضور ﷺ اپنے چچا حضرت ابو طالب کی معیت میں شام کے سفر پر روانہ ہوئے.... راستہ میں راہبوں کی خانقاہ کے پاس سے گزر ہوا.... وہاں ایک بڑا راہب رہتا تھا.... اس کا نام بحیرہ تھا.... وہ کسی کی ملاقات کے لئے اپنی خانقاہ سے باہر

نہ نکلتا تھا... لیکن جب اہل مکہ کا یہ قافلہ جس میں سرکار دو عالم ﷺ بھی تھے... اس نے اس خانقاہ کے پڑوس میں قیام کیا تو وہ خود ہی باہر آیا... قافلے والوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا... پھر اس نے رسول کریم ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور سب کو کہا:

"ھٰذَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ"

"یہ سارے جہانوں کے سردار... انہیں اللہ تعالیٰ رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا..."

کسی نے اس راہب سے پوچھا: اور بھی بہت سے خاندان قریش کے نوجوان موجود ہیں... تم نے انہیں کیسے پہچانا؟

اس نے جواب دیا: جب بھی آپ کا گزر درخت یا پتھر کے پاس سے ہوتا وہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے... نبی کے بغیر شجر و حجر کسی کو سجدہ نہیں کرتے...

دوسری نشانی یہ دیکھی کہ جب ان کا قافلہ آ رہا تھا... تو بادل کا ایک ٹکڑا ان پر سایہ کیے ہوئے تھا... آپ جدھر جاتے بادل کا ٹکڑا آپ کے ساتھ ساتھ جاتا...

تیسری یہ نشانی دیکھی کہ قافلہ والوں نے آگے بڑھ کر درخت کے سایہ میں اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا... جب یہ تشریف لائے تو درخت کے سایہ میں جگہ نہ تھی... آپ بیٹھے درخت کا سایہ ادھر جھک گیا...

علامہ شہاب خفاجی شارح شفاء لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اگر سنگ خارا پر قدم مبارک رکھتے تو اس کا نشان اس پتھر میں ظاہر ہو جاتا تھا... لوگ ان پتھروں سے تبرک حاصل کرتے ہیں... ان کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ان کا احترام

کرتے ہیں.... ایک پتھر مصر میں بھی تھا.... سلطان قاتیبائی نے بیس ہزار پونڈ میں اسے خریدا اور وصیت کی کہ یہ پتھر اس کی قبر کے نزدیک رکھا جائے اور وہ اب تک موجود ہے....

سنگ خارا پر قدم رکھتے تو اس میں حضور ﷺ کے پاؤں کے نقش ثبت ہو جاتے.... ریت پر قدم رکھتے تو کچھ پتہ نہ چلتا....

(حوالہ علامہ زینی مصنف اسیرۃ نبویہ ۳/۲۷ اور دلائل النبوۃ)

بغیر سرمہ لگے چشم سرمگیں لگتی تھی

(13) جب حضور ﷺ صبح کو نیند سے بیدار ہوتے اور جناب ابو طالب کے بچوں کی مجلس کو اپنے جمال جہاں آرا سے آراستہ کرتے تو اس وقت ان کے سب بال بکھرے ہوئے ہوتے.... لیکن حضور ﷺ کے گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی کئے آراستہ ہوتے اور بغیر سرمہ ڈالے چشم عالم بین سرمگیں ہوتیں... (شواہد النبوۃ ص ۴۷)

مہر نبوت کے متعلق جو مختلف روایتیں ہیں ان میں تطبیق اس طرح کی جائے کہ جس کسی نے اس چیز کے ساتھ تشبیہ دی ہے وہ اپنے ذہن کے مطابق دی ہے.... اور تشبیہ ہر شخص کی اس کے ذہن کے موافق ہوتی ہے...

حضور ﷺ کی برکت سے بادل برس پڑے

(14) حضرت جہلمہ بن عرفطہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مکہ میں آیا.... اس وقت

ساکنانِ مکہ قحط کی سخت مصیبت میں گرفتار تھے.... قریش مل کر حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور کہا: اے ابوطالب! لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں.... نکلو اور خدا سے مینہ مانگو....

" فَخَرَجَ اَبُوْطَالِبٍ وَمَعَهٗ غُلَامٌ كَاَنَّهٗ شَمْسُ دُجْنٍ تَجَلَّتْ عَنْهُ سَحَابَةٌ قَتْمَآءُ وَحَوْلَهٗ اُغَيْلِمَةٌ فَاَخَذَهٗ اَبُوْطَالِبٍ فَاَلْصَقَ ظَهْرَهٗ بِالْكَعْبَةِ وَلَاذَ الْغُلَامُ بِاِصْبَعِهٖ وَمَا فِي السَّمَآءِ قَزَعَةٌ فَاَقْبَلَ السَّحَابُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاَغْدَقَ وَاَغْدَوْدَقَ وَانْفَجَرَ لَهُ الْوَادِيْ وَاَخْصَبَ النَّادِيْ وَالْبَادِيْ وَفِيْ هٰذَا يَقُوْلُ اَبُوْطَالِبٍ"

"پس ابوطالب نکلے اور ان کے ساتھ ایک ایسا نورانی بچہ تھا کہ گویا وہ ایک آفتاب تھا جو کالے بادلوں سے نکلا ہو اور اس کے گرد چند بچے اور بھی تھے.... (بیت اللہ شریف پہنچ کر) ابوطالب نے اس نورانی بچہ کی پشت دیوار کعبہ سے لگا دی.... اس نورانی بچہ نے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حالانکہ اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا موجود نہ تھا.... مگر اس کے اشارہ سے چاروں طرف سے بادل آ گیا اور اتنا برسا کہ جنگل بہہ نکلے اور اہل شہر اور دیہات خوب سیراب ہو گئے (اور قحط کی مصیبت دور ہو گئی).... " (زرقانی علی المواہب ۱/۱۹۰، خصائص کبریٰ ۱/۸۶)

ابوطالب نے اپنے اشعار میں اسی طرف اشارہ کیا ہے ؎

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

''وہ گورے رنگ والے.... کہ ان کے چہرۂ انور کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے.... یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان ہیں....''

يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
فَهُمْ عِنْدَهٗ فِيْ نِعْمَةٍ وَّفَوَاضِلِ

''بنی ہاشم جیسے غیور لوگ ہلاکت وتباہی کے وقت ان سے التجا وفریاد کرتے ہیں.... اور وہ آپ کے پاس آ کر عظیم نعمتیں اور برکتیں پاتے ہیں....'' (خصائل کبریٰ ۱/۸۶)

حضور ﷺ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کا سفر

(15) ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید العالمین ﷺ کی صحبت اختیار کی.... اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک ۲۰ سال تھی.... نبی پاک ﷺ کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا.... ایک منزل پر ٹھہرے.... وہاں ایک بیری کا درخت تھا....

نبی پاک ﷺ اس بیری کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے.... قریب ہی ایک راہب رہتا تھا.... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے پاس چلے گئے.... راہب نے

حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا: یہ صاحب کون ہیں جو بیری کے نیچے جلوہ افروز ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: یہ محمد بن عبداللہ ہیں اور عبدالمطلب کے پوتے ہیں....

راہب نے کہا: خدا کی قسم! یہ نبی ہیں اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک کوئی نہیں بیٹھا.... یہی آخرالزمان ہیں.... جب تم پہاڑوں کے درمیان سے گزرے تو درختوں اور پتھروں نے سجدہ کیا.... پیغمبر کے سوا درخت اور پتھر کسی کو سجدہ نہیں کرتے.... راہب کی یہ بات حضرت ابوبکرؓ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا.... سفر و حضر میں کبھی آپ ﷺ سے جدا نہ ہوتے....

جب سید عالم ﷺ کی عمر شریف چالیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کو ظاہر فرمایا.... مردوں میں حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے اللہ کے پیارے اور سچے رسول ﷺ پر ایمان لائے.... اس وقت حضرت ابوبکرؓ کی عمر اڑتیس سال تھی.... تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جو مستجاب ہوئی.... جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو اسلام کی دولت عطا فرمائی.... (حوالہ شواہد النبوۃ)

اعلان نبوت ﷺ غیبی آوازوں کے ذریعے

(16) نضر بن ہذلی اپنے باپ سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک قافلہ کے ساتھ شام کی طرف نکلے.... جب ہم زرقاء و معان کے درمیان پہنچے.... تو ہم نے رات کو وہیں قیام کیا.... ناگاہ آسمان و زمین کے درمیان ایک سوار پکار پکار یہ کہہ رہا تھا:-

''اے سونے والو! اٹھو یہ سونے کا وقت نہیں ہے....احمد مرسل ﷺ

مبعوث ہو چکے ہیں....اور شیاطین کو انتہائی دور دراز بھگا دیا ہے''

یہ آواز ہم میں سے ہر ایک نے سنی....ہم یہ آواز سن کر گھبرائے....حالانکہ ہم سب انتہائی دلیر اور بہادر رفقاء سفر تھے....جب ہم گھر واپس پہنچے....تو ہم نے وہاں سنا کہ مکہ مبارکہ میں قریش اور ایک دوسری ہستی کے درمیان اختلاف پیدا ہو چکا ہے....جو کہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں....اور ان کا اسم گرامی احمد (ﷺ) ہے....

راہب کی پیش گوئی

(17) ابن عدی بن ربیعہ سے جس کا نام محمد تھا لوگوں نے پوچھا کہ تیرے والد نے تیرا نام محمد کیسے رکھا؟ اس نے کہا میں نے اپنے والد سے پوچھا تھا....اس نے کہا:-

چار آدمی مل کر ملک شام کے سفر پر روانہ ہوئے....جن میں سے ایک میں بھی تھا....ہم ایک صومعہ کے نزدیک ٹھہرے....اور ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے....راہب نے باہر دیکھا تو کہنے لگا: تمھاری زبان اس شہر کی نہیں....ہم نے کہا: ہاں ہم تو قوم عرب سے تعلق رکھتے ہیں....

کہنے لگا: بہت جلد تمہارے درمیان ایک پیغمبر ﷺ مبعوث ہوگا....تم بہت جلد اس کی طرف رجوع کرنا....اور اس سے اپنا بہرۂ سعادت حاصل کرنا....تاکہ تم راہ راست پر آ جاؤ....وہ خاتم النبیین اور سید المرسلین ہے....ہم نے پوچھا اس کا نام کیا ہوگا؟ کہا: محمد ﷺ....جب ہم واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں لڑکے عطا فرمائے....

اور ہم سب نے ان کا نام محمد رکھا.... (حوالہ شواہد النبوۃ)

مستجاب الدعوات راہب اور حضور ﷺ کی بشارت

(18) بنی قریظہ کا ایک بزرگ کہتا ہے کہ سرزمین شام کا ایک یہودی جس نام ابن الہیبان تھا.... وہ اسلام کے ظہور سے دو سال قبل ہمارے پاس آیا.... وہ ہمارے اقامت گزیں ہوگیا... اللہ کی قسم! میں ابھی تک کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا.... جو پانچ وقت کی نماز اتنی عاجزی اور انکساری سے پڑھتا ہو.... جتنی عاجزی وانکساری سے وہ پڑھا کرتا تھا....

جب بارش رک جاتی تو ہم اس سے کہتے: اے ابن الہیبان ہمارے لئے بارش کی دعا کرو.... وہ کہتا نہیں اللہ کی قسم! میں اس وقت تمہارے لئے بارش کی دعا نہیں کروں گا.... جب تک تم میرے سامنے صدقہ نہ دو گے.... ہم اس سے پوچھتے کتنا صدقہ دیں؟ وہ کہتا ایک صاع کھجور یا دو مد جو صدقہ کرو... ہم صدقہ کرتے.... پھر وہ ہمارے ساتھ ہماری پتھروں والی سرزمین کی طرف نکلتا اور ہمارے لئے بارش کی دعا کرتا....

اللہ کی قسم! وہ ابھی تک اپنی جگہ ہی پر ہوتا کہ بادل آجاتے اور خوب بارش ہوتی... یہ واقعہ کئی مرتبہ رونما ہوا... پھر اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا.. جب اس کو معلوم ہوا کہ اس کا وقت مرگ قریب ہے.... اس نے کہا:

اے گروہ یہود! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں سرسبز وشاداب درختوں والی زمین سے نکل کر بھوک اور تنگی کی زمین کی طرف کیوں آیا ہوں؟ ہم نے کہا: تو ہی اس کا سبب جانتا ہے.... اس نے کہا: میں اس زمین پر اس لئے آیا ہوں کہ مجھے ایک نبی کریم ﷺ کے ظہور کی امید ہے ان کے ظہور کا زمانہ قریب ہے.... یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہوگا.... میں امید کرتا تھا کہ میری زندگی ہی میں وہ مبعوث ہوں گے .... اور میں ان کی اتباع کروں گا.... اب تمھیں وہ زمانہ میسر ہے....

اے قوم یہود! اس نبی مکرم کے آگے کبھی نہ بڑھنا.... بلاشبہ انہیں جہاد کرنے پر مفتوح قوم کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنانے کی اجازت ہوگی... جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا.... اور آپ ﷺ نے بنی قریظہ کا محاصرہ کیا.... تو بنی قریظہ کے کچھ نوجوانوں نے کہا:

اے بنی قریظہ! اللہ کی قسم وہ نبی مکرم ﷺ ہیں.... بلاشبہ یہ انہیں صفات سے متصف ہیں.... پھر وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا.... ان کے تمام اموال.... اولاد اور خون محفوظ ہوگئے.... (حوالہ حجۃ اللہ)

برکت نام محمد قبل ظہور اسلام

(19) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلے سے اوس وخزرج پر فتح مانگا کرتے تھے.... مگر جب اللہ نے آپ ﷺ کو عرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہوگئے.... ایک مرتبہ بنو سلمہ کے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

اور بشر بن براء بن معرور نے انہیں کہا....

''اے یہود! اللہ سے ڈرو.... اور اسلام لے آؤ.... جب اہل شرک تھے... تو تم نام محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے... آپ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے...''

یہ سن کر سلام بن مشکم نے کہا کہ یہ وہ نبی نہیں.... جس کا ہم ذکر کرتے تھے... اور جو صفات ہم بیان کرتے تھے.... وہ اس میں نہیں ہیں.... تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری:

''وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ..''

''اور اس سے پہلے وہی کفار پر فتح مانگا کرتے تھے.... پھر جب ان کے پاس ان کی پہچانی ہوئی چیز آ گئی.... تو اس کا انکار کرنے لگے تو کفار پر اللہ کی لعنت ہے....'' (سورہ البقرہ:۸۹)

توریت کے ۴۰۰ علماء کی مدینہ آمد

(20) محمد بن اسحاق کتاب مغازی میں نقل کرتے ہیں کہ.... تبع نے نبی آخر الزماں ﷺ کے لئے ایک عالیشان محل تعمیر کرایا.... تبع کے ہمراہ توریت کے چار سو علماء تھے.... جو اس کی صحبت چھوڑ کر مدینہ منورہ میں اس آرزو میں ٹھہر گئے.... کہ وہ نبی آخر

الزماں کی صحبت کی سعادت حاصل کریں گے.... تبع نے ان چار سو عالموں سے ہر ایک کے لئے مکان بنوایا.... اور ایک ایک باندی بخشی.... اور ان کو مال کثیر دیا.... تبع نے ایک خط لکھا.... جس میں اپنے اسلام لانے کی شہادت دی اس خط میں چند شعر یہ تھے:۔

شَهِدْتُ عَلٰى اَحْمَدَ اَنَّهٗ
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِى النَّسَمْ
فَلَوْلَا عُمْرِىْ اِلٰى عُمْرِهٖ
لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَّهٗ وَابْنَ عَمّ

''میں حضور احمد مجتبیٰ ﷺ کی گواہی دیتا ہوں.... کہ وہ بلا شبہ اس اللہ کی جانب سے رسول ہیں.... جس نے مٹی سے انسان کو پیدا کیا... اگر میں آپ کے ظہور مبارک زمانہ تک زندہ رہا... تو میں ان کا وزیر اور ابن عم ہوں گا....''

پھر تبع نے اپنے اس خط کو سر بمہر کر کے ان چار سو علماء کے سب سے بڑے عالم کے سپرد کر دیا اور وصیت کی کہ اگر وہ نبی آخر الزماں کو پائے.... تو یہ خط ان کی خدمت میں پیش کر دے ورنہ اپنی اولاد در اولاد کو اس وصیت کو پہنچاتے رہنا....

وہ مکان جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا گیا تھا.... وہ حضور ﷺ کے قدم رنجہ فرمانے تک موجود رہا.... کہتے ہیں حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کا وہ مکان.... جس میں حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد نزول اجلال فرمایا تھا... وہی مکان تھا....

(حوالہ مدارج النبوۃ)

جانِ دو عالم ﷺ کا بے مثال حسن

حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو سارا گھر منور و روشن ہو جاتا...

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا... میں سحری کے وقت گھر میں کپڑا سی رہی تھی کہ اچانک سوئی گر گئی اور چراغ گل ہو گیا... اتنے میں رسول اکرم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے...

" فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ "

یعنی جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو سارا گھر سرکار کے چہرۂ انور کے نور سے روشن ہو گیا..... اور سوئی مل گئی.....

چاند سے مشابہ چہرہ

(1) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ.... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مسرت و خوشی کے آثار ظاہر ہوتے تو چہرۂ اقدس ایسا چمک دار ہو جاتا...

" كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ " گویا چاند کا ٹکڑا ہے... (بخاری، مسلم، خصائص کبری ۱/۷۲)

نور سے مزین چہرہ

(2) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ... میں چرخہ کات رہی تھی

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے ..... آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے تھے ..... جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں ..... اس حسین منظر نے مجھ کو چرخہ کاتنے سے روک دیا ..... بس میں آپ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ نے فرمایا: ..... تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: ..... آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہیں جو نور کے ستارے معلوم ہوتے ہیں .....

عرب شاعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتا ہے۔

"وإذا نظرتُ إلى أسرةِ وجهه برقتْ بُرُوقَ العارضِ المُستهلِّ۔"

(ابن عساکر، ابونعیم، دیلمی، خطیب، زرقانی علی المواہب ۴/۲۲۵)

"کہ جب میں اس کے روئے مبارک کو دیکھتا ہوں ..... تو اس کے رخساروں کی چمک مثل ہلال نظر آتی ہے ....."

جب آپ ﷺ مسکراتے تو گھر روشن ہو جاتا تھا

(3) جواہر البحار میں علامہ نبھانی نے لکھا ہے: ...

"كَانَ اذا تبسَّمَ فِي اللَّيْلِ اضاءَ الْبَيْتُ ۔"

آپ جب مسکراتے تو گھر روشن اور منور ہو جاتا ... (جواہر البحار ص ۴۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا ضَحِکَ یَتلأ لوءُ فِی الْجُدُرِ..."

"کہ جب نبی اکرم ﷺ خندہ فرماتے (تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں) جن سے دیواریں روشن ہو جاتیں..."

(خصائص الکبریٰ ۱/۸۴، دارمی شریف ۱/۳۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸، المعجم الاوسط ۱/۴۳۰)

حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکتیں

(4) امام بیہقی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں:...آپ فرماتی ہیں:....

"ایک روز آقائے نامدار میرے حجرے میں تشریف لائے ... حضور ﷺ کے ہاتھ میں ایک ڈھال تھی جس پر عقاب کی تمثال بنی تھی.... حضور ﷺ نے اس پر ہاتھ رکھ کر رگڑا....اللہ تعالیٰ نے اس کے نام ونشان مٹا دیئے..."

حضور ﷺ کا خوشبودار پسینہ

(5) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کا پسینہ عطر کی شیشی میں جمع کر لیتیں....ایک دن حضور ﷺ نے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا:...اے ام سلیم یہ کیا کرتی ہو؟....

"قَالَتْ هٰذَا عَرَقُکَ نَجْعَلُهٗ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ..."

(بخاری ومسلم ومشکوٰۃ ص ۵۱۷)

عرض کیا: یہ حضور کا پسینہ ہے ہم اسے عطر میں ملا لیں گے اور یہ تو سب عطروں اور خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے...."

آپ ﷺ کے بول و براز کو زمین نے نگل لیا

(6) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں:... میں نے عرض کیا:... یارسول اللہ ﷺ! آپ بیت الخلاء میں جاتے ہیں مگر وہاں کوئی گندگی نظر نہیں آتی....

آپ ﷺ نے فرمایا:... اے عائشہ! تم نہیں جانتی کہ زمین انبیاء کے وجود سے نکلنے والی ہر چیز کو نگل لیتی ہے..... اور وہاں کچھ نظر نہیں آتا؟...

(حوالہ خصائص کبریٰ ۱/۷۱، دلائل النبوت ابونعیم ۲/۴۴۴، المواهب لدنیہ ۲/۱۴/۳، زرقانی علی المواہب ۴/۲۲۸، کنز الاعمال، کتاب الشفاء ۱/۱۲۶، مدارج النبوۃ ۱/۳۷)

حضور ﷺ جس گلی سے گزرتے وہ خوشبودار ہو جاتی

(7) حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:..

"كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ فِيْ طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيْبِ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ..."

"کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی کسی گلی میں سے گزرتے... تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے.... کہ اس گلی میں

حضور ﷺ کا گزر ہوا ہے.."

(دارمی، بیہقی، ابونعیم، بزار، ابویعلی، دلائل النبوت ۳۸۰، خصائص ۱/۶۷، زرقانی ۴/۲۲۴)

کائنات کی سب سے بہتر خوشبو

(8) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی :..... یا رسول اللہ! مجھے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے..... آپ کچھ خوشبو عنایت فرمادیں..... فرمایا:...کل ایک کھلے منہ والی شیشی لے آنا..... دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی..... پھر فرمایا:...اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگالیا کرے.....

" فَكَانَتْ اِذَا تَطَيَّبَتْ بِهٖ يَشُمُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رَآ نِحَةَ ذَالِكَ الطِّيْبِ فَسُمُّوْا بَيْتَ الْمُطَيَّبِيْنَ....."

"پس جب وہ آپ کے پسینہ مبارک کو لگاتی تو تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) مشہور ہوگیا.."

(ابویعلی، طبرانی، ابن عساکر، زرقانی ۴/۲۶۴، خصائص کبری ۱/۶۷)

امام اشبیلیؒ نے فرمایا ہے کہ

''خاک مدینہ میں ایک عجیب مہک ہے جو کسی خوشبو میں نہیں ہے....''

(خصائص کبریٰ ج ۱ص ۶۷، زرقانی علی المواہب ج ۴ص ۲۲۴، مدارج النبوۃ)

بول کی برکت سے بیماری دور ہوگئی

(9) ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں:.....کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کسی پہر میں اٹھے اور گھر میں پڑے ہوئے ایک برتن میں پیشاب کیا.....اس کے بعد میری آنکھ کھلی مجھے پیاس لگ رہی تھی.....میں نے وہی برتن اٹھا کر پی لیا اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا.....

صبح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...ام ایمن! اٹھو اس برتن میں جو کچھ ہے اسے بہا دو.....میں نے کہا:...قسم بخدا! وہ تو میں پی چکی ہوں.....کہتی ہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں....پھر آپ نے فرمایا:...رہیں تم.....تو تمہیں کبھی پیٹ کی مرض لاحق نہ ہوگی.... (دلائل النبوت)

حضور ﷺ کے بول براز کی جگہ خوشبو کی برسات

(10) ملا علی قاریؒ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک تحریر کیا ہے کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے دور تشریف لے گئے.....اور جب واپس تشریف لائے تو میں اس جگہ پہنچا اور دیکھا کہ وہاں سوائے تین پتھروں (ڈھیلوں) کے اور کچھ بھی نہیں ہے.....

'' فَاَخَذْتُهُنَّ فَاِذَا بِهِنَّ يَفُوْحُ مِنْهُنَّ رَوَائِحُ وَالْمِسْكِ

فَکُنتُ اِذَا جِئتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ اَخَذْتُهُنَّ فِی کُمِّی فَتَغْلِبُ رَائِحَتُهُنَّ رَوَائِحَ مَنْ تَطَیَّبَ وَتَعَطَّرَ...“

”یعنی میں نے ان تینوں ڈھیلوں کو اٹھالیا تو ان سے کستوری جیسی خوشبو مہک رہی تھی..... میں ان کو گھر لے آیا اور جب جمعہ کا دن آتا میں ان کو آستین میں رکھ کر مسجد میں آتا اور ایسی پیاری خوشبو مہکتی کہ وہ خوشبو ہر کسی کی خوشبو اور عطر پر غالب آجاتی...“ (شرح شفاء ۱/۳۶۰ و برہان)

حضور ﷺ کا خون مبارک پینے پر جنت مل گئی

(11) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے جو خون نکلا وہ ایک قریشی غلام نے پی لیا....

” فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ اَحْذَرْتَ نَفْسَکَ مِنَ النَّارِ...“

”تو حضور ﷺ نے فرمایا:... جا تو نے اپنے نفس کو دوزخ سے بچالیا...“

(خصائص کبریٰ، زرقانی علی المواہب ۴/۲۲۹)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پی گئے تھے.... جب کہ پچھنے لگوا کر خون ان کو دیا تھا.... کہ جاؤ باہر کہیں ایسی جگہ چھپا دو جہاں کوئی نہ دیکھے.... وہ باہر نکل کر پی گئے.... جب واپس آئے تو فرمایا:... کیا کر آئے؟ عرض کیا:.. ایسی جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کوئی نہ دیکھے گا...

فرمایا:... شاید تو پی آیا ہے؟ عرض کیا:... ہاں! کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس

میں آپ کا خون ہوگا اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی..... فرمایا:... جا تو بھی دوزخ کی آگ سے بچ گیا.... پھر فرمایا:... افسوس! ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا...

(مستدرک، کنز العمال، شفاء شریف، بزار، ابویعلی، بیہقی، خصائص کبریٰ ۱/۶۸، زرقانی ۴/۲۳۰)

حضرت عبداللہ بن زبیر سے کسی نے پوچھا کہ خونِ اقدس کا ذائقہ کیا تھا؟ تو فرمایا:... ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی... (شرح شفاء ملاعلی قاری)

عتبہ کے جسم سے خوشبو آنے کی وجہ؟

(12) حضرت عتبہ بن فرقد جنہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں موصل کو فتح کیا تھا..... ان کی بیوی ام عاصم بیان کرتی ہیں کہ عتبہ کے ہاں ہم چار عورتیں تھیں..... ہم میں سے ہر ایک عتبہ کی خاطر ایک دوسری سے زیادہ خوشبودار رہنے کی کوشش کرتی....

پھر بھی جو خوشبو عتبہ کے وجود سے آتی..... وہ بہت زیادہ ہوتی اور جب وہ لوگوں میں جا بیٹھتا تو لوگ کہا کرتے کہ عتبہ نامعلوم کہاں سے ایسی خوشبو لاتا ہے؟ جس سے کوئی خوشبو نہیں ملتی..... ایک دن ہم نے اس سے پوچھا کہ:..... ہم خوشبو لگانے میں مبالغہ کرتی ہیں اور تو باوجود خوشبو نہ لگانے کے ہم سے زیادہ خوشبودار رہتا ہے..... اس کا سبب کیا ہے؟

"قَالَ اَخَذَنِی الشَّرٰی عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَشَکُوْتُ

ذٰلِکَ اِلَیْہِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ تَجَرَّدَ فَتَجَرَّدْتُ وَقَعَدْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ وَاُلْقِیْتُ عَلٰی فَرَجِیْ فَنَفَثَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی ظَھْرِیْ وَبَطَنِیْ فَبَصَقَ بِیْ ذٰلِکَ الطِّیْبَ مِنْ یَوْمَئِذٍ...''

''تو عتبہ نے کہا:...رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلہ ریز تھے (پھنسیاں نمودار ہوئی) میں حضور ﷺ کے حضور حاضر ہوا اور بیماری کی شکایت کی.....آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اتار دے....میں نے کپڑے اتار دیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ کے آگے بیٹھ گیا....آپ نے اپنا لعاب دہن شریف اپنے دست مبارک پر ڈال کر میری پشت اور میرے پیٹ پر مل دیا.....اس دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہوگئی اور میری بیماری دور ہوگئی...'' (خصائص کبریٰ ۲/۸۴)

روشنی وتاریکی میں بھی برابر دیکھتے تھے

(13) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے لئے اندھیرا حجاب نہ بنا....اور آپ نے اندھیرے میں چیونٹی کو دیکھ لیا....تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اندھیرا کیسے حجاب بن سکتا تھا....انہوں نے تجلی دیکھی تھی....اور حضور ﷺ نے ذات عشق کا مشاہدہ فرمایا تھا....

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:...

”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یری باللیل فی الظلمة کما یری فی النہار بالضوء“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے... جیسا کہ دن کی روشنی میں....

(خصائص کبریٰ ص ۱/۶۱، حجۃ اللہ ص ۶۷۹، شفاء شریف ۱/۶۸، زرقانی علی المواہب ۴/۸۳)

حضور ﷺ کا مبارک تھوک

(14) علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تو لعاب دہن لگایا تو ہڈی جڑ گئی اور شفاء ہوگئی.....

لعاب دہن کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وہ میٹھا بابرکت ہوگیا.....

اور حدیبیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا.....اور پانی ایسا جاری ہوا کہ تھمتا نہ تھا.....

اور غار ثور میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا.. تو عرض کیا:

”لدغت بابی انت وامی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“

تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا تو اسی وقت شفاء ہوگئی....

حضور ﷺ کا زمین سے جنت کا نظارہ

(15) ابن سعد ابو عامر سے روایت کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر غمگین

رہے اور پھر مسکرانے لگے... صحابہ کرام ﷺ نے سبب مسکراہٹ دریافت کیا... تو آپ ﷺ نے فرمایا:.. مجھے میرے اصحاب کی شہادت کا رنج ہوا..... لیکن ابھی میں نے دیکھا کہ جعفر:

"احزنتنی قتل اصحابی حتی رایتهم فی الجنة اخوانا علی سرر متقابلین"

"اپنے بھائیوں کے ساتھ بہشت میں ایک دوسرے کے مقابل تخت پر بیٹھے ہیں... یہ دیکھ کر میں مسکرادیا..." (حوالہ خصائل کبریٰ ۲)

حضور ﷺ کے نورانی واقعات

مجھے شرم آتی ہے کہ وہاں قدم رکھوں

جہاں محبوب کا گزر رہا

(1) حضرت امام شافعی کا بیان ہے کہ حضرت امام مالک نے مجھ کو چند گھوڑے عنایت فرمائے.... تو میں نے عرض کیا کہ ایک گھوڑا آپ اپنی سواری کے لئے رکھ لیجئے.... تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بڑی شرم آتی ہے کہ جس شہر کی زمین میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں.... اس شہر کی زمین کو میں اپنی سواری کے جانوروں کے کھروں سے روندواؤں....

چنانچہ حضرت امام مالکؒ زندگی بھر مدینہ ہی میں رہے.... مگر کبھی کسی سواری پر مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوئے.... (شفاء ۲/۴۴)

گستاخ رسول ﷺ کے لئے ۳۰ دُرّے

(2) حضرت امام مالکؒ کے سامنے کسی نے یہ کہہ دیا کہ: مدینہ کی مٹی خراب ہے.... یہ سن کر حضرت موصوف نے یہ فتویٰ دیا کہ اس گستاخ کو تیس دُرّے لگائے جائیں اور اس کو قید میں ڈال دیا جائے.... اور یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو قتل کر دینے کی

ضرورت ہے جو یہ کہے کہ مدینہ کی مٹی اچھی نہیں ہے.... (شفاء شریف ۲/۴۴)

بابرکت پیالہ

(3) ایک دن سقیفہ بن ساعدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ رونق افروز تھے....آپ نے حضرت سہل بن سعد سے فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ....چنانچہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ میں سب کو پانی پلایا....

حضرت ابوحازم کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت سہل بن سعد کے یہاں مہمان ہوئے تو انہوں نے وہی پیالہ ہمارے واسطے نکالا اور برکت حاصل کرنے کے لئے ہم لوگوں نے اسی پیالے میں پانی پیا....اس پیالہ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز اموی خلیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مانگ کر اپنے پاس رکھ لیا....

مبارک مشک

(4) ایک صحابیہ حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ان کی مشک کے منہ سے آپ نے اپنا منہ لگا کر پانی نوش فرمالیا...تو حضرت کبشہؓ نے اس مشک کا منہ کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا....

(ابن ماجہ ص ۲۵۳ باب الشرب قائما)

درود لکھنے والے فرشتوں کی زیارت

(5) امام شعرانی نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروی نے بتایا کہ انہوں نے ملائکہ کرام کو قلم

کے ساتھ دیکھا ہے.... کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں.... (سعادۃ الدارین ص ۱۳۸)

☆ سلیمان بن سحیم کا بیان ہے کہ میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سمجھ لیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں....(سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

تعظیم جس نے دل سے کی آپ کے نام کی
خالق نے اس پر آتش دوزخ حرام کی

منبر رسول ﷺ کے آنسو

(6) اور یہ بے جان کھجور کے درخت کا تنا.... جس سے آپ ﷺ جدا ہوئے منبر پر خطبہ دینے کے لئے تو کھجور کا بے جان تنا بے قرار ہو کر رویا.... حسن بصری یہ حدیث بیان کرتے تو ان کی ہچکیاں لگ جاتیں کہ: اے لوگو! جس ذات کی جدائی پر ایک بے جان درخت رویا.... آج اس کی جدائی پر اس کی امت نہ روئے تو یہ انسان ہیں.... اس خشک درخت سے بھی زیادہ خشک لکڑیاں ہیں....

یہ انسان ہیں کہ پتھر ہیں جس کی جدائی.... چند فٹ کی جدائی پر اس کا رونا ایسا تھا..

"حن حنین العشار"

"ایسا رویا جیسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی چیختی اور چلاتی ہے...."

آپ ﷺ واپس مڑے اور اس کو دیکھا.... وہ رو رہا اور بلک رہا اور اس کی آواز

آپ ﷺ نے اس کو گلے لگایا اور کہا: ایک سودا کرو.... میں تجھ سے جدا ہوتا ہوں او راس کے بدلے ضمانت دیتا ہوں کہ تو جنت کا درخت بنے گا.... اور جنتی تیرے میوے کھائیں گے.... اس پر جا کر رونا بند ہوا.... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

" وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْلَمْ اَحْتَزِمْ "

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے نبی برحق بنایا اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک میرے فراق پہ روتا چلا جاتا....''

سب سے پہلے جنت میں حضور ﷺ کا داخلہ

(7) مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ بیان فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ا میں سے کچھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے.... یہاں تک کہ آپ ﷺ ان کے قریب ہوئے اور سنا کہ ان میں سے ایک نے کہا:

''ان اللہ اتخذ ابراھیم خلیلا وقال آخر موسیٰ کلمۃ اللہ تکلیما وقال آخر فعیسیٰ کلمۃ اللہ وروحہ وقال آخر آدم اصطفاہ اللہ''

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا.... دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام نوازا.... کچھ نے کہا عیسیٰ علیہ السلام

کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں....''

حضور ﷺ نے جب صحابہ کرام کی یہ گفتگو سنی تو حبیب خدا ﷺ نے ان سے فرمایا:

''اے لوگو! میں نے تمہاری گفتگو سنی.... آج میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بے شک ابرہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور آدم علیہ السلام بلاشبہ صفی اللہ ہیں مگر غور سے سنو!

" انا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تھتہ آدم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یحرک خلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المومنیین ولا فخروانا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ ولا فخر"

''میں حبیب اللہ ہوں اور یہ بات بغیر کسی فخر ومباہات کے کہہ رہا ہوں.... روز قیامت حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا.... آدم علیہ السلام اور دیگر مخلوق خدا اس جھنڈے کے نیچے ہوں گے.... میں سب سے پہلے جنت کے حلقوں کو حرکت دوں گا تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے لئے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور فقراء ومومنین میرے ساتھ ہوں گے.... میں یہ باتیں از روئے فخر نہیں بلکہ حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں.... اللہ تعالیٰ

کے نزدیک اولین و آخرین سے زیادہ شان میری ہوگی...." (از ذکر مصطفیٰ)

حضور ﷺ نے تمام عمر غلط لفظ نہ نکالا

(8) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں:

" فَامْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَوْمَا اِصْبَعَهُ اِلَى فِيْهِ فَقَالَ اُكْتُبْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ " (ابوداؤد، کتاب، علم ص ۱۲۵)

"پس میں لکھنے سے رک گیا اور اس بات کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا.... حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک لکھو.... اور انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: خدا کی قسم اس منہ سے ہر حالت میں سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا...."

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

اے جنت تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضور ﷺ رہتے ہیں

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے تھے تخت قیصریت اور دارائی
سلام اس پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

حضور ﷺ کی برکت سے کھانے کی تسبیح صحابہؓ نے سن لی

(9) بخاری میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور کھانے کی تسبیح کو سن رہے تھے....

حضرت امام جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدینؒ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو جبرائیل امین ایک طباق انگور و انار کا لائے.... جب حضور ﷺ تناول فرمانے لگے تو وہ آپ کے دست مبارک میں تسبیح کرنے لگے.... (حوالہ خصائل کبریٰ یا حجۃ اللہ)

اونٹ کی جان دو عالم ﷺ سے گفتگو

(10) ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا

کہ اس نے میرا اونٹ چوری کرلیا ہے.... اور دو گواہ بھی لے آیا.... ان دونوں نے گواہی بھی دے دی....

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا.... تو مدعی علیہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے.... پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا.... چنانچہ حضور ﷺ نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا.... اونٹ آیا.... حضور ﷺ نے فرمایا: اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟

اونٹ فصیح زبان میں بولا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حقاً حقاً یا رسول اللہ ﷺ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں.... انہوں نے حضور ﷺ کی عداوت اور دشمنی کی بناء پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے....

حضور ﷺ نے اونٹ کے مالک سے پوچھا وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچالیا ہے؟.... عرض کیا: حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں.... لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا آپ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں.... حضور ﷺ نے فرمایا: اس عمل پر قائم رہ.... اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کردے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے....

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۷)

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کیلئے حضور ﷺ کی دعا

(11) کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں شعر کہے....
آپ ﷺ نے ان کو اپنی چادر عنایت فرمائی اور دعا دی:

''لا فُضَّ فُوق''

اس کا ویسے مقصود تو ہوتا ہے کہ اللہ تیری فصاحت کو سلامت رکھے.... تو بڑا فصیح آدمی ہے.... لیکن اس کا لفظی ترجمہ ہے: ''تیرے دانت نہ ٹوٹیں'' تیرے دانت نہ ٹوٹیں.... یہ لفظ بھی اللہ نے ایسے قبول کئے کہ سو برس سے زیادہ عمر پائی.... دانت سلامت تھے.... جیسے بیس سال کے نوجوان کے ہوتے ہیں.... چہرے پہ بڑھاپا نہیں آیا ان کے.... چہرہ جوان رہا.... جسم ڈھل گیا چہرہ جوان رہا....

حضور ﷺ کی مثالی مہمان نوازی

(12) مہمان نوازی سے متعلق مولانا روم نے مثنوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک روز حضور ﷺ کے پاس مسجد میں چند کافر مہمان آگئے.... حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ہر شخص ان میں سے ایک ایک مہمان اپنے گھر لے جائے.... چنانچہ صحابہ ایک ایک مہمان کو لے گئے.... ان مہمانوں میں ایک بہت بڑا پیٹو بھی تھا.... اسے کوئی بھی ساتھ نہ لے گیا....

حضور ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: تجھے کوئی نہیں لے گیا؟ بولا: نہیں.... فرمایا: جس کا کوئی نہیں اس کا میں ہوں تو میرے ساتھ چل.... حضور ﷺ اسے گھر لے

آئے اور اس کے آگے روٹیاں اور بکری کا دودھ رکھا.... وہ سب کچھ کھا گیا حتیٰ کہ اہل بیت کے حصے کا کھانا بھی کھا گیا.... حضور ﷺ نے رات کو اسے ایک حجرہ میں سلا دیا....

اہل بیت کی ایک لونڈی نے اس حجرہ کا دروازہ بند کر کے باہر سے کنڈی لگا دی.... آدھی رات کا وقت ہوا تو اس کے پیٹ میں درد اٹھا اور اسے حاجت ہوئی.... اس نے باہر نکلنا چاہا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے.... رفع حاجت کا زور اور دروازہ بند.... اتفاقاً اس کی آنکھ لگ گئی.... خواب میں دیکھا کہ ایک ویرانہ جنگل ہے.... جنگل دیکھ کر وہاں بیٹھ کر اس نے پاخانہ کر دیا.... جب جاگا تو بستر پاخانہ سے گندہ ہو چکا تھا.... بڑا گھبرایا.... اور صبح کا انتظار کرنے لگا....

صبح حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ نے دروازہ کھولا اور خود دروازے کی اوٹ میں چھپ گئے تاکہ وہ شرمندہ نہ ہو.... چنانچہ کافر دروازہ کھلتے ہی وہاں سے بھاگا.... اس کا گندہ بستر دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا: لاؤ اس کا بستر میں خود دھوؤں گا.... غلاموں نے عرض کیا: حضور ﷺ ہمیں دھونے دیجئے.... فرمایا: میرے دھونے میں کوئی حکمت ہے.... صحابہ منتظر رہے کہ دیکھیں اس میں کیا حکمت ہے....

چنانچہ کافر دور نکل گیا تو اسے یاد آیا کہ اس کا ایک ہیکل و نقش حجرے ہی میں رہ گیا.... وہ اپنے نقش کے لئے واپس آیا تو یہ عجب نظارہ دیکھا کہ حضور ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی ناپاکی دھو رہے ہیں.... یہ دیکھ کر وہ نقش بھول گیا اور ایک نعرہ مار کر بولا: یارسول اللہ ﷺ! پہلے مجھے کلمہ پڑھا کر میرا دل دھوئیے اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا....

صحابہ ﷺ نے عرض کیا: اب ہم سمجھے کہ آپ اس کا بستر نہیں اس کا دل دھو رہے تھے....

معلوم ہوا کہ مہمان نوازی حضور ﷺ کی سنت ہے اور اسلام کی ایک پسندیدہ چیز ہے.... لہٰذا ہمیں اسے اپنانا چاہئے۔

جو مسلمان نیک ہیں اور پاکباز
وہ نظر آئے ہمیں مہمان نواز

شہد کی مٹھاس حضور ﷺ کی برکت سے ہے

(13) ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے.... راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو....

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے.... پھر صحابہ کرام ﷺ نے دیکھا کہ ایک مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے.... عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا: یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے.... حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے.... وہ کون لائے گا؟ ہم اسے اٹھا کر لا نہیں سکتیں....

فرمایا: پیارے علی ﷺ! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ.... چنانچہ

حضرت علی ؓ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے.... وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد مصفا نچوڑ لیا.... اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے.... سرکار دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرما دیا.... اور صحابہ کرام ؓ کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا....

صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے.... تو فرمایا: میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے.... میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟.... مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے....

میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں.... پھیکے بھی اور بدمزہ بھی.... تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے.... ہم اس کے تابع ہیں.... جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات اقدس پر درود پاک پڑھنا شروع کر دیتا ہے.... اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں.... تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے....

گفت چوں خوانیم احمد درود
میشود شیریں و تلخی رار بود

اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد

بن سکتا ہے.... تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں.... (مقاصد السالکین ص ۵۳)

معمولی سونا حضور ﷺ کی برکت سے زیادہ ہو گیا

(14) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے مرغی کے انڈے کے برابر سونا عطا فرمایا تھا.... اور فرمایا کہ اس سے اپنا قرض ادا کرو.... ان پر یہودیوں کا چالیس اوقیہ سونا قرض تھا.... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی اس تھوڑے سے سونے سے ان کا قرض کیسے ادا ہو گا....

حضور ﷺ نے اس سونے کو لیا اور اپنی زبان پر رکھ کر اسے الٹ پلٹ کیا اور فرمایا: اب اسے لے لو اور اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ تمہارا قرض اتار دے گا.... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سونے سے چالیس اوقیہ قرض ادا کیا.... لیکن ابھی تک میرے اتنا ہی سونا باقی تھا.... (حوالہ حجۃ اللہ)

امام بیہقی اور ابن اثیر نے ''اسد الغابہ'' میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول مکرم ﷺ کی معیت میں عمرہ کی سعادت حاصل کی .... آپ ﷺ نے اپنے سر اقدس سے اپنے بال مبارک اتروائے.... لوگ آپ ﷺ کے بال مبارک حاصل کرنے کیلئے ٹوٹ پڑے.... میں نے حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کے بال حاصل کر لئے.... اور انہیں اپنی ٹوپی میں رکھ لیا.... ان بالوں کی برکت تھی کہ میں جہاں بھی جاتا اللہ تعالیٰ مجھے فتح عطا فرماتا....

امام بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید ﷛ کی ٹوپی میں کچھ بال مبارک تھے.....وہ جس جنگ میں شرکت کرتے اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرماتا.....

(حجۃ اللہ)

حضور ﷺ کی نبوت پر یہودیوں کی پریشانی

(15) جب آپ ﷺ کی نبوت وجود میں آئی تو سارے عالم میں زلزلہ آ گیا ... سارے عالم کے بت گر گئے...سارے عالم کے بادشاہ گونگے ہو گئے...

ایک یہودی مکے کی گلیوں میں شور مچاتا پھرتا ہے....آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا فلاں لڑکا پیدا ہوا ہے....کہا اس کا باپ زندہ ہے؟ کہنے لگے ہاں....کہا نہیں نہیں....کوئی ایسا بچہ بتاؤ جس کا باپ مرا ہوا ہو....انہوں نے کہا عبدالمطلب کا پوتا پیدا ہوا ہے....اس نے کہا ہاں....مجھے دکھاؤ....جب دیکھا تو چیخ نکلی اور کہنے لگا

یا ویل لبنی اسرائیل.....ارے بنی اسرائیل تیری ہلاکت

قد خرجت النبوۃ منھا.....آج بنو اسرائیل سے نبوت نکل گئی

ورحتم بھا یا مشعر قریش.....اور اے قریش کی جماعت....تم نبوت کو آج ہم سے لے گئے....ایک وقت آئے گا...

ولیسطون بکم سطرۃ یخرج صوتھا فی المشرق والمغرب .....یہ ایک دن ٹکر لے گا....جس کی ٹکر کی آواز مشرق اور مغرب میں سنائی دے گی.... ابھی تو آپ پیدا ہو رہے ہیں....ابھی کام شروع نہیں کیا....

(16) شرح الصدور ص ۲۳ میں علامہ سیوطی نے ابن عساکر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ منہال بن عمرو کہتے ہیں کہ میں اس وقت دمشق میں تھا.... جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک اٹھا کر لے جایا جارہا تھا.... قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! میں نے دیکھا کہ ایک شخص قرآن پاک کی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا ہے .... جب وہ اس مقام پر پہنچا:

" اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا"

" کیا تمہیں معلوم ہے پہاڑ کی غار اور جنگل والے ہماری ایک عجیب نشانی ہیں...."

راوی کہتے ہیں:

" فانطلق الله الرأس بلسان ذرب ای فصیح فقال اعجب من اصحاب الکهف قتلی وحملی"

"اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو فصیح زبان بولنے کی طاقت عطا فرمائی.... تو آپ کے سر مبارک نے کہا: مجھے شہید کرنا اور مجھے اٹھا کر لے جانا.... اصحاب کہف سے بھی زیادہ عجیب ہے...."

فقر و تنگدستی دور کرنے کے لئے نبوی عمل

(17) امام مالک نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے....ایک روز ایک آدمی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا....عرض کیا:

"اَلدُّنیَا اَدْبَرَتْ عَنِّیْ"

"دنیا نے میری طرف سے پیٹھ پھیر لی ہے اور منہ پھیر لیا ہے..."

سرور کائنات ﷺ نے اس آدمی کو کہا کہ: ملائکہ کی جو نماز اور اللہ کی مخلوق کی جو تسبیح ہے اس سے تو کیوں غافل ہو گیا ہے....اسی کے صدقے ان سب کو رزق دیا جاتا ہے....

جب صبح صادق طلوع ہو تو یہ تسبیح ایک سو بار پڑھا کرو:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ"

جانِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

"تَاْتِيْكَ الدُّنْيَا صَاغِرَةً"

"تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی...."

اپنے آقا ﷺ کا یہ ارشاد حرز جاں بنانے کے بعد وہ آدمی واپس چلا گیا....کچھ مدت ٹھہرا رہا پھر حاضر ہوا....عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس اتنی دولت آ گئی ہے مجھے اس کے رکھنے کی جگہ نہیں ملتی....

چوری سے حفاظت کے لئے نبوی عمل

(18) امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ آیت چوری کے لئے امان ہے:

" قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى"

'' آپ فرمایئے یا اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے اسے پکارو اس کے سارے نام ہی اچھے ہیں....''

ایک صحابی جب سونے لگے اور چارپائی پر لیٹے تو انہوں نے یہ آیت پڑھی.... رات کو چور ان کے گھر میں داخل ہو گیا.... گھر میں جو سامان تھا وہ اس نے گٹھڑی میں باندھا اور اسے سر پر اٹھا لیا.... گھر کا مالک جاگ رہا تھا اور دیکھ رہا تھا.... جب چور اس کا سامان اٹھا کر دروازے پر پہنچا تو دروازے کو بند پایا.... گٹھڑی کو اس نے اتار کر نیچے رکھا تو دروازہ کھل گیا....

پھر اس نے اسے اٹھایا.... مالک مکان یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا.... جب چور دروازے تک پہنچا تو کواڑوں کو بند پایا.... پھر اس نے وہ گٹھڑی نیچے رکھ دی فوراً دروازہ کھل گیا.... اس نے تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ ایسا ہوتا رہا.... مالک مکان اب ہنس پڑا.... اس کو کہا: اے شخص میں اپنے گھر کی اور جو سامان ہے اس کی حفاظت کا انتظام کر کے سویا تھا....

(حجۃ اللہ علی العالمین ۲/۲۰۰)

درود شریف کی حیران کن برکت

(19) ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کے ٹھہرنے کا ایک خاص مقام ہوگا.... دو سبز کپڑے پہنے وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے کوئی کھجور کا لمبا درخت.... اپنی جگہ کھڑے کھڑے دوزخ کی طرف جانے والوں کو دیکھتے ہوں گے....

اسی اثناء میں امت محمدیہ کے ایک شخص کو دوزخ کی طرف لے جاتا دیکھ کر پکاریں گے: احمد! میں جواب دوں گا: ابوالبشر میں حاضر ہوں.... حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: تمہاری امت کے اس آدمی کو دوزخ کی طرف لے جایا جارہا ہے.... میں یہ سنتے ہی فوراً جلد جلد تیاری کرکے فرشتوں کے پیچھے جاؤں گا.... اور کہوں گا: اے اللہ کے قاصدو ٹھہر جاؤ.... فرشتے کہیں گے: ہم سخت خو اور طاقتور ہیں اللہ جو حکم دیتا ہے اس کے خلاف نہیں کرسکتے.... جیسا حکم ملتا ہے ویسا ہی کرتے ہیں....

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناامید ہوجائیں گے تو بائیں ہاتھ کی مٹھی میں ریش مبارک پکڑ کر عرش کی طرف رخ کرکے عرض کریں گے: میرے مالک تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے میری امت میں رسوا نہ کرے گا.... فوراً عرش سے ندا آئے گی: محمد کا کہنا مانو اور مقام (میزان) کی طرف اس بندہ کو واپس لے آؤ....

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں پورے برابر ایک سفید پرچہ اپنی گود سے نکال کر بسم اللہ کہہ کر ترازو کے دائیں پلڑے میں ڈالوں گا.... جس سے نیکیوں کا پلڑہ

جھک جائے گا.... فوراً نداہوگی کامیاب ہوگیا.... اس کی کوشش کامیاب ہوگئی (اس کی نیکیوں کا وزن) بھاری نکلا اس کو جنت کو لے جاؤ.... وہ شخص (فرشتوں سے) کہے گا اے میرے رب کے کارندو ذرا ٹھہر جاؤ میں اس معزز بندہ سے کچھ دریافت کرلوں جس کی بارگاہ الٰہی میں اتنی عزت ہے....

پھر (رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کرکے) کہے گا: آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کون ہیں؟ آپ کا چہرہ اتنا حسین اور آپ کی اخلقت کتنے اعلیٰ ہیں.... آپ نے مجھے لوٹا دیا اور میری آبرو پر رحم فرمایا.... میں جواب دوں گا: میں تیرا وہی نبی محمد ہوں اور یہ تیری وہ درودیں تھیں جو تو مجھ پر پڑھتا تھا.... آڑے وقت میں تیرے کام آئیں....[1] (حوالہ تفسیر مظہری)

[1] مزید تفصیل کے لئے درود شریف کے عنوان پر احقر کی کتاب ''درود شریف کی برکت سے پریشانیوں سے نجات کے 200 واقعات'' کا مطالعہ کریں۔

بددعا کے رحمت بننے کی دعا

(20) حضرت مولانا ذوالفقار نقشبندی نے ایک مجلس میں فرمایا: حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! اگر میں کسی کے لئے بددعا کروں.... اور کسی کو ماروں تو اے اللہ! میری بددعا کو اور میرے برے کلمہ کہنے کو اس شخص کے حق میں رحمت بنا دینا اور اسے اپنا قرب عطا فرما دینا.... جس محبوب ﷺ کی

زبان سے بالفرض بددعا نکلے اور وہ بھی رحمت بن جائے تو اس محبوب ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے جو دعائیں نکلیں وہ کتنی بڑی رحمت بنی ہوں گی....

نبی کریم ﷺ نے خواب میں روٹی عطا فرمائی

(21) ابن جلاء کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا.... مجھ پر فاقہ تھا.... میں قبر شریف کے قریب حاضر ہوا اور عرض کیا: حضور ﷺ میں آپ کا مہمان ہوں.... مجھے کچھ غنودگی سی آگئی.... تو میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی.... حضور ﷺ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی.... میں نے آدھی کھائی.... اور جب میں جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی.... (فضائل حج ص ۱۸۸ از وفاء شریف)

بت توڑنے والا آگیا

(22) یمن میں ایک کاہن کبھی باہر نہیں نکلتا تھا.... جس دن حضور اکرم ﷺ پیدا ہوئے گھبرا کے باہر نکلا.... کہنے لگا: اے اہل یمن! آج سے بتوں کا زمانہ ختم ہوگیا.... جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے.... بڑے بڑے بت خانوں کے بتوں سے آواز آئی کہ ہمارا زمانہ ختم.... ہمارا زمانہ ختم.... اب نبی آخر الزماں ﷺ کا زمانہ شروع ہوگیا.... بتوں کے توڑنے والے کا زمانہ آگیا ہے....

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں بت ٹوٹے.... آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف فرما رہے ہیں.... تین سو ساٹھ بت کھڑے ہوئے ہیں.... آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر

طواف فرمارہے ہیں....آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کمان ہے....آپ ﷺ چلتے جارہے ہیں اور بت کو یوں اشارہ کرتے ہیں:....

"جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلَ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا"

اور یوں اشارہ فرماتے ہی بت ٹوٹ کے گرتا ہے....

پھر یوں اشارہ کرتے ہیں اور بت ٹوٹ کے گرتا ہے....

پھر یوں اشارہ کرتے ہیں اور بت ٹوٹ کے گرتا ہے....

تین سو ساٹھ بت جو بیت اللہ میں رکھے تھے ہاتھ کے اشارے سے....

حالانکہ اس وقت کمان ہاتھ میں تھی....کمان کو لگایا نہیں کسی بت کو....کمان کو لگایا نہیں یوں کیا....اشارہ کرتے چلے جارہے تھے....اور بت ٹوٹتے چلے جارہے تھے....کہ بتوں کے توڑنے والے کا زمانہ آ گیا....

ابوجہل کی مٹھی میں کنکریوں کا کلمہ پڑھنا

(23) میرے بھائیو! ایک وقت ایسا بھی چشم فلک نے دیکھا کہ میرے پیغمبر ﷺ کو خدا نے کتنی عظمت دی کہ ابوجہل مٹھی میں کوئی چیز لے کر کہتا تھا کہ:...اے محمد ﷺ! بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے؟ یہ وقت بھی آیا کہ حضور علیہ السلام کے معجزات کو دیکھ..... میں اس پیغمبر کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں.....میں اس پیغمبر کی پاؤں کی خاک کو آنکھوں میں لگانا عظمت سمجھتا ہوں.....

امام غزالیؒ نے اور بڑے بڑے سیرت نگار لوگوں نے اپنی کتابوں میں یہ

واقعہ نقل کیا ہے کہ ابو جہل نے حضور علیہ السلام کے سامنے آ کر اس طرح مٹھی کو بند کیا اور مٹھی کو بند کر کے کہتا ہے:.....اے محمد ﷺ! بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے؟.....تو حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:.....میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی والی چیز بتائے کہ میں کون ہوں؟.....اس نے کہا:.....چلو یہ مٹھی والی چیز بتائے.....بس یہ کہنے کی دیر تھی کہ اس مٹھی میں کنکریاں تھیں ان کنکریوں سے آواز آئی:.....

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه"

یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے...

قبر مبارک میں حضور ﷺ کی نماز پڑھنا

(24) علامہ امام قسطلانی شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں:

"وَمِنْهَا اَنَّهٗ ﷺ حَیٌّ فِیْ قَبْرِهٖ یُصَلِّیْ فِیْهِ بِاَذَانٍ وَّ اِقَامَةٍ وَ كَذَالِكَ الْاَنْبِيَآءُ وَلِهٰذَا قِيْلَ لَاعِدَّةَ عَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ الْاَنْبِيَآءَ يَحُجُّوْنَ وَيُلَبُّوْنَ فَاِنْ قُلْتَ كَيْفَ يُصَلُّوْنَ وَ يَحُجُّوْنَ وَيُلَبُّوْنَ وَهُمْ اَمْوَاتٌ فِی الدَّارِ الْآخِرَةِ وَلَيْسَتْ دَارُ عَمَلٍ فَالْجَوَابُ اَنَّهُمْ كَالشُّهَدَآءِ بَلْ اَفْضَلُ مِنْهُمْ وَالشُّهَدَآءُ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَلَا يَبْعُدُ اَنْ يَّحُجُّوْا وَيُصَلُّوْا"

(حوالہ زرقانی علی المواہب ۵/۳۳۲)

"اور حضور ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ اپنی قبر مبارک

میں زندہ ہیں....اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں...اور یہی حال تمام انبیاء کرام کا ہے....اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان ازواج مطہرات پر عدت نہیں (کیونکہ وہ زندہ ہیں) اور بے شک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انبیاء کرام حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں....پس اگر تو کہے کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے....حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں اور وہ گھر دار عمل نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ ان کا حال شہداء کی طرح بلکہ ان سے افضل ہے اور شہداء زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں تو اگر وہ حج کریں اور نماز پڑھیں تو کیا بعید ہے....''

حضور ﷺ کے غلاموں کیلئے سمندر سڑک بن گیا

(25) بلکہ سید الانبیاء حبیب کبریا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لئے سمندر سڑک بن گیا.....اور آپ کے صحابی علاء الحضرمی نے سمندر کو عبور کیا اور اس شان سے سمندر عبور کیا کہ ان کے پاؤں تک نہ بھیگے.....

ابو نعیم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علاء الحضرمی کو بحرین کی طرف بھیجا اور راستہ میں سمندر آیا:۔

" فَعَبَرْنَا وَمَا بَلَّ الْمَاءُ اَسْفَلَ خِفَافٍ... "

''تو ہم نے سمندر کو عبور کر لیا اور ہمارے اونٹوں کے سم تک نہ بھیگے...''

دیکھئے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر سڑک بنا تھا....تو محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لئے بھی سمندر پھٹ گیا.... اور صحابہ کرام نے سمندر کو عبور کرلیا اور ان کے پاؤں تک نہ بھیگے... (حوالہ دلائل النبوۃ ج ۳)

حضور ﷺ اور امام بخاریؒ کی ملاقات

(26) امام بخاریؒ کی جب وفات ہوئی تو آپ کی نماز جنازہ ادا کر دی گئی اور آپ کو قبر میں رکھ دیا گیا.... یعنی دفن کے لئے قبر میں اتارتے ہی:

"فاح من تراب قبرہ رائحہ طیبتہ کالمسک"

آپ کی قبر کی مٹی سے کستوری کی طرح خوشبو آنے لگی اور لوگ ایک مدت تک آپ کی قبر آتے رہے.... اور وہ مٹی لے کر اس کی خوشبو سے تعجب کرتے رہے....

اس وقت ایک شخص نے بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی بھی ایک جماعت ہے.... آپ یہاں (قبر کی جگہ) ہی کھڑے ہیں.... میں نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا.... آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا.... میں نے عرض کیا:

"ما وقوفک ھذا یا رسول اللہ ﷺ قال: انتظر محمد بن اسماعیل"

"یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے یہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: محمد بن اسماعیل (بخاری) کا انتظار کر رہا ہوں۔"

وہ شخص بیان کرتے ہیں کہ چند دنوں بعد ہی مجھے خبر مل گئی کہ امام بخاری کا

انتقال ہوگیا ہے....تو پتہ چلا کہ آپ کی وفات کا وہی وقت ہے جس وقت میں نے نبی کریم ﷺ کی (خواب میں) زیارت کی تھی... (مرقاۃ المفاتیح ج ۱ص ۱۵/۱۶)

ایک دن کا بچہ اور گواہی نبوت

(27) حضرت معیقیب یمامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں تھا...میں اپنے گھر گیا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلوہ افروز دیکھا اور عجیب بات مشاہدہ میں آئی کہ ایک یمامی شخص ایک دن کے بچے کو لایا جو اسی وقت پیدا ہوا تھا.....

رسول اللہ ﷺ نے اس بچے سے فرمایا:.....میں کون ہوں؟ اس بچے نے کہا:.....

"اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" "آپ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں..."

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:...

"صَدَقْتَ بَارَکَ اللہُ فِیْکَ"

"تو نے سچ کہا! اللہ تیری عمر میں برکت دے...."

اس کے بعد وہ بچہ نہ بولا..... یہاں تک کہ وہ جوان ہوگیا.....ہم نے اس بچے کا نام "مبارک الیمامہ" رکھا...(از مدارج النبوت ج ا و شواہد النبوت، دلائل النبوت و مواہب لدنیہ)

ظہورِ نبوت سے چار سو سال پہلے اسلام لانے والے جن کی وفات

(28) ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہتے ہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھی حج

کے لئے روانہ ہوئے.... ایک جگہ راستے میں انہیں شاہراہ پر پڑا ہوا سانپ ملا جو گول مول پڑا تھا اور اس سے کستوری کی سی مہک اٹھ رہی تھی....

کہتے ہیں میں نے کہا: میں تو اس سانپ کی حقیقت سمجھے بغیر آگے نہیں بڑھوں گا.... کہتے ہیں میں ابھی کچھ دیر ہی وہاں رکا تھا کہ وہ سانپ مر گیا.... میں نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اسے راستے سے ہٹا دیا.... اور ایک جگہ دفن کر دیا.... اور دن ڈھلنے پر اپنے قافلہ سے جا ملا....

کہتے ہیں اہل قافلہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے.... کہ اتنے میں مغرب کی طرف سے چار عورتیں آ گئیں....

ان میں سے ایک نے کہا: تم میں سے عمر کو کس نے دفن کیا ہے؟

ہم نے پوچھا: کون عمر؟

وہ کہنے لگی: تم میں سے سانپ کو کس نے دفن کیا ہے؟

میں نے کہا: میں نے....

تو اس عورت نے کہا: خدا کی قسم تم نے ایک روزہ دار اور شب زندہ دار ہستی کو سپرد خاک کیا ہے.... جو اللہ کے نازل کردہ کلام کے مطابق حکم کرتا تھا.... اور تمہارے نبی ﷺ پر اس وقت سے ایمان لایا تھا جب اس نے آپ کی بعثت سے چار سو سال قبل آسمانوں میں ان کی تعریف سنی تھی.... (حوالہ دلائل النبوۃ)

حضور ﷺ کے روضہ مطہرہ سے اذان کی آواز آنا

(29) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں محصور ہو گئے تھے.... جب یزیدی دور کے مدینہ طیبہ میں مظالم ہو رہے تھے.... باہر سے کسی کو مسجد نبوی میں داخل نہیں ہونے دیا گیا...اور اندر صرف حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ تھے انہیں باہر نہیں نکلنے دیا گیا...اس وقت کے متعلق وہ فرماتے ہیں:

"وما فی مسجد رسول اللہ ﷺ غیری وما یاتی وقت صلوٰۃ الا سمعت الآذان من القبر"

"رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں سوائے میرے اور کوئی بھی نہیں تھا...
جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو مزار انور سے اذان کی آواز سنتا..."

(الوفاء ۱/۹۴، ابونعیم دلائل النبوۃ، الحاوی للفتاوی ۲/۱۲۸)

ہبل نامی بت کا حضور ﷺ کی گواہی دینا

(30) حج کا مہینہ تھا.... بارہ ہزار اہل یمن حج کے لئے مکہ معظمہ آئے ہوئے تھے.... ان کے ساتھ ہبل نامی بت بھی تھا.... جو کہ بہت ہی جڑاؤ زیورات سے مزین تھا.... ریشمی کپڑوں میں لپٹا ہوا تھا.... وہاں کے لوگ اس کی پوجا کرتے تھے....

جان دو عالم ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی.... تو انہوں نے کہا تمہاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے؟ حامل نبوت ﷺ نے فرمایا:

"اگر تمہارا ہبل میری پیغمبری کی گواہی دے دے تو تم

سب مجھ پر ایمان لے آؤ گے؟“

انہوں نے کہا: ہاں! اگر ایسا ہو جائے تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے..

جان دو عالم ﷺ نے ہبل کو اپنے پاس بلایا.... اس نے حضور ﷺ کے قدموں میں حاضری دی اور لبیک کہا.... آپ ﷺ نے اسے چھڑی ماری اور فرمایا تو بتا میں کون ہوں؟ وہ بولا:

”آپ ﷺ اللہ کے برحق نبی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود لائق بندگی کے مگر اللہ تعالیٰ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں....“

پھر حضور ﷺ نے پوچھا: کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا:

”میں ایک پتھر ہوں.... ان لوگوں نے معبودی میں مجھے پکڑا ہے.... اور یہ محض غلط ہے....“

جب ان لوگوں نے یہ کلام سنا تو یکبارگی سجدے میں گر پڑے اور اپنے اپنے گناہوں کی توبہ واستغفار کرنے لگے اور اسلام قبول کر لیا....

خندق والوں کی کھجوروں سے دعوت

(31) بشر بن سعد ؓ کی بیٹی فرماتی ہیں کہ.... میری والدہ نے مجھے کچھ کھجوریں دیں.... تا کہ میں اپنے والد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ ؓ کو دوں..... میں کھجوریں لے کر جا رہی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جگہ بیٹھا دیکھا..... آپ ﷺ نے مجھے

اپنے پاس بلایا اور پوچھا:..... تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے جواب دیا:..... تھوڑی سی کھجوریں ہیں.....

پھر میں نے وہ کھجوریں آپ ﷺ کی ہتھیلی پر رکھ دیں..... آپ ﷺ نے کپڑے کی جھولی میں ڈال لیں اور کسی کو کہا کہ خندق والوں کو بلاؤ کہ سب آئیں.... جب سب آ گئے.... سب نے کھجوریں کھائیں اور واپس ہوئے.... یہ تین ہزار افراد تھے.... مگر ہنوز کھجوریں جھولی میں موجود تھیں.... (حوالہ شواہد النبوت)

علاج کرنے آیا اور اسلام قبول کر لیا

(32) حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ضماد نامی (یمن کے قبیلہ) ازدشنوہ سے مکہ میں آیا تو اس نے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمد کو جن ہے یا جنون.... تو اس نے کہا میں ایسے بیماروں کا علاج اور منتر جانتا ہوں... میرے ہاتھ سے بہت لوگ شفایاب ہوئے ہیں.... مجھے دکھاؤ وہ کہاں ہیں...

لوگ اس کو حضور ﷺ کے پاس لے آئے.... جب وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر بیٹھا.... آپ ﷺ نے اس وقت یہ پڑھا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ"

''ہم اللہ ہی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں.... نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں جس کو وہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردے اس کا کوئی ہادی نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اس کا رسول برحق ہوں....''

ضماد نے سن کر کہا: پھر پڑھئے.... حضور ﷺ نے دوبارہ پڑھا.... ضماد نے کہا:

'' وَاللہُ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ ھٰؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ فَھَلُمَّ یَدَکَ اُبَایِعُکَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَبَایَعَهٗ ''

''خدا کی قسم میں بہت سے کاہنوں ساحروں اور شاعروں کا کلام سن چکا ہوں.... لیکن ان کلمات کی مثل میں نے نہیں سنا.... یہ تو معنی ایک بحر زخار اور دریائے بے کنار ہیں.... اپنا ہاتھ بڑھایئے میں دین اسلام کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرتا ہوں.... یہ کہہ کر وہ مسلمان ہوگیا (اور جو اس کو لائے تھے وہ حیران و نادم ہوکر پھر گئے)....'' (خصائص کبریٰ ۱/۱۳۴ اور دلائل النبوۃ)

پراسرار بندہ اور تحریر مصطفیٰ

(33) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ آیا جس کے منہ میں سبز رنگ کا موتی تھا..... اس نے وہ نیچے ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھالیا..... اس موتی میں سبز رنگ کا ایک کیڑا تھا جس پر زرد رنگ سے تحریر تھا" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" (حجۃ اللہ علی العالمین)

عاشق رسولؐ کے گھر حضور ﷺ کی آمد

(34) مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ جن کو ابن ثابت کہا جاتا تھا.... ساٹھ سال تک ہر سال حضور ﷺ کی زیارت کے لئے بھی حاضر ہوا کرتا تھا اور زیارت کر کے واپس آجاتے.... ایک سال کسی عارضہ کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے.... کچھ غنودگی کی حالت میں اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی.... حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن ثابت تم ہماری ملاقات کو نہ آئے اس لئے ہم تم سے ملنے آئے ہیں.... (فضائل حج ص ۱۸۶، الحاوی للفتاوی ص ۲۶۲)

پتھر رحمت عالم ﷺ کیلئے تکیہ بن گیا

(35) مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف سے مشرق کی طرف چھ میل کے فاصلہ پر منیٰ کا میدان ہے..... یہاں منیٰ میں مسجد خیف سے نزدیک اوپر گھاٹی پر مسجد صعب واقع ہے..... اس میں ایک غار ہے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس غار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو آپ کا سر مبارک اور پشت مبارک پیچھے غار کے پتھر سے مس ہوا تو پتھر موم ہو گیا..... پشت اور سر کا نشان اس پتھر پر لگ گیا....

اس غار کو غار مرسلات کہتے ہیں..... کیونکہ سورۂ مرسلات ص ۲۹ اسی غار میں نازل ہوئی تھی.... (رہنمائے سفر حجاز ص ۹۱)

ایک گونگا بچہ اور حضور ﷺ کی نگاہِ کرم

(36) امام احمد وابن ابی شیبہ اور بیہقی وطبرانی وابو نعیم رحمہم اللہ نے بطریق سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ام جندب رضی اللہ عنہا سے روایت کی.... انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے اور لوگ بھی کنکریاں مار رہے تھے.... جب واپس تشریف لائے تو ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے آسیب تھا..... اس نے کہا کہ: یارسول اللہ ﷺ! میرے اس بیٹے پر بلا ہے..... یہ بات نہیں کرتا.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لانے کا حکم فرمایا..... تو وہ عورت پتھر کے برتن میں پانی لائی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں لے کر اس میں سے پانی دہن اقدس میں لے کر اس میں کلی کر دی..... پھر اسے دیکھ کر فرمایا: اس پانی کو پلاؤ اور اس سے اس کا منہ دھلاؤ.....

ام جندب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اس عورت کے پیچھے گئی اور میں نے کہا کہ اس پانی میں سے تھوڑا سا پانی مجھے دو.... اس نے کہا کہ اس میں سے لے لو.... تو میں نے اس میں سے ایک چلو پانی لے کر اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا.... ماشاء اللہ وہ زندہ رہا اور اس کی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم و احسان سے ہوئی.... ام

جندب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اس عورت سے ملاقات کر کے بچے کا حال پوچھا.....اس نے کہا کہ وہ لڑکا ایسا تندرست ہے کہ کوئی بچہ اس جیسا اچھا نہیں ہے...

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ وہ تندرست ہوگیا اور ایسا عقل مند ہوا کہ لوگوں میں کوئی اس جیسا عقل مند نہ تھا... (حوالہ خصائل کبری ودلائل النبوۃ)

زمین وآسمان کا درمیانی راستہ

(37) علامہ ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین وآسمان کے درمیان ایک سمندر ہے جس کا نام بحر مکفوف ہے.....اس سمندر کے مقابلہ میں دنیا کے سمندر ایک قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں.....جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دنیا کا سمندر پھٹ گیا.....

اسی طرح شب معراج میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بحر مکفوف فرش بن گیا.....اور حضور ﷺ اس عظیم الشان سمندر کو عبور فرما گئے.....لہٰذا حضور ﷺ کے لئے جو انفلاق ہوا وہ کلیم اللہ کے انفلاق سے کہیں افضل ہے.....

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں

صدقے اس بازو پہ قوت کیجئے

حضور ﷺ کے اشارہ پر پتھر کشتی بن گیا

(38) حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے زبردست طوفان عبور کیا.....لیکن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز دیکھئے کہ آپ نے پتھر کو پانی پہ ٹھہرا دیا.....

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ پانی کے کنارے تشریف فرما تھے کہ عکرمہ بن ابوجہل وہاں آنکلا.....اور کہنے لگا کہ: اگر آپ سچے ہیں تو اس پتھر کو بلایئے جو پانی کے دوسرے کنارے پر پڑا ہوا ہے کہ وہ پانی پر تیرتا ہوا آجائے اور ڈوبے نہیں...

" فَاَشَارَ النَّبِیُّ ﷺ فَانْقَلَعَ الْحَجَرُ عَنْ مَكَانِهٖ وَسَبَّحَ حَتّٰی صَارَ بَیْنَ یَدَ النَّبِیِّ ﷺ وَشَهِدَ لَهٗ بِالرِّسَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ یَكْفِیْكَ هٰذَا؟ فَقَالَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَكَانِهٖ..."

(تفسیر کبیر، حجۃ اللہ ص ۱۵، زرقانی علی المواہب ص ۱۹۱/۵)

"پس حضور علیہ السلام نے اس پتھر کو اشارہ فرمایا.....تو وہ اپنے مقام سے اکھڑا اور پانی کے اوپر تیرتا ہوا آپ کے آگے آگیا اور بزبان فصیح اللہ کے ایک ہونے اور آپ کے رسول برحق ہونے کی شہادت دی ...حضور ﷺ نے عکرمہ سے فرمایا: کیا یہ تیرے لئے کافی ہے؟ بولا: ہاں! بشرطیکہ یہ اسی طرح وہیں چلا جائے... جہاں سے آیا ہے...تو وہ پتھر وہیں چلا گیا..."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا غیبی تھیلا

(39) امام بیہقی و ابونعیم ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں .....وہ فرماتے ہیں: مجھ پر تین مصیبتیں سخت پڑی ہیں.....

1) ایک تو حضور علیہ السلام کی وفات.....

2) دوسرے حضرت عثمان کی شہادت.....

3) اور تیسرے میرے توشہ دان کا گم ہو جانا....

لوگوں نے پوچھا: کیسا توشہ دان؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھے..... حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی کچھ کھجوریں ہیں..... ارشاد ہوا: وہ لے آؤ... میں لایا... آپ ﷺ نے ان کو دسترخوان پر پھیلا دیا...

"فَاِذَا هُوَ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ تَمرًا"

"تو وہ اکیس کھجوریں تھیں..."

آپ ﷺ ایک ایک کھجور کو خدا کا نام پڑھ کر رکھتے جاتے تھے..... پھر آپ نے سب کو ملا دیا..... پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ دس دس آدمی کھائیں اور اس طرح ساری فوج سیر ہو گئی..... اور کچھ کھجوریں بچ گئیں..... وہ میں نے توشہ دان میں ڈال لیں....اور ان کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"یَااَبَاهُرَیْرَةَ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ شَیْئًا فَاَدْخِلْ یَدَکَ فِیْهِ"

"ابو ہریرہ! جب تمہیں کھجوروں کی ضرورت ہو تو اس توشہ دان میں ہاتھ ڈال کر نکال لیا کرو....."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے ضرورت ہوتی تو میں توشہ دان میں ہاتھ ڈالتا اور کھجوریں نکل آتیں.....اور حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر حضرت

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے زمانہ خلافت تک میں اس میں سے کھجوریں کھاتا رہا.....

" وَاَخَذْتُ مِنْهُ خَمْسِيْنَ وَسَقًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ "

اور ۵۰ وسق تو میں نے اسی میں سے راہ خدا میں خیرات کر دیں.....

مگر کھجوریں ختم نہ ہوئیں.....پھر حضرت عثمان ﷜ کے ہنگامہ شہادت میں میرا گھر لوٹا گیا اور اس کے ساتھ ہی میرا توشہ دان بھی جاتا رہا...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو تمام عمر اس کا رنج و غم رہا اور نہایت دردناک لہجے میں یہ شعر پڑھتے تھے کہ۔

للناسِ هم ولی همان

فقد جراب وقتل الشیخ عثمان

یعنی سب کو آج ایک ہی غم ہے...مگر مجھے دو غم ہیں.....ایک توشہ دان کے گم ہونے کا اور دوسرا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا..... (خصائص کبریٰ ۲/۵۹)

نہ جلنے والا بابرکت رومال

(40) حضرت عباد بن عبدالصمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم ایک روز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے..... انہوں نے اپنی لونڈی سے فرمایا: دستر خوان لاؤ.....ہم کھانا کھائیں گے.....اس نے لاکر بچھا دیا...فرمایا کہ: رومال بھی لاؤ...وہ ایک رومال لے آئی.....جو کہ میلا تھا.....فرمایا: اس کو تنور میں ڈال دے... اس نے تنور میں ڈال دیا.....جس میں آگ بھڑک رہی تھی...تھوڑی دیر کے بعد جب

اسے نکالا گیا تو:..

" اَبیَضُ کَاَنَّهُ اللَّبَنُ فَقُلْنَا مَاهٰذَا؟ قَالَ هٰذَا مِنْدِیْلٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ بِهٖ وَجْهَهُ فَاِذَا اَنسَخَ صَنَعْنَا بِهٖ هٰکَذَا... "

''وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دودھ... ہم نے حیران ہوکر کہا کہ یہ کیا راز ہے؟ حضرت انس نے فرمایا: کہ یہ وہ رومال ہے جس سے حضور علیہ السلام اپنے منہ مبارک کو صاف کیا کرتے تھے.... جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو ہم اس کو اسی طرح آگ میں دھو لیتے ہیں... جس سے میل اور چکناہٹ جل جاتی ہے... مگر کپڑا نہیں جلتا... نہ خراب ہوتا ہے...''

"لِاَنَّ النَّارَ لَا تَاکُلُ شَیْئًا مَرَّ عَلٰی وُجُوْهِ الْاَنْبِیَآءِ..."

کیونکہ جو چیز انبیاء کرام کے چہروں پر سے گزرے..... آگ اسے نہیں جلاتی...'' (خصائص کبریٰ ص ۲/۸۰، شواہد النبوت ص ۲۳۵)

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف میں اس مبارک واقعہ کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

اے دل ترسندہ از نار و عذاب
باچناں دست و لبے کن اقتراب

چوں جما دے راچناں تشریف داد
جان عاشق را چہا خواہد کشاد

یعنی: اے وہ دل..... جس کو نار جہنم اور عذاب دوزخ کا ڈر ہے..... ان پیارے پیارے ہونٹوں اور مقدس ہاتھوں سے نزدیکی کیوں نہیں حاصل کرلیتا..... جبکہ بے جان چیز دسترخوان کو ایسی فضیلت و بزرگی عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے..... تو جو اُن کے عاشق صادق اور بندہ بارگاہ بے کس پناہ ہیں..... ان پر جہنم کیوں نہ حرام ہو؟.....

حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت

لاغر بکری دودھ سے بھر گئی

(41) ابونعیم نے ابوقرصافہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں میرا باپ مر گیا میری ماں اور خالہ زندہ تھیں..... ہمارے پاس چند ایک بکریاں تھیں جنہیں میں چرایا کرتا تھا..... میری خالہ اکثر اوقات مجھے تاکید کیا کرتی تھی کہ کبھی اس شخص (محمد ﷺ) کے پاس نہ جانا بلکہ اس کے قریب سے نہ گزرنا کیونکہ اگر تو اس کے قابو میں آگیا تو وہ تجھے گمراہ کردے گا.....

لیکن میں جب بکریاں لے کر چراگاہ میں پہنچتا تو بکریوں کو وہیں چھوڑ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور دن بھر حضور ﷺ کے کلام معجز نظام کو سنا کرتا..... مجھے اس قدر لذت آتی کہ اور کچھ یاد نہ رہتا..... شام کو بھوکی بکریاں گھر لے آتا.....

میری خالہ پوچھا کرتی کہ تمہیں کیا ہوا؟ تو انہیں لے جا کر کیا کرتا ہے؟ یہ خالی

پیٹ رہتی ہیں اور دن بدن لاغر ہوتی جاتی ہیں..... میں کہتا مجھے کچھ معلوم نہیں کیا ہوا..... اسی طرح دوروز اس نے بکریوں کو دیکھا اور مجھے خوب ڈانٹا کہ تو کہاں رہتا ہے یہ کیوں بھوکی رہتی ہیں؟..... معلوم ہوتا ہے کہ تو چراتا نہیں.....

تیسرے دن حسب معمول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا اور ساتھ ہی یہ شکایت کردی کہ میری خالہ مجھے آپ کے پاس آنے سے منع کرتی ہے..... کیونکہ میں تمام دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا ہوں اور بکریاں کہیں بیٹھی رہتی ہیں..... خالہ یہ دیکھ کر بہت خفا ہوتی ہے..... یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا:... جا اپنی بکریاں میرے پاس لے آ..... میں ہانک کر انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں لایا..... حضور ﷺ نے ان کے پٹھوں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے تھنوں کو بھی ہاتھ لگایا اور دعائے برکت کی..... ان کے تھن فوراً دودھ سے بھر آئے اور گوشت و چربی سے فربہ ہو گئیں.....

جب انہیں گھر لے آیا تو میری خالہ نے کہا:..... ہاں! اس طرح چرایا کر اور جہاں آج چراتا رہا ہے ہر روز وہاں لے جایا کر..... میں نے کہا:..... خالہ جی! آج کسی اور جگہ نہیں چریں اور نہ ان کو چراتا رہا ہوں..... یہ اس شخص کی برکت ہے جس کے پاس سے گزرنے سے تم منع کرتی ہو..... اگر تم کہتی ہو تو اس کے پاس جایا کروں..... کہتی ہو تو نہ جایا کروں..... اس کو کہہ آؤں گا کہ اپنی برکت واپس لے لے خالہ نہیں چاہتی.....

یہ سن کر بولی:..... نہیں بچہ کیوں نہیں چاہتی اس کے پاس ضرور جایا کر..... جو و

ہ کہے اسے غور سے سنا کر بہت برکت والا اور ہدایت والا آدمی ہے ..... میرا دل کہتا ہے وہ سچا ہے ..... پھر وہ اور میری ماں دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئیں .....

جب ہم آپ کی بیعت کر کے واپس آئے تو میری ماں اور خالہ کہتی تھیں کہ ہم نے کسی کو آپ سے زیادہ خوبصورت ..... خوش لباس اور نرم کلام نہیں دیکھا ..... آپ ﷺ کے منہ سے گفتگو کے وقت نور نکلتا ہے ... (خصائص کبریٰ ابونعیم)

سانپ کا انڈہ پھٹا اور بینائی چلی گئی

(42) ایک صحابی حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہ کہیں جا رہے تھے کہ

"وقعت رجلی علیٰ بیض حیة فاصابت بصری"

ان کا پاؤں اتفاقاً ایک زہریلے سانپ کے انڈے پر پڑ گیا .... اور وہ پس گیا .... اور اس کے زہر کے اثر سے حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بالکل سفید ہو گئیں اور نظر جاتی رہی ....

یہ حال دیکھ کر ان کے والد بہت پریشان ہوئے اور انہیں لے کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے ....

"فنفث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابصر"

حضور ﷺ نے سارا قصہ سن کر اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں ڈالا ... تو حضرت حبیب بن فدیک کی اندھی آنکھیں فوراً روشن ہو گئیں اور انہیں نظر آنے لگا ....

راوی کا بیان ہے کہ میں نے خود حضرت فدیک کو دیکھا اس وقت ان کی عمر اسی سال کی تھی اور آنکھیں تو ان کی بالکل سفید تھیں مگر حضور ﷺ کے لعاب مبارک کے اثر سے نظر اتنی تیز تھی کہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے...

(حوالہ خصائص کبریٰ، دلائل النبوۃ ص ۱۶۷، کتاب الشفاء و مدارج النبوۃ، مواہب لدنیہ)

ایک بوری کھجور سے ۴۰۰ صحابہ نے کھایا مگر وہ بھری رہی

(43) امام احمد..... الطبرانی اور امام بیہقی نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:... وہ فرماتے ہیں کہ ہم قبیلہ مزینہ اور جہینہ کے چار سو افراد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے..... آپ علیہ السلام نے ہم کو اسلام کی دعوت دی..... پھر فرمایا:... اے عمر! ان کو زاد راہ دو..... انہوں نے عرض کیا میرے پاس بقیہ کھجوروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے..... آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا:... اے عمر! انہیں زاد راہ دو..... آپ ﷺ کا یہ حکم سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بورا کھولا اس میں سے چار سو سواروں کو زاد راہ دیا.....

"فَقَالَ خُذُوْا فَاَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَآ اَحَبَّ ثُمَّ الْتَفَتُّ اِلَيْهِ وَاِنِّي لَمِنْ اٰخِرِ الْقَوْمِ وَكَاَنَّا لَمْ نُرْزِاَتَمْرَةً..."

"آپ نے فرمایا:..... لو کھاؤ! تو ہر آدمی نے اپنی حاجت کے مطابق کھایا..."

راوی کہتے ہیں کہ میں سب سے آخر میں زاد راہ لینے والا تھا... جب میں نے

پلٹ کر بورے کو دیکھا..... تو اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی تھی...

(طبرانی، حجۃ اللہ علی العالمین وخصائل کبری)

دستِ مبارک پھیرا تو بال اُگ آئے

(44) ہلب بن یزیدؓ روایت کرتے ہیں کہ..... میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا...

"وَهُوَ اَقْرَعُ فَمَسَحَ رَاسَهُ فَنَبتَ شَعْرُهُ"

"میرے سر پر بال نہ تھے.... رحمت کائنات ﷺ نے دست مبارک پھیرا... اسی وقت بال اگ آئے..." (خصائص ج ۲ ص ۵ او طبقات ابن سعد)

جانور آپ ﷺ کو دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جاتے تھے

(45) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض گھر والوں نے کچھ جانور رکھے ہوئے تھے..... جب نبی ﷺ باہر نکلتے تو وہ آپ کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے کودنے لگتے..... اور جونہی انہیں آپ ﷺ کی آمد کا احساس ہوتا (کہ آپ تشریف لا رہے ہیں) تو وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہونے لگتے...

(حوالہ دلائل النبوۃ)

گستاخ رسول ﷺ کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

(46) حکیم بن ابو العاص جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا....

اور جب رسول اکرم ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ بطور مذاق گستاخی کے طور پر اپنا منہ ٹیڑھا کرتا..... نبی اکرم ﷺ نے دیکھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان پر یہ جملہ جاری کر دیا:...

"کُنْ کَذَالِکَ" "تو ایسا ہی ہو جا...."

پھر اس گستاخ کا منہ مرتے دم تک سیدھا ہوا ہی نہیں.....

(خصائص کبریٰ ص ۷۹ ج ۲)

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:... مجھے آیت:... "وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا" کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ یہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر لکھا تھا:...

"تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے اور پھر ہنستا ہے..... حیرانی ہے اس آدمی پر جسے حساب کا یقین ہے مگر وہ غفلت میں مبتلا ہے..... تعجب ہے قضاء قدر پر یقین رکھنے والا غم زدہ کیوں ہوتا ہے؟ تعجب ہے دنیا اور آخرت کے انقلابات کا مشاہدہ کرنے والا اس پر کیوں دل لگائے بیٹھا ہے؟ اور اس کے آخر میں یہ تحریر تھی "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

(حوالہ حجۃ اللہ علی العالمین)

ہرنی کا حضور ﷺ کو سلام

(47) یہ روایت نزہۃ المجالس میں بھی موجود ہے..... اور نزہۃ المجالس میں اس روایت کے ذکر کرنے کے بعد ایک بزرگ کا واقعہ بھی لکھا ہے..... اور وہ یہ ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے حضور حاضر ہوا تھا کہ مسجد میں ایک ہرنی آ گئی اور قبر انور کے سامنے ہو کر اس نے اپنا سر جھکا دیا..... گویا حضور ﷺ کو سلام عرض کر رہی تھی.....

سلام عرض کرنے کے بعد پھر پیٹھ کیے بغیر الٹے پاؤں مسجد سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ قبر انور کی طرف نہ ہونے دی..... بزرگ فرماتے ہیں:..... یہ ہرنی یقیناً اس ہرنی کی اولاد میں سے تھی جسے حضور نے جال سے آزاد کرایا تھا.....

میرے بزرگو! یہ تو ایک جانور کا ادب ہے کہ قبر انور کی طرف پیٹھ نہیں ہونے دی..... مگر ہمارا کیا حال ہے خود گریبان میں جھانک لیں..... (حوالہ نزہۃ المجالس)

نورانی روشنی اور ذکر محمد ﷺ

(48) امام حلبی سیرت میں لکھتے ہیں کہ:.....

''سن ۴۵۰ھ میں خراسان میں شدید طوفان آیا جس طرح قوم عاد پر آیا تھا..... اس سے پہاڑ ہل گئے اور وحشی جانور بھاگ کھڑے ہوئے..... لوگوں نے سمجھا شاید قیامت برپا ہو گئی ہے..... چنانچہ انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں دعا وزاری شروع کر دی..... پھر کیا دیکھا کہ ایک عظیم

روشنی آسمان سے ایک پہاڑ پر اترتی ہے اور بھاگے ہوئے جانور اس پہاڑ کی طرف لوٹ رہے ہیں..... چنانچہ وہ بھی وہاں پہنچے تو انہیں اس نور میں پتھر کی ایک سِل ملی جو ایک ہاتھ لمبی اور تین انگلیاں چوڑی تھی اس پر تین سطریں تحریر تھیں:....

1)
"لا اله الا الله فاعبدون"

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس میری ہی عبادت کرو.....

2) **"محمد رسول الله القرشی"**

محمد جو کہ قریشی ہیں اللہ کے رسول ہیں.....

3) **"احذروا وقعة المغرب انها تكون سبعة اوتسعة والقيامة قدازفت"**

جنگ مغرب سے ڈرو... وہ سات یا نو کے عرصہ میں ہوگی اور قیامت قریب آگئی ہے...

اس طرح کے ہزاروں واقعات تاریخ ملتے ہیں..... بلکہ قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے... (حوالہ ام السیر از علامہ حلبیؒ)

جان دو عالم ﷺ سے چڑیا کی فریاد

(49) بیہقی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے..... پھر ہمارا ایک درخت سے گزر ہوا.....

جس میں چڑیا کے بچے تھے.....ہم نے ان بچوں کو اٹھالیا.....

ہم نے دیکھا کہ وہ چڑیا حضور ﷺ کے اردگرد پھرنے لگی.....(یعنی فریاد کرنے لگی):.....

" فَقَالَ مَنْ فَجَعَ بِفَرْخَيْهَا قُلْنَا نَحْنُ قَالَ رُدُّوهَا"

''حضور ﷺ نے فرمایا:...اس چڑیا کے بچوں کو کس نے تکلیف پہنچائی؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے....فرمایا کہ:... اس کے بچے واپس کردو...'' (خصائص ج ۲ ص ۶۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بیٹے زندہ ہو گئے

(50) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ اگر کوئی دعوت پر بلاتا تو آپ ﷺ رد نہ فرماتے...ایک دن آپ ﷺ کو جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:...فلاں دن آنا...جب مقررہ دن آیا تو آپ ﷺ جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے...

اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو بہت مسرور ہوئے....اور خوشی وشادمانی کے عالم میں مشک آمیز پانی کا چھڑکاؤ کیا....اور شاداں وفرحاں آپ ﷺ کے پاس آئے....اور آپ ﷺ کو اندر تشریف لانے کے لئے عرض کیا.....آپ ﷺ اندر آئے تو جابر رضی اللہ عنہ نے بکری کا بچہ ذبح کیا....اور پھر اچھے پکانے کا بندوبست کرنے لگے....

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے تھے بڑے نے چھوٹے سے کہا:.....آ تجھے

بتاؤں ہمارے والد نے میمنے کو کس طرح ذبح کیا.....اس نے چھوٹے کو زمین پر لٹا کر اس کے گلے پر چھری چلا دی اور نادانی میں اسے ذبح کر دیا..... جب حضرت جابر ﷺ کی بیوی نے اسے دیکھا تو دوڑ کر اس کی طرف آئی لیکن وہ خوف کے مارے مکان کی چھت پر چڑھ گیا..... ماں اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی جس کے خوف سے ڈر کر بچہ چھت سے گر گیا اور گرتے ہی واصل بحق ہو گیا....

اس صابرہؓ نے اس واقعہ پر قطعاً رونا دھونا نہ کیا بلکہ صبر اختیار کیا.....مبادا حضور ﷺ کی طبیعت اس واقعہ کو سن کر متغیر ہوگی....اس نے دونوں بچوں پر ایک کپڑا ڈال دیا اور کسی کو اس حادثہ کی خبر نہ ہونے دی..... اگرچہ ظاہراً خوش تھی لیکن باطنی طور پر خون کے گھونٹ پی رہی تھی....بکرے کو بریاں ہونے تک حضرت جابر ﷺ کو بھی خبر نہ ہوئی.....کھانا پکا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھا گیا تو حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جابر ﷺ کو کہیں کہ اپنے دونوں بیٹوں کو بھی لائے تا کہ آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھائیں.....

جابر ﷺ کو حکم ملا تو فوراً گھر گئے اور پوچھا کہ دونوں بچے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ کہیں باہر ہیں..... جابر ﷺ نے آ کر اطلاع دی وہ اس وقت موجود نہیں.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:....اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کے ساتھ کھانا کھایا جائے.... جب اس صابرہ وشاکرہ بی بی کو دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے رو کر بچوں کی لاشوں سے کپڑا اٹھا کر سارا واقعہ کہہ سنایا...

دونوں روتے روتے آنحضرت ﷺ کے قدموں میں گر گئے.....سارے گھر

میں کہرام مچ گیا..... جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا:... یا رسول اللہ ﷺ! آپ ان بچوں کی لاشوں پر کھڑے ہو کر دعا کریں زندگی اللہ دینے والا ہے..... آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور بچوں کے لئے دعا فرمائی وہ اسی وقت بفرمان ایزدی زندہ ہو گئے.... (حوالہ شواہد النبوت)

دنیا والو دیکھ لو قدرت رسول اللہ ﷺ کی

دشمن رسول ﷺ کا خوفناک انجام

(51) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی میں ہی حضرت زینب کا نکاح اپنے بھانجے ابوالعاص سے کر دیا تھا..... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ یا ام کلثوم کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے کر دیا..... جب حضور علیہ السلام اور کفار کے درمیان ٹھن گئی تو کفار نے حضور علیہ السلام کے دامادوں سے کہا کہ تم دختران رسول کو طلاق دے دو..... تم انہیں چھوڑ دو..... تو قریش کی لڑکیوں میں سے جسے تم چاہو گے مل جائے گی..

ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے کہا:..... میں تو اپنی زوجہ سے کسی حال میں بھی جدا ہونے کے لئے تیار نہیں کیونکہ قریش کی کوئی عورت میری بیوی کا مقابلہ نہیں کر سکتی..... حضور علیہ السلام نے ان کے اس اقدام پر تحسین فرمائی.....

لیکن عتبہ نے کہا:..... اگر سعید بن العاص کی لڑکی میرے حوالے کی جائے تو محمد ﷺ کی بیٹی کو طلاق دے دوں گا..... قریش نے سعید بن العاص کی لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا..... وہ بدبخت حضور علیہ السلام کی دختر نیک اختر کے ہاں اٹھ کر حضور ﷺ

کے پاس آیا اور کہنے لگا:... یہ آپ کا داماد "دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنی" اللہ پر ایمان نہیں رکھتا...

پھر اس بد بخت نے حضور علیہ السلام کی طرف تھوکا اور حضور علیہ السلام کی صاحبزادی کو طلاق دے کر نہایت بری باتیں کرتا ہوا واپس چلا گیا..... حضور علیہ السلام نے اس کے لئے دعائے بد کی اور فرمایا:..... اے اللہ! اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے.....

اس وقت حضرت ابوطالب وہیں تھے..... انہوں نے کہا:... اے میرے بھتیجے! اب اس بددعا سے تو کس طرح بچ سکتا ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ ابوطالب غمگین ہو گئے اور حضور علیہ السلام سے آ کر کہا:... آپ کو اس بددعا سے کیا فائدہ؟ عتبہ نے اپنے باپ کو یہ ماجرا سنایا تو اسے بھی سخت رنج ہوا.....

اس کے بعد دونوں باپ بیٹا تجارت کی غرض سے ملک شام میں گئے.... اور ایک جگہ ٹھہرے.... جہاں ایک راہب نے انہیں بتایا کہ اس جگہ بہت سے درندے رہتے ہیں..... ابولہب نے اپنے ساتھیوں سے مددگاری و امداد کی درخواست کی.... کیونکہ اسے پتہ تھا کہ حضور ﷺ کی بددعا سے وہ محفوظ نہیں رہ سکتا..... انہوں نے تمام سامان کو ایک دوسرے پر رکھ دیا اور عتبہ کو اس پر سلا دیا..... اور خود اس کے اردگرد سو گئے..

آدھی رات کے وقت ایک شیر آیا..... اور ہر ایک کو سونگھتا ہوا سامان پر چڑھ گیا..... اور ایک ہی پنجہ سے عتبہ کی آنکھیں نکال دیں..... عتبہ نے شور مچایا.... اور جان مالک دوزخ کے سپرد کر دی.... حضرت حسان بن ثابت ؓ نے اس واقعہ کو

اپنے قصیدہ میں نظم کیا ہے.... (حوالہ شواہد النبوۃ و مدارج النبوۃ و خصائل کبریٰ)

میرے محبوب ﷺ کے لئے رزق غیبی کا تحفہ

(52) مقداد بن اسود کا بیان ہے کہ میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ مدینہ پہنچا..... ہم راستہ کی تھکاوٹ سے اس قدر نڈھال تھے کہ آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں اور کان بند ہو رہے تھے..... ہم صحابہ رسول کے پاس گئے مگر کسی نے ہمیں منہ نہ لگایا..... ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر لے گئے...

آپ ﷺ کے پاس تین بکریاں تھیں..... آپ ﷺ نے فرمایا:..... ان کا دودھ نکال کر آپس میں تقسیم کرلو..... ہم دودھ پیتے اور حضور ﷺ کا حصہ رکھ دیتے.... حضور ﷺ رات کو تشریف لاتے اور آہستگی سے سلام کہتے تاکہ سونے والے بے آرام نہ ہوں اور مسجد میں جا کر نماز ادا فرماتے.... پھر آپ وہاں سے فارغ ہو کر آتے اور اپنے حصے کا دودھ پی لیتے....

ایک دن شیطان نے میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا کر دیا کہ آنحضرت ﷺ کو انصار نے کھانا کھلا دیا ہے انہیں دودھ کی کیا ضرورت؟ میں نے اسی خیال سے آپ ﷺ کا حصہ پی لیا..... پھر میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا کیا گیا کہ میں نے بہت برا کیا کہ صاحب خانہ کا حصہ پی لیا..... ابھی وہ آرہے ہوں گے اور دودھ نہ پا کر تیرے لئے بددعا فرمائیں گے.... اور تیری دنیا و عاقبت تباہ ہو جائے گی....

میرے سر پر شملہ تھا اور یہ کپڑا اس قدر چھوٹا تھا کہ اگر منہ پر لیا تو پاؤں ننگے ہو

جاتے اور اگر پاؤں چھپاتا تو منہ ننگا ہو جاتا..... اس طرح مجھے نیند نہیں آرہی تھی حالانکہ میرے ساتھی خوب گہری نیند سو رہے تھے کیونکہ جو میں نے کیا تھا وہ انہوں نے نہیں کیا تھا..... اچانک میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کہہ کر مسجد میں چلے گئے..... نماز ادا کرنے کے بعد دودھ پینے کے لئے آئے تو دودھ نہ ملا..... آسمان کی طرف منہ کر کے کچھ کہنے لگے..... میرے دل میں آیا کہ اب میرے لئے دعائے بدکریں گے مگر آپ ﷺ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے:.....

"اطعم اللہ من اطعمنی وسقیٰ من سقانی"

جب میں نے یہ الفاظ سنے تو اٹھ کر اپنے کپڑے کو مضبوط کر کے باندھ لیا اور ایک چھری لے کر باہر نکلا تا کہ موٹی بکری کو ذبح کرلوں..... میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام بکریوں کے پستان دودھ سے بھرے پڑے ہیں..... پیالہ لے کر میں نے دوہنا شروع کر دیا حتیٰ کہ بالائی پر روغن آ گیا..... میں حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا..... آپ ﷺ نے فرمایا:..... آج تم نے اپنا دودھ نہیں پیا؟ میں نے عرض کی:..... آپ پی لیں..... آپ ﷺ نے پی کر پیالہ مجھے لوٹا دیا.....

میں نے پھر کہا:..... آپ پی لیں..... آپ ﷺ نے پھر پی کر پیالہ مجھے واپس کر دیا..... میں بے اختیار ہو کر ہنسنے لگا اور لوٹتے لوٹتے زمین پر گر پڑا..... آپ ﷺ نے فرمایا:..... مقداد! یہ بھی تمہاری ایک بری عادت ہے..... میں نے سارا قصہ سنا دیا..... آپ ﷺ نے فرمایا:..... یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی..... تم نے مجھے خبر کیوں نہیں کی تا کہ دوسروں کو بھی بیدار کرتا تا کہ انہیں بھی حصہ ملتا..... میں نے کہا:..... مجھے خدا کی قسم!

جب آپ ﷺ پہنچ گئے تو مجھے کچھ فکر نہ رہی کہ کوئی دوسرا پہنچا ہے یا نہیں.....

(حوالہ شواہد النبوۃ)

سات اونٹوں کا بوجھ اٹھا لینے والے صحابی

(53) حضرت سفینہ صحابی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا... آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا... میرا نام میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفینہ رکھا ہے... پوچھا..... کیوں؟ تو بتایا کہ..... حضور ﷺ ایک جگہ تشریف لے گئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی ساتھ تھے ان کے وزن ان پر بوجھل تھے..... تو مجھے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا چادر بچھاؤ..... میں نے بچھا دی...

تو سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا اور اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیا اور اس والی امت ﷺ نے مجھے فرمایا..... اس کو اٹھا کیونکہ تو سفینہ (کشتی) ہے..... بس اس دن سے میں ایک یا دو تین چار پانچ چھ سات اونٹوں کا سامان اٹھا لوں تو مجھے کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوتا.....

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۶۳)

غیب سے بکری آئی اور چار سو صحابہ کو دودھ پلا گئی

(54) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تقریباً چار سو آدمی ہم سفر تھے..... ہم نے ایک ایسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں پانی کا نام تک نہ تھا..... اس جگہ اترنا لوگوں کو ناگوار محسوس ہوا.... تاہم جب انہوں نے نبی ﷺ کو وہاں اترتے دیکھا تو سبھی اتر پڑے....

اچانک ایک بکری دوڑتی ہوئی نبی ﷺ کے پاس آ گئی..... سینگ ایسے تھے جیسے فولاد..... نبی ﷺ نے اسے دوہا پھر تمام لشکر کو دودھ سے سیراب کیا اور خود بھی نوش فرمایا..... پھر آپ ﷺ نے فرمایا:.....

"یَا نَافِعُ اَمْلِکْهَا وَمَآ اَرَاکَ تَمْلِکُهَا"

''اے نافع! اس بکری کو سنبھال لو مگر مجھے نہیں امید کہ تم اسے سنبھال سکو''

کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مجھے نہیں امید کہ تم اسے سنبھال سکو..... تو میں نے ایک میخ لے کر زمین میں گاڑی..... پھر ایک مضبوط رسی اس بکری کے گلے میں ڈالی اور اسے میخ سے باندھ دیا.....

اتنے میں نبی ﷺ سو گئے..... لوگ بھی سو گئے اور میں بھی سو گیا..... جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ رسی کھلی پڑی ہے اور بکری غائب..... میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس امر سے آگاہ کیا..... آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:..... اے نافع! میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم اسے سنبھال نہ سکو گے؟.....

" اِنَّ الَّذِیْ جَآءَ بِهَا هُوَ الَّذِیْ ذَهَبَ بِهَا"

بے شک! جو اسے لایا تھا وہی لے بھی گیا..... (حوالہ دلائل النبوۃ)

دو ماہ کے بچے کی حضور ﷺ سے گفتگو

(55) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے کہ ایک مشرکہ عورت جس کی گود میں دو ماہ کا شیر خوار بچہ تھا اس طرف سے

گزری.....اس بچے نے حضور ﷺ کی طرف نظر کی تو یکدم بزبان فصیح پکار اٹھا.....

"اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَيَا اَکْرَمَ خَلْقِ اللهِ"

ماں نے جب یہ دیکھا کہ میرا دو ماہ کا بچہ کلام کرنے لگا ہے....تو حیران رہ گئی اور بولی:...بیٹا! یہ کلام کرنا تجھے کس نے سکھا دیا؟....اور یہ اللہ کے رسول ہیں.....یہ تجھے کس نے بتا دیا؟.....بچہ اب اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا:...اے ماں! یہ کلام کرنا مجھے اسی اللہ نے سکھایا ہے....جس نے سب انسانوں کو یہ طاقت دی ہے....اور یہ دیکھ میرے سر پر جبرائیل امین کھڑے ہیں جو مجھے بتا رہے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں.....

ماں نے یہ اعجاز دیکھا تو جھٹ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی...(حوالہ مدارج النبوۃ)

آپ ﷺ کے حکم سے درخت اکٹھے اور پتھر از خود دیوار بن گئے

(56) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج پر روانہ ہوئے.....جب آپ وادی روحا (جو مدینہ منورہ سے تیس میل دور ہے) پہنچے تو آپ نے مجھے فرمایا:.....اے "اسیم" (زھری کہتے ہیں کہ آپ حضرت اسامہ کو پیار سے تصغیر کے ساتھ اسیم کہتے تھے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر جانے کے لئے تمہیں کہیں کوئی آڑ نظر آتی ہے.....

اسامہ کہتے ہیں میں باہر نکلا.....اور کافی تلاش کیا یہاں تک کہ میں تھک گیا

مگر نہ کوئی ایسی جگہ مل سکی جہاں لوگ موجود نہ ہوں.....اور نہ ہی کوئی آڑ نظر آئی جس کے پیچھے آدمی چھپ کر قضائے حاجت کر سکے.....

میں واپس آ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو حق دے کر بھیجنے والے رب کی قسم.....میں نے بہت تلاش کیا مگر کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں آدمی چھپ کر قضائے حاجت کر لے اور لوگوں سے وادی کے دونوں کنارے بھرے پڑے ہیں.....آپ نے فرمایا کیا کوئی درخت یا کچھ پتھر پر کہیں نظر پڑی ہے؟.....میں نے کہا ہاں چند چھوٹے چھوٹے کھجور کے درخت ہیں.....اور ان کے قریب ہی پتھر کی کچھ سلیں ہیں.....

آپ نے فرمایا تو پھر تم ان درختوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ اللہ کا رسول تمہیں حکم دے رہا ہے کہ آپس میں مل جاؤ تا کہ ان کے لئے پردے کی جگہ بن جائے اور پتھروں سے بھی جا کر یہی کہو.....تو میں ان درختوں کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں فرما رہے ہیں کہ باہم مل جاؤ تا کہ ان کے لئے پردہ کی جگہ بن جائے.....

" قَالَ فَمَالَتْ عَلٰی جَانِبٍ مِنْ جَوَانِبِهَا فَقَطَعَتْ عُرُوْقَهَا ثُمَّ مَالَتْ عَلَی الْجَانِبِ الْاٰخِرِ فَقَطَعَتْ عُرُوْقَهَا حَتّٰی اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ..."

تو اس خدا کی قسم جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے.....میں نے دیکھا کہ وہ درخت اپنی جڑوں اور مٹی کے ساتھ زمین سے اچھل اچھل کر باہر نکل

رہے ہیں.... پھر یوں آپس میں مل کر کھڑے ہو گئے جیسے ایک ہی درخت ہو..... پھر میں نے پتھروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنایا.... تو اللہ عزوجل کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے.... میں نے دیکھا کہ وہ بھی کود کود کر ایک دوسرے پر بیٹھ رہے ہیں.... اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی دیوار بن گئی.....

میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور ساری بات سنائی..... آپ ﷺ نے فرمایا:... اے اسیم یہ پانی کا برتن اٹھالو..... میں نے اٹھالیا اور آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا..... جب ہم ان درختوں والی جگہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے برتن مجھ سے لے لیا اور چل دیئے..... آپ ﷺ نے وہاں قضائے حاجت فرمائی اور برتن اٹھائے میرے پاس واپس آئے..... ہم واپس اپنے خیمے میں آئے..... آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:.... اے اسیم! ان درختوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ اپنی اپنی جگہ واپس ہو جاؤ اور پتھروں کو بھی یہی پیغام دے دو.....

چنانچہ میں درختوں کے پاس آیا اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا..... تو اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے وہ اپنی جڑوں اور مٹی کے ساتھ اچھلتے ہوئے اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے..... پھر میں نے پتھروں کو بھی آپ ﷺ کا حکم پہنچایا تو اللہ عزوجل کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے دیکھا وہ بھی ایک ایک کر کے اچھلے اور اپنی اپنی جگہ پر جا گرے..... اور میں نے واپس آکر آپ ﷺ کو سارا ماجرا سنایا....

(حوالہ مدارج النبوۃ دلائل النبوۃ وحجۃ اللہ)

جان دو عالم ﷺ کے پاؤں کی ٹھوکر سے چشمہ جاری ہو گیا

(57) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ مقام ذی المجاز میں تھے..... یہ مقام عرفہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں ہر سال منڈی لگتی تھی..... حضرت ابو طالب کو پیاس لگی تو:.....

" قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَشْتُ وَلَيْسَ عِنْدِيْ مَآءٌ فَنَزَلَ النَّبِيِّ ﷺ وَضَرَبَ بِقَدَمِهِ الْاَرْضَ فَخَرَجَ الْمَآءُ فَقَالَ اشْرَبْ ... "

" انہوں نے حضور ﷺ سے کہا: اے بھتیجے میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے... یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا. فرمایا: اے چچا پانی پی لو." (ابن سعد، ابن عساکر، شفاء شریف، زرقانی ۱۷۰/۵)

یہ قدم مبارک کا اثر تھا کہ زمین نے قدم مبارک کے اشارے کو سمجھ کر پانی کا چشمہ بہا دیا..... حضرت ابو طالب کہتے ہیں میں نے سیر ہو کر پیا..... جب میں پی چکا تو آپ نے اسی جگہ پر (جہاں سے پانی نکل رہا تھا) اپنا مبارک قدم رکھ کر دبایا تو پانی بند ہو گیا..... (ابن عساکر، ابن سعد، خطیب)

بھیڑیئے کا چرواہے کو اسلام کی دعوت

(58) مدینہ منورہ کے کسی مقام پر ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا.... کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا.... اور بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر ایک بکری کا شکار لے بھاگا... چرواہے نے دیکھا تو اس بھیڑیئے کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھڑالی...

بھیڑیئے نے جب دیکھا کہ میرا شکار مجھ سے چھین لیا گیا ہے..... تو ایک ٹیلے پر چڑھ کر بزبان فصیح کہنے لگا:.... میاں چرواہے! اللہ نے مجھے رزق دیا تھا مگر افسوس! کہ تم نے مجھ سے چھین لیا..... چرواہے نے جب ایک بھیڑیئے کو کلام کرتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر بولا:.... تعجب ہے کہ ایک بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے....

بھیڑیئے نے پھر کلام کیا اور کہا:... اور اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات تو یہ ہے کہ...

"مدینہ شریف میں ایک ایسا وجود موجود ہے جو تمہیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے..... ان سب اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے..... مگر تم اس پر ایمان نہیں لاتے..."

چرواہا جو یہودی تھا بھیڑیئے کی اس گواہی کو سن کر بڑا متاثر ہوا....

(مشکوۃ شریف ص ۵۴۳)

شواہد النبوۃ کے مصنف نے اس واقعہ میں یہ اضافہ لکھا ہے کہ.... پھر گڈریا نے اپنی بھیڑوں کو ہانکنا شروع کر دیا.... اور انہیں مدینہ میں لا کر ایک محفوظ مقام پر

باندھ کر دربار رسالت میں حاضر ہوا....اور سارا قصہ سنا دیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے....اور گڈریئے سے کہنے لگے:..... جو کچھ تم نے بھیڑیئے سے سنا ہے لوگوں کو سناؤ....

گڈریا سناتا جاتا تھا...اور حضور ﷺ فرماتے جاتے تھے کہ.... یہ قیامت کی علامات میں سے ہے.... کہ وحشی انسانوں کی طرح باتیں کریں گے...

سلام اس پر کہ جس کا نہ تھا سایہ

(59) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قامت زیبا کا سایہ نہ تھا..... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بشری جسم اقدس کو ایسا لطیف ونظیف اور پاکیزہ وبرگزیدہ بنایا تھا.... کہ اس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت نہ تھی..... بلاشبہ آپ کا جسم اقدس تمام مادی کثافتوں سے پاک تھا...

امام نفسیؒ فرماتے ہیں:....

"قَالَ عُثْمَانُ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّکَ عَلَی الْاَرْضِ لِئَلَّا یَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَہٗ عَلٰی ذَالِکَ الظِّلِّ..."

"عثمان غنی ﷺ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:.... بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے..." (تفسیر مدارک ص ۳۲۱)

ہرنی کی حضور ﷺ سے گفتگو

(60) طبرانی شریف کی حدیث ہے کہ ایک جنگل کی ہرنی کسی شکاری کے جال میں پھنس گئی اور رحمۃ للعالمین بھی اس جنگل میں آ پہنچے..... ہرنی نے دیکھا تو حدیث کے یہ لفظ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا:.....

" اِذَا مُنَادٍ یُنَادِیهِ یَارَسُوْلَ اللهِ"

"کوئی پکارنے والا حضور کو پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے:... یارسول اللہ"

حضور ﷺ نے توجہ فرمائی....تو ہرنی جال میں پھنسی ہوئی نظر آئی....اور وہی پکار رہی تھی..... حضور ﷺ نے دریافت فرمایا:...تو نے مجھے کیوں پکارا؟....تو ہرنی بولی:....

" اُدنُ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ"

حضور ﷺ ذرا میرے پاس تشریف لائیے...

حضور ﷺ آگے بڑھے اور فرمایا:....

"مَاحَاجَتُکَ" تمہاری کیا حاجت ہے؟

ہرنی نے عرض کیا:....

" ان لی خشفین فی هذا الجبل تحلنی حتی اذهب فارضعها فاطلقها فذهبت" (طبرانی وخصائص ج ۲ ص ۶۱ ومدارج النبوۃ)

حضور ﷺ! میرے دو بچے ہیں.....میں انہیں دودھ پلانے جارہی تھی کہ اس

جال میں پھنس گئی..... حضور ﷺ! میرے بچے میری راہ دیکھ رہے ہوں گے.... آپ رحمت عالم ہیں اور میں بھی مستحق ہوں..... مجھ پر رحم فرمائیے.... اور تھوڑی دیر کیلئے اپنی ضمانت پر مجھے اس جال سے رہا کرادیجئے.... تا کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں... حضور ﷺ میں دودھ پلا کر پھر واپس آجاؤں گی...

حضور ﷺ نے فرمایا:..... اچھا جا! اور بچوں کو دودھ پلا..... اور دیکھ دودھ پلا کر پھر جلدی واپس آجانا..... ہرنی نے عرض کیا:..... بہت اچھا حضور!..... اور چلی گئی..... حدیث کے لفظ ہیں:.....

" فَذَهَبَتْ فَارْضَعَتْ خَشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ"

''ہرنی گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر پھر واپس آگئی....''

دوستو! جانور جال سے چھوٹ کر پھر اس راہ سے بھی کنارا کرتے ہیں... مگر اللہ رے سلطنت مصطفیٰ کہ ہرنی کی یہ تاب نہیں کہ وہ حکم سرکار پا کر واپس نہ آئے... وہ ہرنی گئی اور پھر واپس آگئی.... شکاری نے معجزہ دیکھا تو حیران رہ گیا... حضور ﷺ نے پھر اس شکاری سے فرمایا:... اب تم اس ہرنی کو چھوڑ دو... شکاری نے کہا:.... بہت اچھا... اور ہرنی کو چھوڑ دیا...

" فَخَرَجَتْ تَعْدُوْا وَهِيَ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ"

ہرنی دوڑتی ہوئی نکل گئی اور یہ کہتی گئی کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ (یارسول اللہ) اللہ کے رسول ہیں.. (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۶۱)

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہ ہی سرکار ہے

خوشبوؤں بھرا منہ

(61) حضرت عمیرہ بنت مسعود انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں.... کہ میں اور میری پانچ بہنیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں:....

"فَوَجَدْنَاهُ يَأْكُلُ قَدِيْدًا فَمَضَغَ لَهُنَّ قَدِيْدًا ثُمَّ فَنَا وَلَهُنَّ الْقَدِيْدَ فَمَضَغَتْهَا كُلُّ وَاحِدَةٍ قِطْعَةً قِطْعَةً فَلَقِيْنَ اللهَ وَمَا وُجِدَ لِأَفْوَاهِهِنَّ خُلُوْق" (خصائص کبریٰ ۱/۶۲، زرقانی علی المواہب ۴/۹۷)

"آپ اس وقت قدید خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے..... آپ نے ایک پارہ قدید کو چبا کر نرم کیا اور ان کو دیا تو انہوں نے تھوڑا تھوڑا کر کے کھالیا (آپ کے دہن مبارک کی برکت سے) مرتے دم تک ان کے منہ سے بدبو نہیں پائی گئی..... ہمیشہ خوشبو آئی...."

حضرت مقدادؓ کیلئے مال میں برکت کی دعا نبویؐ

(62) ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے گھر تھیں..... کہتی ہیں کہ ایک دور میں صحابہ کرام (بھوک اور قحط کی وجہ سے) دو تین دن کے بعد رفع حاجت کے لئے نکلا کرتے تھے (کیونکہ اکثر پیٹ خالی ہوتا تھا) اور اونٹوں کی طرح مینگنیاں کر کے اٹھ آتے.....

ایک دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لئے نکلے اور مقام جحبہ پر پہنچے جو جنت البقیع کے قریب تھا..... وہاں وہ ایک ویران جگہ میں داخل ہو گئے..... ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں ایک چوہے نے اپنے سوراخ سے دینار نکالا پھر وہ مسلسل دینار پر دینار نکالتا لایا تا آنکہ سترہ ہو گئے.....

انہوں نے وہ اٹھا لئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا..... آپ ﷺ نے فرمایا:... تم نے سوراخ میں از خود تو ہاتھ نہیں ڈالا تھا؟ انہوں نے کہا:... نہیں..... اس رب کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے..... آپ ﷺ نے فرمایا:... تو یہ تم پر صدقہ ہے جو سوراخ میں سے نکلا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت ڈالے.....

ضباعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان میں سے آخری دینار تب ختم ہوا جب میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے گھر میں چاندی کی تھیلیاں دیکھنے لگی تھی.... (حوالہ دلائل النبوت)

سوکھے درخت پھل دینے لگے

(63) ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر..... عمر و علی رضی اللہ عنہم کو لے کر ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ کے گھر گئے..... اس نے دیکھ کر کہا:..... مرحبا! یا رسول اللہ ﷺ! وصحابہ رضی اللہ عنہم میری دلی خواہش تھی کہ حضور اپنے اصحاب کے ساتھ میرے گھر تشریف لائیں..... میرے پاس جو چیز بھی تھی ہمسایوں کو بانٹ دی ہے..... حضور ﷺ نے فرمایا:... بہت اچھا کیا ہے... مجھے جبرائیل نے ہمسایہ کے اتنے حقوق بتائے

ہیں.... کہ مجھے ڈر تھا کہ کہیں ہمسایہ وراثت کا حقدار تو نہیں ہو جائے گا.....

پھر آپ ﷺ نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ ابوالہیثم کے گھر کے ایک کونہ میں ایک کھجور کا درخت تھا.....ابوالہیثم کو پوچھا:.....اگر اجازت ہو تو ہم چند کھجوریں کھالیں؟ اس نے بتایا کہ:....مدت ہوئی اس پر کبھی پھل نہیں آیا.....اب آپ کو اختیار ہے..... حضور ﷺ نے فرمایا:...اللہ خیر و برکت دے گا.....پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پانی کا ایک پیالہ لائیں.....

جب پانی آیا تو آپ ﷺ نے تھوڑا سا پانی کلی کر کے اس درخت پر پھینکا..... اسی وقت اس کھجور کے درخت سے خوشے لٹکنے لگے.....بعض بڑی بڑی کھجوریں اللہ کے حکم سے اس میں پیدا ہو گئیں.....آپ ﷺ نے بتایا:.... یہ باغ جنت کی کھجوریں ہیں جو تمہیں قیامت کے دن ملیں گی..... یہ وہ نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کا حساب ہوگا.... (حوالہ شواہد النبوۃ و کتاب الشفاء)

پتھر کا حضور ﷺ کو سلام کہنا!

(64) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...

"اِنَّ بِمَکَّۃَ لَحَجَرًا کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ لَیَالِیَ بُعِثْتُ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہٗ اِذَا مَرَرْتُ عَلَیْہِ..."

"مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو جن راتوں میں مجھے مبعوث کیا گیا

تب وہ مجھے سلام کہتا تھا..... (آج بھی) جب میں اس کے قریب سے گزرتا ہوں تو اسے پہچان لیتا ہوں....''

جابر بن سمرہ ﷛ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...

'' اِنِّی لَاُعْرِفُ حَجَرًا کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاُعْرِفُهٗ ''

''میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھے سلام کہا کرتا تھا... میں اسے (آج بھی) پہچانتا ہوں...'' (حوالہ حجۃ اللہ ودلائل النبوۃ)

فاختہ کی حضور ﷺ سے گفتگو

(65) ایک اعرابی اپنے اوپر چادر ڈالے ہوئے حاضر ہوا... اور کہنے لگا:...

''آپ میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟''

''یہ ہیں شاداب چہرے والے''

صحابہ نے بتایا تو اعرابی نے حضور ﷺ سے کہا:.....

''یا محمد ﷺ! اگر آپ سچے نبی ہیں تو بتایئے کہ میرے پاس کیا ہے؟''

''اگر بتا دیا تو اسلام کر لو گے؟''

''یقیناً!''

اعرابی نے ایمان لانے کا وعدہ کر لیا تو حضور ﷺ نے فرمایا:...

''سنو! تم فلاں وادی سے گزر رہے تھے..... تمہاری نظر فاختہ کے گھونسلہ پر پڑی..... اس میں دو بچے تھے..... تم نے پکڑ لئے جب فاختہ گھونسلہ خالی دیکھا تو وادی میں چاروں طرف اڑنے لگی..... تمہارے سوا اسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو فاختہ کو یقین ہوگیا کہ بچے تمہارے پاس ہیں..... اپنے بچوں کی خاطر وہ تمہارے سامنے گر پڑی تو تم نے اسے بھی دبوچ لیا..... اس وقت دو بچے اوران کی ماں تینوں تمہارے پاس ہیں....''

یہ سن کر اعرابی نے اپنی چادر اتاردی..... حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق تینوں پرندے اس میں موجود تھے..... پھر کیا تھا! اعرابی کلمہ پڑھ کر ایمان لے آیا.....

صحابہ کرام فاختہ کی ماتا پر متعجب ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا:...

''تم اس پر تعجب کرر ہے ہو؟.... سنو! کہ جب بندے توبہ کرتے ہیں.... تو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر فاختہ کی ماتا سے بھی زیادہ رحم آجاتا ہے....''

حضور ﷺ نے اعرابی سے فرمایا کہ وہ فاختہ اور اس کے بچوں کو آزاد کردے... (حوالہ مشکوٰۃ)

جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہوگیا

(66) امام بیہقی محمد بن حاطب سے راوی ہیں..... وہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر

پکتی ہوئی ہانڈی گر گئی اور میرا ہاتھ جل گیا..... میری والدہ مجھے دربارِ رسالت میں لے کر حاضر ہوئیں:......

" فَجَعَلَ يَتْفُلُ عَلَيْهَا... "

''حضور ﷺ نے لعاب دہن میرے ہاتھ پر لگایا..... پھر میرے ہاتھ پر دم کیا....'' (حوالہ مسند ابوداؤد و بیہقی و خصائل کبریٰ)

" وَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ فَبَرَاتُ... "

اور فرمایا:... ''اذہب الباس'' محمد بن حاطب کی والدہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی مجلس میں اٹھنے سے پہلے ہی بچہ کا جلا ہوا ہاتھ اچھا ہو گیا..''

حضور ﷺ پر کبوتروں کا سایہ

(67) ابن وہب روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام مکہ معظمہ میں فتح مکہ کے موقع پر تشریف لائے تو.....

" اِنَّ حَمَامَ الْمَكَّةِ اَظَلَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ فَتحِهَا فَدَعَا بِالْبَرْكَتِهٖ... "

''تو مکہ معظمہ کے کبوتروں نے آپ پر سایہ کیا..... حضور ﷺ نے کبوتروں کے لئے دعائے برکت فرمائی...'' (شفاء)

اسی طرح جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جانے لگے..... اور غارِ ثور میں کچھ وقت رہے..... تو غار کے منہ پر مکڑی

نے جالا بن دیا..... اور کبوتروں نے انڈے دیئے.... تا کہ دشمن گمان بھی نہ کرسکیں کہ..... اس غار میں کوئی اترا ہے.... (بہجۃ المحافل ۲/۲۲۶)

اونٹ کا حضور ﷺ کو سجدہ

(68) ابونعیمؒ نے ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے بنی سلمہ سے ایسے اونٹ خریدا جس پر پانی لادا جا رہا تھا.... اور اس نے اسے اپنے شتر خانے میں باندھ دیا تھا.... تا کہ اس پر بوجھ لادا جائے.... مگر اسے خارش ہوگئی.... اور کوئی شخص اتنی ہمت نہ رکھتا تھا کہ اونٹ کے پاس جائے.... جو بھی جاتا اسے وہ پاؤں سے کچلتا تھا..... وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا.... اور آپ سے اس کا ذکر کیا.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھول دو..... صحابہ نے عرض کیا اس کی جانب سے ہمیں آپ پر اندیشہ ہے؟..... فرمایا: اسے کھول دو.... تو انہوں نے کھول دیا..

"فجاء بعير فسجدله"

اونٹ نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ سجدے میں گر گیا.....

لوگوں نے سبحان اللہ کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس جانور سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں.... فرمایا اگر مخلوق میں کسی شخص کو سزاوار ہوتا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو سزاوار ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے....

پتھر نے ہاتھ کو پکڑ لیا

(69) معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنی مخزوم کا ایک آدمی ہاتھ میں پتھر اٹھائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کے لئے آیا.....اس وقت آپ اپنی جبین نیاز درِ توحید پر رکھے ہوئے تھے.....اس نے ہاتھ اٹھایا تاکہ سجدے ہی میں آپ کا سر پتھر سے کچل دے.....

"فیبست یدہ علی الحجر فلم یستطع ارسال الفهر من یدہ..."

مگر اس کا ہاتھ پتھر کے ساتھ چمٹ گیا اور کوشش کے باوجود جدا نہ ہو سکا.....تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا انہوں نے کہا تم بزدل ہو کر لوٹ آئے ہو؟ کہنے لگا میں نے بزدلی نہیں دکھائی مگر یہ ہاتھ سے چمٹ گیا ہے اور کوشش کے باوجود جدا نہیں ہوا.....وہ بڑے حیران ہوئے دیکھا تو واقعی اس کی انگلیاں پتھر کے ساتھ چمٹ گئی تھیں.....انہوں نے بڑی کوشش کے بعد انگلیاں چھڑوائیں... (حوالہ دلائل النبوۃ)

شیطان اور جن کی کشتی

(70) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے کہ پہاڑوں پر سے آواز آئی:.....لوگو! محمد پر چڑھائی کر دو.....حضور ﷺ نے فرمایا:... یہ شیطان کے لشکر کا ایک شیطان ہے...اور جو شیطان کسی نبی پر چڑھائی کرنے کا اعلان کرتا ہے.....وہ ضرور مارا جاتا ہے.....

تھوڑی دیر کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا:...میرے ایک غلام جن نے.....جس

کا نام مسجح تھا..... اور میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا ہے..... شیطان کو مار ڈالا ہے.....

چنانچہ پھر ہمیں پہاڑ پر سے آواز آئی:.....

"نَحنُ قَتَلْنَا مُسْعَرًا"

ہم نے مسعر کو مار ڈالا..... (حجۃ اللہ العالمین للنبہانی ص ۱۹۱)

پتھر ہاتھ سے چپک گئے

(71) ابن اسحاق وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے کہ ابو جہل لعین ایک پتھر لے کر چلا..... اس نے چاہا کہ حضور ﷺ پر پتھر مارے تو پتھر اس کے ہاتھ میں چپک کر رہ گیا اور اس کے دونوں ہاتھ خشک ہو کر رہ گئے..... اور وہ کچھ نہ کر سکا..... پھر وہ الٹے قدم جانب پشت پلٹ گیا اور اس کے بعد حضور ﷺ نے درگزر فرمانے کی دعا مانگی جس سے اس کے دونوں ہاتھ کھل گئے.....

(حوالہ حجۃ اللہ از علامہ نبہانی وخصائص کبریٰ ۱/۱۲۶)

پرندے نے حضور ﷺ کے موزے مبارک کو صاف کیا

(72) بیہقی اور ابو نعیمؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی..... انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور تشریف لے جاتے..... ایک دن آپ تشریف لے گئے تو میں حضور ﷺ کے ساتھ گیا..... آپ

درختوں کی آڑ میں بیٹھے اور اپنے دونوں موزے اتار دیئے...

پھر ان میں سے ایک موزہ پہنا....تو ایک پرندہ آیا اور دوسرا موزہ لے کر اڑ گیا.....پھر فضائے آسمانی میں اسے جھاڑا...تو اس میں سے سیاہ سانپ کینچلی اترا ہوا گرا....

سست گھوڑے کی تیز رفتاری کی وجہ

(73) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا نہایت سست رفتار مٹھا تھا.....ایک دفعہ مدینہ میں شور وغل ہوا....آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ کا چکر لگایا اور آپ ﷺ کی سواری کی برکت سے اس قدر تیز ہو گیا کہ جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا:...یہ تو دریا ہے....اس کے بعد کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا....(صحیح بخاری)

جنت کے انگور کا تحفہ میرے محبوب ﷺ کے لئے

(74) حاکم ؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کی.....انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز میں مشغول تھے کہ اچانک دست اقدس بڑھایا اور اسے کھینچ لیا.....بعد میں ہم نے حضور ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی.....

تو آپ ﷺ نے فرمایا:.....میرے روبرو جنت لائی گئی اور میں نے اسے دیکھا کہ انگور کے کچھ خوشے لٹک رہے ہیں اور میرے نزدیک ہیں.....میں نے چاہا کہ کچھ خوشے توڑ لوں.....پھر میرے روبرو دوزخ لائی گئی.....اتنا فاصلہ تھا جتنا میرے اور تمہارے درمیان ہے.....یہاں تک کہ میں نے دیکھا میرا اور تمہارا سایہ

اس میں ہے..... (حوالہ خصائل کبریٰ)

حضور ﷺ کی دعا سے فقیر مالدار ہو گیا

(75) ایک دفعہ ثعلبہ بن حاطب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے:...
یارسول اللہ ﷺ! میرے لئے دعا فرمائیں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے رزق بھی عطا فرمائے
اور بیٹا بھی..... حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نصیحت کرتے ہوئے
فرمایا:.....

"یَا ثَعلَبَۃُ قَلِیلٌ تُطِیقُ شُکرَہٗ خَیرٌ مِنْ کَثِیرٍ لاَ تُطِیقُہٗ"

"اے ثعلبہ! تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کر سکے وہ اس کثیر مال سے
بدرجہا بہتر ہے جس کا شکر ادا کرنے سے تو قاصر ہے..."

لیکن اس نے اصرار کیا..... حضور ﷺ میرے لئے ضرور دعا فرمائیں اللہ مجھے
کثیر دولت دے..... اس نے جب اصرار کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا:... تیرا بھلا ہو

تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میری طرح ہو جائے.... میں چاہوں تو میرا رب ان پہاڑوں
کو میرے ساتھ چلنے کا حکم دے.... اس نے پھر اصرار کیا:.. یارسول اللہ ﷺ! حضور
دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مال بھی عطا فرمائے اور بیٹا بھی..... مجھے اس ذات کی قسم جس

نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر اللہ تعالیٰ مجھے مال و دولت سے سرفراز
فرمائے تو میں حق دار کو اس مال سے اس کا حق دوں گا.....

نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی..... گویا رزق کے دروازے اس کے

لئے کھل گئے....اس نے چند بکریاں خریدیں ان میں اتنی برکت ہوئی کہ اس کے گھر سے ملحقہ حویلی ان سے بھر گئی اور مزید کی گنجائش نہ رہی.....پھر وہ باہر کھلی جگہ پر اپنے ریوڑ سمیت منتقل ہو گیا.....اب دن میں تو حضور ﷺ کی معیت میں نماز ادا کرتا رات کو وہاں باہر جاتا اور وہیں نماز پڑھتا.....

پھر وہ ریوڑ اور بڑھا اسے اور دور جانا پڑا.....اب نہ وہ دن کو حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا نہ رات کو.....اب آٹھویں دن نماز جمعہ کے لئے مسجد میں حاضر ہو کر حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتا ..... پھر اس ریوڑ میں اور برکت ہوگئی .....زیادہ دور جا کر اس نے اپنے ریوڑ کیلئے جگہ بنائی.....اب جمعہ اور جنازہ میں بھی شرکت کرنے سے معذور ہو گیا.....

حضور ﷺ نے فرمایا:...

"ویحک ثعلبة بن حاطب"

''اے حاطب کے بیٹے ثعلبہ! صد حیف...''

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل بھیجیں..... چنانچہ اس کی طرف دو آدمی بھیجے اور ان کو ایک گرامی نامہ لکھ دیا.....جس میں اونٹوں اور بکریوں کے لئے تعداد رقم کر دی تھی....

پھر اپنے عاملوں کو حکم دیا ثعلبہ کے پاس جائیں اور کہیں اپنے مال مویشی سے زکوٰۃ ادا کرے.....وہ گئے اور انہوں نے ثعلبہ سے زکوٰۃ کا مطالبہ کیا.....اس نے کہا مجھے وہ خط دکھاؤ جو حضور ﷺ نے لکھ کر دیا ہے.....اس نے وہ مکتوب گرامی ثعلبہ کے

سامنے رکھا.....اس نے پڑھ کر کہا:..... یہ صدقہ نہیں یہ جزیہ ہے..... چنانچہ اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا.....

حضور ﷺ کے دونوں فرستادے دوسرے لوگوں کے پاس گئے وہاں سے زکوٰۃ لی.....واپسی پر پھر ثعلبہ کے پاس آئے اس نے پھر وہی کہا:..... یہ تو جزیہ ہے میں جزیہ کیسے ادا کروں.... اچھا مجھے سوچ بچار کرنے کا موقع دیں ... وہ دونوں صاحبان وہاں سے رخصت ہو کر مدینہ طیبہ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو اس سے پیشتر کہ ان سے گفتگو فرماتے حضور ﷺ کی زبان سے نکلا:.....

"ویحک ثعلبة بن حاطب" حاطب کے بیٹے ثعلبہ صد حیف...

اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں......

" وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ o فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ o فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ "

"اور کچھ ان میں سے وہ ہے جنہوں نے وعدہ کیا اللہ کے ساتھ اگر اس نے دیا ہمیں اپنے فضل سے تو ہم دل کھول کر خیرات دیں گے اور ضرور ہو جائیں گے ہم نیکو کاروں سے.....پس جب اس نے عطا فرمایا انہیں اپنے فضل سے تو کنجوسی کرنے لگے اس کے ساتھ اور رد گردانی کر لی اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں...پس اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے نفاق جما دیا ان کے دلوں میں....."

ثعلبہ کو جب ان آیات کا علم ہوا تو وہ اپنے حصہ کا صدقہ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا..... حضور ﷺ نے فرمایا:....

''اِنَّ اللهَ مَنَعَنِیْ اَنْ اَقْبَلَ مِنْکَ''

''اللہ تعالیٰ نے مجھے منع فرمادیا ہے کہ میں تم سے صدقہ وصول کروں...''

چنانچہ اب اس نے زار و قطار رونا شروع کیا روتا تھا سر پر مٹی ڈالتا تھا.... اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:.... یہ تیرا اپنا کیا ہوا ہے میں نے تجھے حکم دیا تم نے اس کی اطاعت نہ کی..... چنانچہ حضور انور ﷺ نے اس کا صدقہ قبول کیا نہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے.....نہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اور وہ عہد عثمانی میں ہلاک ہوگیا...

(حوالہ مدارج النبوۃ وخصائل کبریٰ وحجۃ اللہ)

بھیڑ کا حضور ﷺ کو سجدہ

(76) امام ابونعیم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لائے...

''وفی الحائط غنم فسجدن له''

''اس باغ میں بھیڑیں تھیں، سب نے آپ ﷺ کو دیکھ کر سجدہ کیا''

(حوالہ خصائص کبریٰ)

حضور ﷺ کا زمین سے جنت کا نظارہ

(77) ابن سعد ابو عامر سے روایت کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر غمگین رہے اور پھر مسکرانے لگے.... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سبب مسکراہٹ دریافت کیا.... تو آپ ﷺ نے فرمایا: ... مجھے میرے اصحاب کی شہادت کا رنج ہوا.... لیکن ابھی میں نے دیکھا کہ جعفر:....

" اَحْزَنَتْنِیْ قَتْلُ اَصْحَابِیْ حَتّٰی رَاَیْتُهُمْ فِی الْجَنَّةِ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ "

"اپنے بھائیوں کے ساتھ بہشت میں ایک دوسرے کے مقابل تخت پر بیٹھے ہیں... یہ دیکھ کر میں مسکرا دیا...." (حوالہ خصائل کبریٰ ۲)

قیدی صحابی کے لئے جنت کا انگور

(78) حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ غزوہ رجیع میں اسیر ہو گئے.... اور مکہ میں انہیں سو اونٹ کے عوض بیچ دیا گیا.... مشرکین نے انہیں محبوس کر دیا.... ایک دن انہوں نے دیکھا کہ وہ انگور کا خوشہ کھا رہے ہیں.... حالانکہ اس موسم میں یہ میوہ دستیاب نہ تھا.... کفار نے پوچھا یہ کہاں سے لائے ہو؟.... حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ رزق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے.... (حوالہ شواہد النبوت)

حضور ﷺ کی دعا کی حیران کن قبولیت

☆ سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے سیدۃ النساء عالم فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے دعا فرمائی کہ...

"وہ کبھی بھوکی نہ ہوں"

تو وہ اس کے بعد کبھی بھوکی نہ ہوئیں.....

☆ اور طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم کے لئے کوئی نشانی و کرامت مانگی تو حضور ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور کہا: ...خداوندا! انہیں نور عطا فرما...تو ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور چمکنے لگا....اس پر انہوں نے عرض کیا: ...میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اسے مثلہ یعنی برص خیال کرنے لگیں گے....تو اسے بدل دیا گیا اور وہ نور ان کے کوڑے کے دستہ میں آ گیا اور رات کی تاریکی میں ان کا کوڑا روشنی دیتا تھا.....

اسی وجہ سے ان کا ذوالنور یعنی روشنی والے مشہور ہو گیا اور قبیلہ مضر کیلئے دعا کی تو وہ قحط میں مبتلا ہو گئے.....پھر قریش نے حضور ﷺ سے مہربانی کی خواہش کی تو دعا کی اور قحط دور ہو گیا.....اور حضور ﷺ نے کسریٰ کیلئے دعا کی تھی (اس نے حضور ﷺ کا مکتوب گرامی پھاڑ دیا تھا) کہ اس کا ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو تو اس کا کوئی ملک باقی نہ رہا اور دنیا کے نقشے پر فارس کی ریاست ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی...

☆ اور حضور ﷺ نے اس شخص کے لئے دعا کی جس نے آپ ﷺ کی نماز قطع کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی ٹانگوں کو توڑ دے..... تو وہ بیٹھا رہ گیا.....

☆ ایک شخص کو حضور ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا..... فرمایا:... داہنے ہاتھ سے کھا..... اس نے کہا:... میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا.... حالانکہ یہ اس نے جھوٹ بولا تھا..... فرمایا:... کبھی تو داہنے ہاتھ سے نہ کھا سکے گا..... تو وہ اپنے داہنے ہاتھ کو کبھی نہ اٹھا سکا.....

☆ اور عتبہ بن ابولہب کے لئے فرمایا:..... خداوندا! اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط فرمادے تو اسے شیر نے پھاڑ ڈالا.....

(حوالہ خصائل کبریٰ و حجۃ اللہ)

ایک شامی کا واقعہ

(79) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ میں نے ملک شام کے ایک شخص سے بیان کیا اس کو کسی ضرورت سے رومیوں کے ملک میں جانا تھا..... وہاں گیا اور ایک زمانہ تک وہاں مقیم رہا..... پھر رومی کفار نے اس کو ستایا تو وہ وہاں سے بھاگ نکلا ان لوگوں نے اس کا تعاقب کیا.... اس شخص کو وہ روایت یاد آ گئی اور مذکورہ تین آیتیں پڑھیں..... قدرت نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا کہ جس راستہ پہ یہ چل رہے تھے اسی راستہ پر دشمن گزر رہے تھے مگر وہ ان کو نہ دیکھ سکتے تھے...

(حوالہ تفسیر قرطبی)

گوشت کے ٹکڑے کا رحمت کائنات ﷺ کو زہر کا بتانا

(80) دارمی اور امام بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ خیبر کی ایک یہودی عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھونی ہوئی زہر آلود بکری پیش کی... آپ ﷺ نے اس بکری کے بازو کو تناول فرمایا.... اور آپ ﷺ کے بعض صحابہ نے بھی اس کو کھایا...

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:.... ''اپنے ہاتھوں کو روک لو....'' آپ ﷺ نے اس یہودی عورت کو بلایا اور فرمایا:.. کیا تو نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا؟....

اس عورت نے کہا:....

''من اخبرک'' ''آپ کو کس نے بتایا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:....

''اخبرتنی هذه یدی للذ داع''

''مجھے اس بازو نے بتایا ہے...''

اس عورت نے کہا:...''ہاں میں نے زہر ملایا تھا...''

آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا:...''اس سے تیرا مقصد کیا تھا...''

اس عورت نے کہا میں نے سوچا تھا:....''اگر آپ ﷺ نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو

کوئی نقصان نہیں دے سکے گا اور اگر آپ نبی نہ ہوئے تو پھر ہم آپ سے نجات پا جائیں گے..." آپ ﷺ نے اس عورت کو معاف کر دیا اور اس کا تعاقب نہ کیا....

(حوالہ ابوداؤد مشکوۃ و مدارج النبوت بیہقی)

امام بیہقی اور ابو نعیم نے ایک اور سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں موجود ہے کہ آقا دو جہاں ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا:....اس گوشت کو کھانے سے رک جاؤ اس کے اعضاء میں سے ایک عضو مجھے بتا رہا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے....

(خصائل کبریٰ بیہقی و مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ کا گلا دبانے والے سے حسن سلوک

(81) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:... میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پیدل جا رہا تھا..... حضور ﷺ اس وقت نجرانی چادر..... موٹی کناری کے پہنے تھے.....ایک دیہاتی آ پہنچا اور چادر پکڑ کر اتنی زور سے کھینچی کہ حضور ﷺ کی گردن کے ایک طرف چادر کی کناری کا نشان پڑ گیا.....

اس کے بعد کہنے لگا:... حضور ﷺ! جو خدا کا مال تیرے پاس ہے.... اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دے دے.... حضور والا ﷺ نے اس کی طرف رخ پھیرا اور ہنس دیئے.... پھر کچھ عطا فرمانے کا حکم دیا....

(مسلم و بخاری)

حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین.... سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے....

(مسلم و بخاری)

دعاءِ نبویؐ سے علی رضی اللہ عنہ کی سردی و گرمی سے حفاظت

(82) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے..... کہتے ہیں کہ ایک بار میرے پاس مسجد (کوفہ) کے لوگ اکٹھے ہو گئے.... اور کہنے لگے ہم نے امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز دیکھی ہے جو ہمارے لئے بڑی تعجب خیز ہے... میں نے کہا:... کیا ہے؟ کہنے لگے:... آپ ہمارے پاس سخت سردی میں تشریف لاتے ہیں تو صرف ایک تہبند اور چادر زیب تن ہوتی ہے....

"ویلنس فی البر الشدید الثوبین الخفیفین وما یبالی"

اور گرمی میں آپ روئی سے بھری ہوئی شیروانی پہنے تشریف لے آتے ہیں (انہیں سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی)....

میں گھر گیا اور اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا..... تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ لوگ آپ کے متعلق بڑی حیران کن چیز محسوس کرتے ہیں..... آپ نے فرمایا:... کیا ہے وہ؟ انہوں نے کہا:... آپ کا لباس....

آپ نے مجھے فرمایا..... کیا تم اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (میدان خیبر میں) بلایا تھا جب کہ میری آنکھیں خراب تھیں تو آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں میں تھوکا پھر انہیں میری آنکھوں پر مل دیا اور فرمایا:....

"اللھم اذھب عنہ الحر والبرد"

''اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کا اثر دور کر دے.....''

تو اس خدا کی قسم! جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے آج تک کبھی گرمی سے تکلیف محسوس کی ہے نہ سردی سے تکلیف ہوئی...

حضرت شبرمہ فرماتے ہیں میں نے مقام ذی قارن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ سخت سردی میں آپ نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے..... آپ اپنے اونٹ کو کھینچ رہے تھے اور آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا..... جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کے اثرات ہیں....

(حوالہ سیرت حلبیہ ۲/۱۶۰، مجمع الزوائد ۹/۱۲۵، خصائص کبریٰ ۱/۲۵۲، دلائل النبوۃ ۲/۲۶۳)

پتھروں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دینا

(83) امام ابو نعیم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضر موت کا بادشاہ دربار نبوت میں حاضر ہوا..... اور عرض کیا کہ:.. ہم کیسے مان لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں دست اقدس میں اٹھائیں.....

" وَقَالَ هٰذَا يَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَسَبَّحَ الْحِصٰى فِیْ يَدِهٖ"

"اور فرمایا: کنکریاں شہادت دیں گی کہ میں اللہ کا رسول ہوں .. چنانچہ سنگریزوں نے تسبیح کی... اور وہ مسلمان ہوگیا..." (خصائص ج۲ ص۷۵)

چٹان میں آپ ﷺ کے قدموں کے نشان

(84) علامہ شہاب الخفاجی نے ''شفاء'' کی شرح میں لکھا ہے:.... یہ بات پورے عالم میں مشہور ہے.....اور شعراء نے اس کو اپنے کلام میں نقل کیا ہے.....کہ آپ ﷺ بعض اوقات چلتے تھے تو آپ ﷺ کے قدمین شریفین کے نشانات پتھروں پر پڑ جاتے تھے.....حتی کہ وہ نشانات ابھی تک موجود ہیں اور یہ ابھی تک جوں کے توں ہیں.....لوگ ان کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم کر کے ان سے برکت حاصل کرتے ہیں..

جیسے کہ ایک نشان ''قدس'' میں ایک پتھر پر تھا..... پھر یہ پتھر مصر کے مختلف مقامات پر منتقل کیا گیا جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ سلطان قاتیبائی نے اس کو بیس ہزار دینار میں خریدا تھا اور وصیت کی تھی کہ اس پتھر کو اس کی قبر کے پاس رکھ دیا جائے...اب بھی وہ مبارک پتھر سلطان کی قبر کے پاس موجود ہے...

بعض اوقات جب حضور ﷺ ریت پر چلتے تھے تو آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات نہیں پڑتے تھے...

امام القسطلانی نے المواہب میں فرمایا:.... جب حضور ﷺ کسی چٹان پر چلتے تھے.....تو وہاں آپ کے قدموں کے نشانات پڑ جاتے تھے.....جیسا کہ آپ ﷺ کا یہ معجزہ ہر جگہ مشہور ہے.....ادباء اور شعراء نے اس کا تذکرہ کیا ہے.....مقام ابراہیم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشانات بھی اسی معجزہ کی تائید کرتے ہیں.....اللہ کے اس فرمان میں اسی طرف اشارہ ہے:...

" فِیهِ ایٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَقَامُ اِبْرٰهِیْمَ..." (آل عمران: ۹۷)

(حوالہ حجۃ اللہ از علامہ نبہانی)

حضور ﷺ کی دعا سے قحط دور ہو گیا

(85) ہجرت سے پہلے مکہ میں جب قحط پڑا تھا تو مسلمانوں نے نہیں کافروں نے جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ دعا کیجئے..... آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو پانی برسا..... حضرت ابو طالب عم رسول اللہ ﷺ نے شاید اسی منظر کو دیکھ کر آپ ﷺ کی مدح میں یہ شعر کہا تھا۔

وابیض سیتسقی الغمام بوجهه

ثمال الیتامی عصمة للارامل

''محمد ﷺ گورے رنگ والا ہے..... اس کے چہرے کے وسیلہ سے ابر باراں کی سیرابی مانگی جاتی ہے..... یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کا بچاؤ ہے.....''

(حوالہ دلائل النبوۃ)

جان دو عالم ﷺ کے اشارہ پر ۳۶۰ بت گر گئے

(86) امام بخاری، امام مسلم، البزار، الطبرانی اور ابو یعلیٰ نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے..... وہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت تھے..... ان کو سیسہ کے ساتھ پتھروں میں نصب کیا گیا تھا..... جب فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں داخل

ہوئے آپ ﷺ نے صرف ایک چھڑی سے ان کی طرف اشارہ فرمایا.....آپ ﷺ نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا....آپ ﷺ اپنی زبان مبارک سے فرما رہے تھے:....

"وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ"

"اور آ گیا ہے حق اور مٹ گیا ہے باطل" (بنی اسرائیل:۸۱)

آپ ﷺ نے جس بت کے چہرے کی طرف اشارہ کیا وہ پشت کے بل گر پڑا.....اور جس بت کی پشت کی طرف اشارہ کیا وہ منہ کے بل گر پڑا.....ان میں سے کوئی بت بھی قائم نہ رہ سکا.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ اپنا نیزہ ان کے ساتھ مس کر رہے تھے اور اپنی زبان اقدس سے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرما رہے تھے.....

"جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَايُعِيْدُO" (سبا:۴۹)

ان دونوں روایات کو اس طرح جمع کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے کبھی تو صرف ہاتھ مبارک سے ان کی طرف اشارہ کیا اور کبھی اپنے نیزے سے ان کو مس کیا.....کبھی آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی اور کبھی اس آیت کی تلاوت فرمائی...

(حوالہ حجۃ اللہ علی العالمین ودلائل النبوۃ)

(87) ابونعیم نے معمر ابن سلیمان سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر ایک قالین نما چٹائی

پر بٹھایا.....اس قالین پر موتی اور یاقوت لگے ہوئے تھے.....حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ سے عرض کیا:.....

" اِقْرَاْء بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ...مَالَمْ یَعْلَمْ... " (العلق:۱تا۵)

پھر حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا:.....اے محمد ﷺ! خوفزدہ نہ ہوں..... بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں..... حضور ﷺ وہاں سے واپس تشریف لائے..... آپ جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے وہ جھک کر آپ ﷺ کو یوں سلام عرض کرتا:...

" اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "

یہ سن کر آپ ﷺ کا قلب اطہر مطمئن ہوگیا..... آپ ﷺ نے اس عزت و اکرام کو جان لیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مختص فرمایا تھا..... (حجۃ اللہ)

دل کی بات بتانے پر فضالہ نے اسلام قبول کرلیا

(88) فضالہ بن عمیر نے بظاہر مسلمان بن کر حضور ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف شروع کیا اور یہ خیال دل میں تھا کہ طواف کے دوران موقع پاکر آپ کو شہید کردوں...اثنائے طواف جب اسی خیال سے آپ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:...کیا تمہارا نام فضالہ ہے؟ کہنے لگا:... ہاں یارسول اللہ ﷺ!...

آپ ﷺ نے فرمایا:...تیرے دل میں کیا خیال ہے؟ عرض کیا: کچھ نہیں..... صرف خدا کو یاد کررہا ہوں..... سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم متبسم ہوئے اور فرمایا:..استغفر اللہ کہ اس جھوٹ پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگو..... پھر آپ ﷺ نے

فضالہ کے سینے پر اپنا دست مبارک رکھا.... تو اس کے دل کی کایا پلٹ گئی.... اور فضالہ کا دل بغض نبی ﷺ سے پاک ہو کر.... حب نبی ﷺ کا گہوارہ بن گیا..... حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:....

"وَاللّٰہُ مَارَفَعَ یَدَہٗ عَنْ صَدْرِیْ حَتّٰی مَامِنْ خَلْقِ اللّٰہِ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْہُ"

"خدا کی قسم! حضور ﷺ نے ابھی میرے سینے سے ہاتھ مبارک اٹھایا ہی نہیں تھا کہ کائنات کی کوئی چیز حضور ﷺ سے بڑھ کر مجھے محبوب نہ تھی...."

(الاصابہ شریف ۳/۲۰۱، سیرت ابن ہشام ۴۱۷ قسم ثانی، البدایہ والنہایہ ۴/۳۰۸ والبرہان)

حضور ﷺ کی برکت سے امت محمدؐ پر رب کی مہربانی

(89) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز لباس پہنے ہوئے اپنی اولاد میں سے جنت دوزخ کی طرف جانے والوں کو ملاحظہ کرتے ہوں گے... یکایک آپ علیہ السلام کی نگاہ ایک مسلمان پر پڑے گی جسے ملائک دوزخ کی طرف کھینچتے ہوئے لے جاتے ہوں گے..... آدم علیہ السلام بے چین ہو کر پکاریں گے کہ:.... اے احمد ﷺ! ادھر آؤ دیکھو یہ آپ کی امت کا شخص ہے جسے ملائک جہنم میں لئے جا رہے ہیں.....

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں آدم علیہ السلام کی آواز سن کر ملائک

سے کہوں گا کہ:.....اے میرے مولیٰ کے سپاہیو! ذرا ٹھہر جاؤ.....ملائک عرض کریں گے:...کہ ہم خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے.....آپ ﷺ جناب باری میں عرض کیجئے.....یہ سن کر آنحضرت ﷺ عرش الٰہی کی طرف متوجہ ہو کر عرض کریں گے:...الٰہی حضور نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم امت کے امر میں تمہیں غمگین نہ کریں گے.....

ارشاد ہوگا:...کہ فرشتو ٹھہرو! آنحضرت ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور اس بندے کو میزان کی طرف لے جاؤ.....ملائک اسے میزان کی طرف لے کر چلیں گے اور آنحضرت ﷺ ایک چھوٹا سا پرچہ نہایت سفید اپنے پاس سے نکال کر میزان عدالت کے داہنے پلڑے میں رکھ کر فرمائیں گے:...بسم اللہ ترازو اٹھاؤ...اس پرچہ کے ترازو میں رکھتے ہی نیکیاں بھاری اور گناہ ہلکے ہوں گے...ایک فرشتہ پکارے گا کہ لو اس کی نجات ہوگئی.....یہ بخشا گیا.....اسے جنت میں لے جاؤ.....

یہ عجیب واقعہ دیکھ کر وہ شخص کہے گا کہ اے نیک صورت..... نیک اخلاق بزرگ آپ کون ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تیرا نبی محمد رسول اللہ ہوں اور یہ پرچہ کاغذ کا وہ درود شریف ہے جو تو نے کسی وقت مجھ پر بھیجا تھا...

(حوالہ زرقانی شرح مواہب)

بے ادب کا منہ ٹیڑھا ہوگیا

(90) حکیم بن ابوالعاص حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا...اور جب رسول اکرم ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا..... نبی اکرم ﷺ نے

دیکھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان پر یہ جملہ جاری کر دیا:

"کُنْ کَذٰلِکَ" تو ایسا ہی ہو جا....

پھر اس گستاخ کا منہ مرتے دم تک سیدھا ہوا ہی نہیں۔ (خصائص کبریٰ ص ۷۹ ج ۲)

لڑکی زندہ ہو گئی

(91) خدا کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دینا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بہت ہی مشہور معجزہ ہے.... مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا جامع بنایا ہے.. اسلئے آپ کو بھی اس معجزہ کے ساتھ سرفراز فرمایا ہے.. چنانچہ اس قسم کے چند معجزات احادیث وسیرت نبویہ کی کتابوں میں مذکور ہیں...

امام بیہقی سے روایت ہے کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام دی تو اس نے کہا:... میں اس وقت تک ایمان نہ لاؤں گا.... جب تک آپ میری لڑکی کو زندہ نہ کر دیں.... چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہمراہ لڑکی کی قبر پر تشریف لے گئے:...

"فَقَالَ یَا فُلَانَۃُ فَقَالَتْ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ فَقَالَ ﷺ اَتُحِبِّیْنَ اَنْ تَرْجِعِی الدُّنْیَا فَقَالَتْ لَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَجَدْتُ اللّٰہَ خَیْرًا لِّیْ مِنْ اَبَوَیَّ"

"پھر لڑکی کا نام لے کر آواز دی.. لڑکی نے لبیک و سعدیک کہا.. حضور علیہ السلام نے فرمایا:.. کیا تو دنیا میں واپس آنا چاہتی

ہے؟....لڑکی نے کہا:... یارسول اللہ ﷺ! نہیں کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان پایا ہے....''

(زرقانی علی المواہب ۵/۱۸۲ وشفاء ۱/۲۱۱ وشفا ملا علی قاری ص ۱/۶۴۸ والبرہان)

حضور ﷺ کی دعا سے مردہ بکری زندہ ہوگئی

(92) حضرت جابر رضی اللہ عنہ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے... چہرہ مبارک کو متغیر پایا....تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے: میں نے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کا چہرہ متغیر دیکھا ہے....میرا گمان ہے بھوک کے سبب ایسا ہے....کیا تیرے پاس کچھ ہے؟....بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس صرف یہ ایک بکری....اور کچھ بچا ہوا توشہ ہے....

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح کر کے اس کا گوشت پکایا....اور روٹیوں کا چورہ کر کے ثرید بنایا....اس کو بارگاہ نبوت میں لے کر حاضر ہوئے...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: جاؤ اپنی قوم کو بلا لو....جابر کا خاندان آیا اور حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: کھاؤ مگر ہڈی نہ توڑنا....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب نے سیر ہو کر کھالیا...

''وفضل الجفنة شبها كان فيها''

''اور کھانا اتنا کا اتنا ہی رہا....''

جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے تمام ہڈیوں کو ایک برتن میں جمع فرمایا اور ان ہڈیوں پر اپنا دست مبارک رکھ کر کچھ کلمات ارشاد فرمائے...تو یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ....

" فَاِذَا بِشَاةٍ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ ذَنْبِهَا فَقَالَ لِيْ خُذْ شَاتَکَ فَاَتَیْتُ اِمْرَاتِیْ فَقَالَتْ مَاھٰذَا قُلْتُ ھٰذِہٖ وَاللّٰہُ شَاتِنَا النَّبِیّ ذَبَحْنَا دَعَا اللّٰہَ فَاَحْیَاھَالَنَا قَالَتْ اَشْھَدُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ "

''وہ بکری زندہ ہو کر کھڑی ہوگئی اور دم ہلانے لگی....آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:...اپنی بکری لے جائیں....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بکری لے کر اپنی بیوی کے پاس آیا...وہ بولی:...یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: واللہ! یہ ہماری وہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا...حضور ﷺ کی دعا سے یہ کان جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی...اللہ نے اسے زندہ کر دیا ہے...یہ

سن کر ان کی بیوی نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں....''

اس حدیث کو جلیل القدر محدث ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ اور مشہور حافظ الحدیث محمد بن المنذر نے بھی ''کتاب العجائب والغرائب'' میں اس حدیث کو نقل فرمایا...

(زرقانی علی المواہب ۱۸۴/۵ و خصائص کبریٰ ۶۷/۳، دلائل النبوۃ بیہقی، خصائص کبریٰ ۲۲۷/۱، دلائل النبوۃ ابونعیم ص ۵۴۳، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۲۱، مدارج النبوۃ ۳۰۸/۱)

آپ ﷺ کی ناگواری پر عالی شان عمارت توڑ دی

(93) ابوداؤد شریف میں ایک عبرتناک واقعہ موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے.....تو دیکھا کہ ایک عمارت بڑی شان وشوکت کے ساتھ بنائی گئی ہے اور اس پر قبہ بھی بنا ہوا ہے.....جب آپ ﷺ نے اس کا منظر دیکھا تو صحابہ سے معلوم کیا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ تو بتلایا گیا کہ فلاں کا مکان ہے.....اس کے بعد جب ان صحابی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو حضور ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دینے سے اعراض فرمایا.....اور کئی مرتبہ سلام کیا.....

حضور ﷺ نے ہر مرتبہ اعراض فرمایا.....تو ان صحابی نے دوسرے صحابہ سے دریافت کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ حضور ﷺ ہم سے ناراض ہیں؟ تو ان کو جواب ملا کہ حضور ﷺ نے آپ کے گھر کا قبہ دیکھا ہے.....جب یہ سنا تو سیدھے اپنے گھر آ کر پوری عمارت کو منہدم کر کے زمین سے ہموار کر دیا.....اس کے بعد حضور ﷺ سے آ کر یہ بتلایا بھی نہیں کہ میں نے وہ عمارت توڑ دی ہے.....بس دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ یہی عمارت محبوب کی ناراضگی کا سبب ہے.....اور محبوب کی مرضی کے سامنے اس طرح عمارت اور آرزو قربان ہیں...

اس کے بعد پھر حضور ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ عمارت بالکل ختم ہے

تو حضور ﷺ نے صحابہ سے پوچھا..... تو جواب ملا کہ آپ کی ناراضگی کا ان پر اثر پڑا .....انہوں نے اس وجہ سے آکر پوری عمارت ختم کردی.....اس کے بعد حضور ﷺ ان صحابی سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا:... دنیا کے اندر ہر عمارت مالک پر وبال ہے..... ہاں البتہ سر چھپانے اور ضروریات زندگی کے بقدر گھر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے.....

کتنی بڑی بات ہے کہ محبوب کی مرضی کے سامنے اپنی آرزو اور خوشی اور اپنے بیوی بچوں کی خوشی اور آرام سب کچھ قربان کردیا.....

جبرائیل علیہ السلام کا مشاہدہ

(94) ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ سے پوچھا:.... تم نے مشرق و مغرب کو دیکھا ہے..... کہیں میرے جیسا بھی دیکھا ہے؟ جبرائیلؑ نے عرض کیا:...... حضور ﷺ! میں نے مشارق و مغارب کو دیکھ ڈالا..... کہیں بھی کسی کو آپ سے افضل نہ پایا.....

یارسول اللہ ﷺ! آپ کا رب آپ کے لئے فرماتا ہے کہ میں نے اگر ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے.....اور میں نے کوئی بھی ایسا نہیں بنایا جو آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو.....اور میں نے ساری دنیا اور دنیا والوں کو صرف اس لئے بنایا ہے کہ تمہاری شان اور میرے نزدیک جو عزت ہے وہ میں انہیں بتاؤں اور دکھاؤں.....اے میرے محبوب! میں نے اگر تمہیں نہ بنایا ہوتا تو

ساری دنیا کو پیدا نہ فرماتا.. (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۹)

کھجور کی گٹھلی میں دودھ کی نہر

(95) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں جلوہ فرما تھے.... اسی دوران ایک سوالی آیا اور آکر عرض کرنے لگا:... یا رسول اللہ ﷺ! میں فقیر آدمی ہوں میرے بہت سے بال بچے ہیں.... اللہ تعالیٰ کے لئے مجھے کوئی چیز عنایت کریں جسے میں اپنے بچوں کے لئے گھر لے جاسکوں..... نبی کریم ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:... عائشہ! دیکھو گھر میں کوئی چیز ہے تو اس سوالی کو دے دو...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گھر کے اندر تشریف لے گئیں اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر عرض کرنے لگیں:..... یا رسول اللہ ﷺ! گھر میں تو اس وقت کوئی چیز نہیں جو سوالی کو دی جاسکے..... لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے اس سوالی سے فرمایا:... اے سوالی! اس وقت تو گھر میں کوئی چیز موجود نہیں جو تجھے دی جائے..... پھر کسی وقت آنا.... اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا تو ہم تجھے کوئی چیز ضرور دے دیں گے.....

سوالی کہنے لگا:... یا رسول اللہ ﷺ! میرے بچے گھر میں میرا انتظار کر رہے ہوں گے وہ آس لگائے بیٹھے ہوں گے کہ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ سے ہمیں کوئی نہ کوئی چیز مل ہی جائے گی..... لہٰذا کاشانہ نبوت سے میں اگر گھر خالی ہاتھ واپس لوٹ گیا تو ان کی امید ٹوٹ جائے گی.... اور مجھے یہ اچھا نہیں لگتا....

حضور اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:.... جاؤ ایک بار پھر دیکھو کوئی چیز ہو تو لے آؤ..... حضرت عائشہؓ ایک بار پھر اندر تشریف لے گئیں اور بڑی احتیاط سے گھر کا کونہ کونہ چھان مارا..... کہ کوئی چیز ایسی مل جائے جو نبی کریم ﷺ سوالی کو دے سکیں اور وہ نبوت سے ناکام نہ لوٹے..... لیکن کوئی ایسی چیز نہ مل سکی...

حضرت عائشہؓ نے آ کر عرض کیا:..... یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا..... میں نے بڑی احتیاط سے گھر میں دیکھا مگر اس کھجور کی گٹھلی کے سوا گھر میں کوئی چیز نہیں ملی جو آپ ﷺ سوالی کو دے سکیں..... آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ہاتھ سے کھجور کی وہ گٹھلی لے کر اس سوالی کو عطا کر دی اور فرمایا:..... اے سوالی! ناراض مت ہونا کیونکہ میرے گھر میں اس وقت صرف یہی ایک گٹھلی ہی ہے اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں جو میں تمہیں دے سکوں..... اس سائل نے وہ گٹھلی لی اور گھر واپس چلا گیا.....

گھر جا کر اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کے گھر میں بھی اس گٹھلی کے سوا کچھ نہیں جو آپ ﷺ ہمیں عنایت فرما دیتے..... یہ سن کر وہ سب رونے لگے..... پھر جب انہیں بھوک نے خوب ستایا اور بھوک کی وجہ سے نڈھال ہونے لگے تو اچانک اس آدمی نے وہی گٹھلی اپنے منہ میں رکھی اور اسے چوسنے لگا اس نے محسوس کیا کہ اس گٹھلی میں سے دودھ اور شہد نکل کر اس کے حلق میں داخل ہو رہا ہے..... وہ کافی دیر تک اس گٹھلی میں سے دودھ اور شہد چوستا رہا...

پھر جب وہ سیر ہو گیا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا:..... بڑی حیرانگی کی بات

ہے کہ اس گٹھلی میں سے دودھ اور شہد نکلتا ہے.....لو تم بھی چوس کر دیکھ لو..... یہ کہہ کر اس نے گٹھلی اپنی بیوی کو دے دی.....اس نے وہ گٹھلی منہ میں رکھی تو واقعی اس میں سے دودھ اور شہد نکلنے لگا.....اس طرح جب وہ سیر ہوگئی تو باری باری سب گھر والوں نے اس گٹھلی کو چوس کر دودھ اور شہد سے اپنی بھوک مٹالی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا....

پھر انہوں نے اس گٹھلی کو تبرک سمجھ کر کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے حضور ﷺ کے ہاتھ سے چھو کر آئی ہے اسے کپڑے میں لپیٹ کر رکھ دیا..... جب دوسرا دن ہوا....اور عورت کو بھوک لگی....تو اس کو گٹھلی کا خیال آیا.....لہٰذا وہ گئی اور جس کپڑے میں اسے لپیٹ کر رکھا تھا...وہ اٹھا کر لے آئی....

اور جب اس نے اس کپڑے کو کھول کر دیکھا....تو وہی گٹھلی سرخ یاقوت بن چکی تھی جس کی روشنی سے سارا گھر جگمگانے لگا.....وہ بڑی حیران ہوئی.....بہرحال اس نے وہ گٹھلی لی اور بازار چلی گئی.....جہاں اس نے اسے ساٹھ ہزار درہم کے عوض بیچ دیا...اس طرح نبی کریم ﷺ کی برکت سے ان کی بھوک بھی ختم ہوگئی....اور افلاس و تنگدستی بھی...

روشنی و تاریکی میں بھی برابر دیکھتے تھے

(96) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے لئے اندھیرا حجاب نہ بنا....اور آپ نے اندھیرے میں چیونٹی کو دیکھ لیا...تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اندھیرا کیسے حجاب بن سکتا تھا....انہوں نے تجلی دیکھی تھی....اور حضور ﷺ نے ذات عشق کا

مشاہدہ فرمایا تھا....

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:....

"كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرىٰ بِاللَّيْلِ فِي الظُّلْمَةِ كَمَا يَرىٰ فِي النَّهَارِ بِالضَّوْءِ"

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے... جیسا کہ دن کی روشنی میں..."

(خصائص کبریٰ ص ۱/۶۱، حجۃ اللہ ص ۶۷۹، شفاء شریف ۱/۶۸، زرقانی علی المواہب ۴/۸۳)

حضور ﷺ کی دعا سے گنجا پن دور ہو گیا

(97) حضرت ہلب بن یزید بن عدی رضی اللہ عنہ حضور رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ گنجے تھے:.....

"فَمَسَحَ النَّبِيُّ ﷺ رَاسَهٗ فَنَبَتَتْ شَعْرُهٗ فَسَمَّى الْهُلْبَ"

(طبقات ابن سعد، شفاء شریف، خصائص کبریٰ ص ۲/۸۴)

"تو حضور علیہ السلام نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا... پس ان کے سر پر بکثرت بال اگ آئے... اسی وجہ سے ان کا نام ہلب ہو گیا..."

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ:....

" مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰی رَاسِ صَبِيٍّ بِهٖ عَاهَةٌ فَبَرِأَ وَاسْتَوٰی شَعْرُهٗ " (شفاء شریف ص ۲۲۰/۱)

" حضور علیہ السلام نے ایک گنجے بچے کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا گنجا پن جاتا رہا اور سارے بال برابر ہو گئے.."

جے حضرت گنجے دے سر ہتھ لائے
شفاء ہوئی تے جلدی وال آئے

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر ایک آدمی کے کھانے سے اسّی افراد سیر ہوئے

(98) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم سے کہا:..... میں نے محسوس کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ضعف ہے اور میرے اندازے کے مطابق ایسا بھوک کی وجہ سے ہے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟...." فقالت: نعم" انہوں نے کہا: ہاں...

" فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ "

چنانچہ انہوں نے جو کی روٹیاں بنائیں پھر اپنا دوپٹہ اتارا..... اس کے ایک حصے میں روٹیاں باندھیں اور میرے ہاتھ میں تھما دیں اور دوسرا حصہ میرے اوپر لپیٹ دیا اور مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا.....

" ثم ارسلتنی الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "

میں مسجد میں پہنچا..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے میں ان کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا..... نبی ﷺ نے انس ؓ سے فرمایا:.....

"اَرْسَلَکَ اَبُوْ طَلْحَۃَ" تمہیں ابوطلحہ ؓ نے بھیجا ہے؟

"فقال : نعم" میں نے کہا:... ہاں.....

آپ ﷺ نے فرمایا:..... کیا کھانے کی دعوت کے لئے؟

میں نے کہا ہاں.....

تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والے لوگوں سے فرمایا:

"قوموا فانطلق وانطلقت بین ایدیھم"

"اٹھو (ابوطلحہ ؓ کے گھر چلیں)..."

آپ ﷺ ہمارے گھر کو چل دیئے اور میں آگے آگے چلتا ہوا ابوطلحہ تک پہنچا اور ساری بات سنائی وہ کہنے لگے:.....

"یَا اُمَّ سُلَیْم قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالنَّاسُ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُ ھُمْ قَالَتْ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ..."

"اے ام سلیم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو سب لوگوں کے ساتھ آرہے ہیں اور ہمارے ہاں تو ان سب کو کھلانے کے لئے کچھ بھی نہیں.....وہ کہنے لگیں اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں..."

تو ابوطلحہ گھر سے نکلے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر ابوطلحہ اور نبی صلی اللہ

علیہ وسلم گھر میں اکٹھے ہی داخل ہوئے.....

"فقال رسول اللہ ﷺ هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذالك الخير فامر به رسول اللہ ﷺ ففت وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول اللہ ﷺ فيه ماشاء اللہ ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتىٰ شبعوا ثم خرجوا"

نبی ﷺ نے فرمایا:...اے ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ حاضر کردو..... تو وہی روٹیاں حاضر کردی گئیں.....آپ ﷺ کے حکم سے ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنادیئے گئے اور ام سلیم گھی سے کچھ سالن بنالائیں...

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پر کچھ پڑھا جس قدر اللہ نے چاہا....پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر لاؤ.....تو وہ آگئے.....اور کھانا کھانے لگے یہاں تک کہ سیر ہوگئے اور اٹھ کر چل دیئے...پھر آپ نے فرمایا دس اور کو اجازت دو....تو دس اور صحابہ آگئے کھانا کھایا....سیر ہوئے اور چل دیئے...پھر آپ نے دس صحابہ اور بلوائے...وہ آئے اور سیر ہوکر چلے گئے...

پھر آپ نے دس اور کو بلوایا وہ بھی آئے.....سیر ہوئے اور اپنی راہ لی....پھر آپ نے دس اور کو دعوت دی....وہ بھی آئے....کھانا کھایا اور سیر ہوئے....اسی طرح ساری قوم نے سیر ہوکر کھانا کھالیا.....

"والقوم سبعون او ثمانون رجلا" جبکہ ان کی تعداد سَتّر یا اَسّی

تھی....   (بخاری ومسلم وخصائل کبریٰ)

تیری انگلی اٹھی! چاند کا کلیجہ چر گیا

(99) روایت ہے کہ ایک رات ابوجہل لعین یہودیوں کے ایک بہت بڑے راہب کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا.....اس وقت آپ مسجد حرام میں تشریف رکھتے تھے.....ابوجہل تلوار لہراتے ہوئے بولا:.....

''تم سے پہلے انبیاء معجزات دکھاتے رہے ہیں.....تم بھی کوئی معجزہ دکھاؤ تو حرمت لات ومنات کی قسم! تم پر ایمان لے آؤں گا... بصورت دیگر اس تلوار سے تمہارا سر قلم کردوں گا...''

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:...

''میں اگر معبود برحق کی قسم کھا کر کہوں تو یقین نہ کرو گے.....رہی بات میرا سر قلم کرنے کی تو یاد رکھو کہ میری حفاظت کا ذمہ خدا نے خود لے رکھا ہے.....تم معجزہ اور نشانی دیکھنے پر ایمان لے آؤ تو میں تمہیں معجزہ دکھانے کیلئے تیار ہوں..... بتاؤ کہ کون سا معجزہ دیکھنا پسند کرو گے؟...''

ابوجہل سوچ میں پڑ گیا کہ محمد ﷺ سے کون سا معجزہ طلب کروں جس سے وہ عاجز رہ جائیں..... یہودی راہب نے ابوجہل سے کہا:.....محمد محض ایک جادوگر ہے.....جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے.....آسمان پر نہیں.....محمد سے کوئی آسمانی معجزہ

طلب کرو.....

یہودی کی بات سنتے ہی ابو جہل نے حضور ﷺ سے کہا:...چاند کوتوڑ کر دکھاؤ...

حضور علیہ السلام نے انگشت شہادت سے چاند کو اشارہ فرمایا تو امر ربی سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا.....نصف چاند اپنی جگہ پر رہا اور دوسرا نصف دور ہوتا چلا گیا....یہ دیکھتے ہی ابو جہل بولا:...چاند سے اب کہو کہ وہ پھر سالم ہو جائے....

حضور ﷺ نے انگشت شہادت سے پھر اشارہ فرمایا...تو چاند پہلی حالت پر آ گیا.....یہودی راہب نے یہ معجزہ دیکھا تو کلمہ پڑھ کر حضور ﷺ پر ایمان لے آیا.....
لیکن ابو جہل نے کہا:...محمد کتنا بڑا جادوگر ہے جس نے چاند پر بھی جادو کر دکھایا ہے....

ابو جہل نے اپنے دوستوں سے کہا کہ شہر کے چاروں طرف قاصد بھیج کر معلوم کرو اگر انہوں نے بھی شق القمر کا مشاہدہ کیا ہے تو یہ معجزہ ہے ورنہ جادو.....قاصد روانہ کیے گئے ..... وہ جہاں بھی پہنچے.....لوگوں نے شق القمر کی گواہی دی.....
قاصدوں نے ابو جہل کو بتایا.....ابو جہل پھر بھی ایمان نہ لایا....

(حوالہ دلائل النبوہ وخصائل کبریٰ وحجۃ اللہ وشواہد النبوت)

حضور ﷺ کے بلانے پر درخت بھاگتا ہوا حاضر ہو گیا

(100) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيُ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهٗ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ...''

''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا.... جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں...''

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس کی کون گواہی دیتا ہے..... ''قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیکر گواہی دیتا ہے....

'' فَدَعَا هَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِشَاطِیءِ الْوَادِیْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰی قَامَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلاَ ثًا فَشَهِدَتْ ثَلاَ ثًا اَنَّهٗ کَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْبَتِهَا...''

(مشکوۃ شریف ص ۵۴۱ سنن دارمی شریف ص ۱۸ حوالہ شواہد النبوۃ)

''رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کیکر کو بلایا.... حالانکہ آپ وادی کے کنارے پر تھے.... پس وہ زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہوگیا... آپ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی... پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی.... کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے

ہی ہے.... پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا...''

مدارج النبوۃ میں اسی طرح کے واقعہ میں یہ اضافہ ہے کہ اس معجزہ کو دیکھ کر بدوی نے عرض کیا:

''اِیْذَنْ لِیْ یَارَسُوْلَ اللہِ اَنْ اُقَبِّلَ رَاسَکَ وَرِجْلَیْکَ فَعَمِلَ'' (ازمواہب لدنیہ ج ۱)

مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں.... حضور ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی.... پھر اس نے عرض کیا.... تو مجھے دست مبارک اور قدم شریف کے بوسہ لینے کی اجازت مرحمت فرمایئے..... حضور ﷺ نے اس کی اجازت دے دی....

علامہ شبلی نعمانی صاحبؒ نے ابن سعد کے حوالے سے اس واقعہ میں یہ اضافہ لکھا ہے کہ بدو یہ کہہ کر اپنے مکان کو روانہ ہوا کہ اگر میرے اہل وعیال نے بھی اسلام قبول کرلیا.... تو میں ان سب کو لے آؤں گا.... ورنہ تنہا آپ ﷺ کے ساتھ قیام کروں گا.... (ابن سعد ج ا ص ۱۲۲)

حضور ﷺ کی دعا پر دیواروں نے آمین کہا

(101) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فخر دو عالم ﷺ نے مجھے اور میری اولاد کو ایک چادر میں چھپایا اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی: اے اللہ! انہیں دوزخ کی آگ سے اس طرح چھپا لینا.... جیسے میں نے انہیں چادر میں چھپا لیا ہے.... اس پر گھر کے درودیوار سے آمین آمین کی صدائیں بلند ہونے لگیں....

(خصائل کبریٰ وشفاء قاضی عیاضؒ)

امام بخاری و مسلم نے حضرت ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے.... کہ جب قبیلہ مضر نے دعوت اسلام کو قبول کرنے میں دیر کی.... تو حضور ﷺ نے ان کے بارے میں بددعا کی:....

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ"

"اے اللہ! ان غفلت شعاروں پر ایسا قحط نازل فرما جس طرح یوسف علیہ السلام کے ملک میں قحط پڑا تھا...."

اس وقت سے ابر رحمت کا برسنا بند ہوگیا.... ہر چیز تباہ و برباد ہوگئی.... کھانے کے لئے کوئی اناج دستیاب نہیں ہوتا تھا.... یہاں تک کہ وہ مردہ جانوروں کی کھالیں.... ان کے خون اور ان کی ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے....

ابوسفیان حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! حضور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں.... آپ کی قوم بھوک سے ہلاک ہو رہی ہے.... اللہ کی جناب میں ان کے لئے دعا فرمائیں....

حضور ﷺ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے.... اور ان دلنشین کلمات سے دعا مانگی:....

"اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُرِيْعًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِلٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ"

"اے اللہ! ہم پر بارش برسا جو تر و تازہ کرنے والی ہو سارے علاقے

پر برسے بڑی کثیر ہو... جلدی ہو تاخیر سے نہ ہو... نفع بخش ہو نقصان

دہ نہ ہو.."

جمعہ آنے سے پہلے تک خوب موسلا دھار مینہ برسا....

حضور ﷺ کی دعا سے ۱۰۰ سال میں ایک دانت نہ گرا

(102) یعلی بن اشدق سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نابغہ بن جعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شعر سنایا.... جو آپ کو بڑا پسند آیا...

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے خوب اشعار کہے ہیں.... اللہ تمہارا چہرہ سلامت رکھے.... یعلی کہتے ہیں پھر میں نے نابغہ رضی اللہ عنہ کو سو سال سے زائد عمر میں دیکھا... اس وقت تک ان کا ایک دانت بھی نہ گرا تھا.. (حوالہ دلائل النبوۃ)

پیالہ میں دست مبارک رکھا تو ۱۵۰۰ نے پانی پی لیا

(103) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر لشکر کو پیاس لگی اور رحمت کائنات ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا.... سرکار ﷺ نے اس سے وضو کیا تو لشکری سرکار ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوئے .... یا رسول اللہ ﷺ! اور پانی نہیں جس سے ہم لوگ وضو کریں اور پئیں بس یہی پانی ہے جو حضور کے برتن میں ہے..

یہ سن کر رحمت والے نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھ دیا تو پانی نے جوش مارنا شروع کر دیا اور انگشتان مبارکہ کے درمیان سے یوں پانی نکلا جیسے چشمے بہہ نکلے ہیں.... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سب نے پانی پیا.... وضو کئے..

یہ بیان سن کر کسی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا کہ آپ کتنے تھے؟.... تو فرمایا: اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے ہم پندرہ سو....

(بخاری شریف ۵۹۸/۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۲)

حضور ﷺ کے تھوک مبارک چوس لینے کی برکت

(104) سیدنا عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کو دربار رسالت میں حاضر کیا گیا.... تو حبیب مکرم ﷺ نے اس پر آبِ دہن مبارک ڈالا اور دعاء دی.... اس نے آبِ دہن کو چوس لیا....

" فقال رسول اللہ ﷺ انه لمسقی"

"فرمایا یہ پانی پلانے والا ہے..."

تو وہ صحابی جہاں سے بھی زمین کریدتے پانی نکل آتا....

(حجۃ اللہ علیہ العالمین ص ۴۳۸ و برہان)

زہریلے پانی پر معجزہ

(105) یمن میں پانی کا ایک چشمہ تھا جس کا نام زعاق تھا.... یہ پانی اتنا زہریلا تھا کہ جس نے بھی اس میں سے پانی پی لیا وہی مرگیا.... جب آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف کہلایا:....

''اے پانی! تو بھی مسلمان ہو جا اس لئے کہ لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں....''

اس کے بعد سے پانی کو پی کر کوئی نہیں مرا.....البتہ پینے کے بعد بخار میں مبتلا ہو جاتا تھا.... (ام سیر)

ایک حیرت انگیز پیش گوئی جو بطور معجزہ پوری ہوئی

(106) " وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَیْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ یَرْتَابُ فَبَیْنَمَا هُوَ عَلٰی ذَالِكَ اِذَا وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰی بِیَدِهٖ اِلٰی كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ حَدِیْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ یَا

بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤمِنٌ وَاِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِاالرَّجُلِ الْفَاجِرِ...." (رواہ البخاری)

"اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ کہتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھے وہاں جنگ شروع ہونے سے پہلے (میدان جنگ میں) رسول کریم ﷺ نے اپنے لشکر کے لوگوں میں سے ایک ایسے شخص کے بارے میں کہ جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا فرمایا یہ شخص دوزخی ہے.... پھر جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بے جگری سے لڑا اور اس کا جسم زخموں سے چور ہو گیا (یہ دیکھ کر صحابہ ﷺ میں سے) ایک صاحب نے آکر اظہار تعجب کے طور پر) عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس شخص کی حقیقت حال مجھے بتائیے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے (جب کہ ظاہری حال تو یہ ہے کہ) وہ اللہ کی راہ میں بڑی بے جگری سے لڑا ہے اور بہت زخم اس نے کھائے ہیں.... جس سے اس کا جنتی ہونا معلوم ہوتا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "یاد رکھو وہ دوزخیوں میں سے ہے.... یعنی حقیقت حال وہی ہے جو میں نے پہلے بتائی ہے کہ وہ شخص دوزخی ہے اگرچہ اس کا ظاہر حال اس کے خلاف ہی کیوں نہ نظر آئے.... بات یہ ہے کہ آخرت کے متعلق ظاہری اعمال کا کچھ اعتبار نہیں اصل مدار حسن احوال اور حسن خاتمہ پر ہے.... اور پھر قریب تھا کہ بعض (ضعیف الایمان) لوگ (میدان جنگ میں کافروں کے خلاف اس شخص کی جانفروشانہ لڑائی کو

دیکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کی سچائی میں) شک وشبہ کا شکار ہوجاتے.... لیکن (اسی وقت لوگوں نے دیکھا) یکا یک اس شخص نے اپنے زخموں کی تکلیف سے بے چین ہوکر اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اور ایک تیر نکال کر اس کو اپنے سینے میں پیوست کرلیا.... (یہ دیکھنا تھا کہ) بہت سے مسلمان دوڑے ہوئے رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی (یہ) بات سچی کردی (کہ وہ شخص دوزخی ہے) اس نے اپنا سینہ چیر کر خودکشی کرلی ہے.... رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے.... میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں....''

(یہ الفاظ آپ ﷺ نے اس خوشی کے اظہار کے لئے فرمائے کہ آپ ﷺ کا کہنا سچ ہوا.... اس کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا کہ) بلال کھڑے ہو اور لوگوں کو آگاہ کردو کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسق شخص کے ذریعہ بھی مضبوط کرتا ہے.... (بخاری)

یہاں اس واقعہ کا ذکر غزوہ حنین کی نسبت سے کیا گیا ہے کہ جب کہ مواہب لدنیہ میں اس کا ذکر غزوہ خیبر کے موقع پر ہوا ہے اور صحیح بخاری میں یہی منقول ہے.... لہٰذا ہوسکتا ہے اس طرح کا واقعہ دونوں غزووں میں پیش آیا ہو.... حدیث میں جس شخص کا ذکر کیا گیا ہے اس کا نام قرمان تھا اور وہ ایک منافق تھا اگرچہ اس کا منافق ہونا ظاہر نہیں تھا....

''اور ایک تیر نکال کر اس کو اپنے سینہ میں پیوست کرلیا'' بخاری کی اکثر روایتوں میں سَہْمًا کے بجائے جمع کا صیغہ اسھما نقل کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے اپنے ترکش سے بیک وقت کئی تیر کھینچ کر ان سب کو اپنے سینہ میں گھسیڑ لیا تھا....

نیز صحیح بخاری ہی کی ایک روایت میں نقل کیا ہے.... کہ اس شخص نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کی دھار پر اپنا سینہ رکھ کر زور سے دبایا یہاں تک کہ مر گیا.... لیکن ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے.... ہو سکتا ہے کہ اس نے پہلے تیر کے ذریعہ اپنا کام تمام کرنا چاہا.... تو جب فوری طور پر وہ نہ مر سکا ہوگا.... تو پھر تلوار کے ذریعہ خودکشی کا عمل پورا کیا ہوگا.... حاصل یہ کہ اس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ اس کے اندر خبث باطن (نفاق تھا).... یا پھر وہ خودکشی کر لینے کے سبب فاسق کی موت مرا....

رونے والا ستون

(107) سیدنا جابر ؓ راوی ہیں کہ شروع میں رسول اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ایک ستون جو کہ خشک شدہ کھجور کا تھا.... اس کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیتے پھر جب سید الانبیاء ﷺ کے لئے منبر تیار ہوا.... اور جان جہاں رحمت دو عالم ﷺ اس منبر پر خطبہ دینے کے لئے جلوہ فرما ہوئے.... تو اس ستون نے بآواز بلند رونا شروع کر دیا.... اتنا رویا کہ قریب تھا وہ پھٹ جاتا.... یہ دیکھ کر کہ سید العالمین ﷺ منبر پر سے نیچے تشریف لاتے اور اسے گلے سے لگا لیا....

" فَجَعَلَتْ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ"

یعنی جب گلے سے لگایا.... تو اس نے بچوں کی طرح ہچکیاں لینا شروع کر دیں... پھر وہ آہستہ آہستہ خاموش ہوا.. (رواہ البخاری ۱/۵۰۶، مشکوۃ المصابیح ص ۵۳۶)

حضور ﷺ کے لعاب سے کٹا بازو جڑ گیا

(108) حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میری قوم کا ایک شخص ہم دونوں اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے.... جب آپ مشرکین بدر سے لڑائی میں مصروف تھے.... ہم نے عرض کی کہ ہم لڑائی میں شرکت کر کے آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں....

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مسلمان ہو؟

ہم نے عرض کیا کہ نہیں.... تو آپ ﷺ نے فرمایا:

" فَاِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ "

ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے امداد حاصل نہیں کرتے....

اس پر ہم مسلمان ہو گئے اور جنگ میں شریک ہوئے.... حضرت خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوران لڑائی میرے کندھے پر تلوار کی ضرب لگی جس سے میرا بازو کٹ کر مجھ سے الگ ہو گیا.... پھر میں نے اس بازو کو اٹھایا اور رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں دوران جنگ ہی حاضر ہوا....

" فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَتَفَلَ فِيْهَا وَاَلْزَقَهَا فَالْتَامَتْ وَ بَرِاَتْ

وَقَتَلْتُ الَّذِیْ ضَرَبَنِیْ"

''آپ ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا تو آپ نے میرے بازو کو اپنا لعاب دہن لگا کر اسے کندھے سے ملایا.... تو وہ اسی وقت مل گیا.... اور بالکل ٹھیک ہوگیا.... اور میں جا کر دوبارہ لڑائی میں شریک ہوگیا.... اور اسی شخص کو قتل کرنے میں کامیاب ہوگیا.... جس نے تلوار مار کر میرا بازو کاٹ دیا تھا....'' (حوالہ خصائل کبریٰ ودلائل)

دشمن کی آنکھوں سے اوجھل ہونے کیلئے حضور ﷺ کا عمل

(109) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مشرکین کی آنکھوں سے مستور ہونا چاہتے تو قرآن کی تین آیتیں پڑھ لیتے..... اس کے اثر سے کفار آپ کو نہ دیکھ سکتے تھے..... وہ تین آیتیں یہ ہیں..... ایک آیت سورہ کہف میں ہے یعنی:.....

" اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا "

دوسری آیت سورہ نحل میں ہے:....

" اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ"

اور تیسری آیت سورہ جاثیہ میں ہے:.....

" اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً "

حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے ٹہنی تلوار بن گئی

(110) جنگ بدر کے دن حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک درخت کی ٹہنی دے کر فرمایا: تم اس سے جنگ کرو.... وہ ٹہنی ان کے ہاتھ میں آتے ہی ایک نہایت نفیس اور بہترین تلوار بن گئی.... جس سے وہ عمر بھر تمام لڑائیوں میں جنگ کرتے رہے.... یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ شہادت سے سرفراز ہوگئے.... یہ تلوار آپ کے پاس موت تک رہی....

اس طرح حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار جنگ احد کے دن ٹوٹ گئی تھی تو ان کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی شاخ دے کر ارشاد فرمایا: تم اس سے لڑو.... وہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آتے ہی ایک براق تلوار بن گئی....

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی اس تلوار کا نام ''عرجون'' تھا یہ خلفاء نبو العباس کے دور حکومت تک باقی رہی.... یہاں تک کہ خلیفہ معتصم باللہ کے ایک امیر نے اس تلوار کو بائیس دینار میں خریدا....اور حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام ''عون'' تھا.... یہ دونوں تلواریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کے تصرفات کی یادگار تھیں.... (مدارج النبوۃ ۱۲۳/۲، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۳۱، الخصائص الکبریٰ ۲۰۵/۱، البدایہ والنہایہ ۲۹۰/۳)

حضور ﷺ کے نام ادب پر یہودی کی نجات

(111) علامہ جلال الدین سیوطی ... محدث ابونعیم ... علامہ حلبی ... علامہ یوسف نبھانی اور علامہ اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفسرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی.... پھر وہ مرگیا... تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ (روڑی.... کوڑا کرکٹ والی جگہ) پر پھینک دیا....

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو.... تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ قوم بنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دوسو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے....

"اِلَّا اِنَّهٗ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاةَ وَنَظَرَ اِلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبَّلَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ لَهٗ ذَالِكَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهٗ وَزَوَّجْتُهٗ سَبْعِيْنَ حُوْرَاءَ"

(خصائص الکبریٰ ۱/۴۲، سیرت حلبیہ ۱/۱۳۶، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ج ۴)

"مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام دیکھتا... تو وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگاتا اور اس پر درود بھیجتا .... پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش

دیئے....اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا..."

دستِ مبارک کے اثر سے ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست ہوگئی

(112) اور حضرت براء ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ ؓ کی ایک جماعت کو ابو رافع کی طرف بھیجا.... چنانچہ (جب وہ جماعت اس کے قلعہ پر پہنچی تو ایک صحابی) عبداللہ بن عتیک ؓ رات کے وقت ابو رافع کی خوابگاہ میں جب کہ سو رہا تھا....داخل ہوگئے اور اس کو مار ڈالا....

" فَقَالَ عَبْدُاللہِ بْنِ عَتِیْک فَوَضَعْتُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِہٖ حَتیٰ اَخَذَ فِیْ ظَھْرِہٖ فَعَرِفْتُ اِنِّیْ قَتَلْتُہٗ"

عبداللہ ابن عتیک ؓ نے بیان کیا کہ میں نے ابو رافع کے پیٹ پر تلوار رکھی یہاں تک کہ وہ پشت کے طرف سے باہر نکل گئی....جب میں نے سمجھ لیا کہ اس کا کام تمام ہوگیا ہے....

" فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰی اَنْتَھَیْتُ اِلیٰ دَرَجَۃٍ "

تب میں نے (قلعہ) کے دروازے کھولنے شروع کئے...(تاکہ جماعت کے باقی لوگ بھی جو میرے ساتھ اس مہم میں آئے تھے....اندر آجائیں)

" فَوَضَعْتُ رَجُلِیْ فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُقْمِرَۃٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُھَا بِعِمَامَۃٍ فَانْطَلَقْتُ "اِلیٰ اَصْحَابِیْ... فَانْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَحَدَّثْتُہٗ"

اور پھر میں ایک زینہ پر پہنچا....اور (اس خیال سے آگے زمین ہے) جونہی میں نے پاؤں رکھا....پھیلی ہوئی چاندنی میں (اس طرح) گر پڑا (کہ) میری پنڈلی ٹوٹ گئی....میں نے اپنا عمامہ کھول کر پنڈلی کو باندھ لیا....اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا (جو قلعہ کے نیچے کھڑے تھے)....پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا....اور آپ ﷺ سے سارا ماجرا بیان کیا....

"فَقَالَ اَبْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُ رِجْلِیْ فَمَسَحَهَا فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِهَا قَطُّ"

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ....میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا....آنحضرت ﷺ نے میرے پاؤں پر اپنا دست مبارک پھیرا....اور اسی وقت میرا پاؤں اس طرح اچھا ہو گیا....جیسے اس میں کبھی کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی....(بخاری)

ابو رافع کون تھا؟

ابو رافع ایک یہودی تاجر تھا....اس کی کنیت ابوالحقیق تھی....نہایت بدظن اور کمینہ خصلت شخص تھا....تمام طرح یہ بھی آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کو دشمن تو تھا ہی لیکن اس نے اپنی عہد شکنیوں فتنہ انگیزیوں اور اذیت رسانیوں سے آنحضرت ﷺ کو بہت زیادہ تنگ کر دیا تھا....اس بدبخت نے رسالت مآب ﷺ کی شان اقدس میں ناپاک ہجو بھی کہی تھی....

آخر کار آنحضرت ﷺ نے مجبور ہو کر اس کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا

ارادہ فرمالیا اور حضرت عبداللہ ابن عتیک رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں چند انصاری نوجوانوں کو اس کے قید کرنے یا قتل کر ڈالنے کے لئے بھیجا جو پہلے سے صورت حال کا اندازہ لگا کر اپنے محفوظ قلعہ میں محصور ہو گیا....

عبداللہ ابن عتیک رضی اللہ عنہ ایک بڑی عجیب اور حیرت انگیز تدبیر کے ساتھ (جو واقعہ کی پوری تفصیل کے ساتھ تاریخ وسیر کی کتابوں کے علاوہ خود بخاری کی کتاب المغازی کی تفصیلی روایت میں مذکور ہے) پہلے اس کے قلعہ میں اور پھر جب رات کے کھانے کے بعد رافع سو گیا تھا اس کی خواب گاہ میں داخل ہو گئے اور اپنی تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا....

کھانے کی تسبیح مولیٰ

(113) ابوالشیخ کتاب العظمۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ثرید آیا.... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کھانا تسبیح کرتا ہے.... صحابہ نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس کی تسبیح کو سمجھتے ہیں.... فرمایا: ہاں.... پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پنیر کا پیالہ میرے قریب لاؤ.... چنانچہ طعام سے تسبیح کی آواز آنے لگی....اور صحابہ نے عرض کی....

"نَعَمْ هٰذَا الطَّعَامُ يُسَبِّحُ..." (خصائص ۷۵/۲)

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! واقعی یہ طعام تو تسبیح کرتا ہے...."

حضور ﷺ کی دعا سے آسیب بھاگ گیا

(114) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جارہے تھے....تو راستے میں ایک عورت ملی جس کے کندھے پر ایک بچہ تھا....اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو حضور ﷺ کھڑے ہوگئے....عورت نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا بچہ ہے....جب سے یہ پیدا ہوا ہے اسے کوئی ایسی چیز پکڑ لیتی ہے جس سے اسے سخت تکلیف ہوتی ہے....

حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا....اور اس بچے کو اس عورت سے لے کر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن نکل جا! میں اللہ کا رسول ہوں....آپ ﷺ نے بچہ اس کی ماں کو دے کر فرمایا: اب اسے کچھ نہیں ہوگا....

جب ہم واپسی پر اسی موضع سے گزرے....تو وہی عورت ایک بھنی ہوئی بکری لائی اور کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ! میں وہی ہوں جو اس دن بچے کو لے کر آئی تھی....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بچے کا کیا حال ہے؟ کہنے لگی: اس دن سے وہ مکروہ چیز اس کی طرف نہیں آئی... (مسند احمد بن حنبل وشواہد النبوۃ)

مشکوٰۃ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے سینے پر اپنا دست رحمت پھیر دیا اور دعا دی....تو اس بچے کو ایک زوردار قے ہوئی....اور ایک کالے رنگ کا (کتے کا) پلا گرا...جو دوڑتا پھر رہا تھا....اور بچہ شفایاب ہوگیا....

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۴۱ معجزات)

بیہقیؒ نے حضرت عروہ ؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہوگئی.... آپ ﷺ نے بہت تلاش کرائی مگر نہ ملی.... اس پر ایک منافق جس کا نام زید بن نصیب تھا.... طعنہ مارا کہ محمد (ﷺ) غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں.... اور اپنی اونٹنی کو جانتے ہی نہیں کہ کہاں ہے.... ان کے پاس جو وحی لاتا ہے وہ ان کو اونٹنی کا حال کیوں نہیں بتا دیتا....

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اس منافق کے طعن کی آپ ﷺ کو خبر دی اور اونٹنی جہاں تھی.... اس سے آپ ﷺ کو مطلع کر دیا.... آنحضور ﷺ نے فرمایا: میں غیب جاننے کا دعویٰ نہیں کرتا.... لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ منافق کی طعن کی خبر اور اونٹنی کا پتہ میرے اللہ نے مجھ کو بتا دیا.... کہ میری اونٹنی فلاں گھاٹی میں ہے.... اس کی لگام ایک درخت سے الجھ گئی ہے .... یہ سن کر صحابہ کرام ؓ اس گھاٹی کی طرف دوڑے.... اور جا کر دیکھا تو اونٹنی بالکل اسی حال میں ہے..... جیسا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا.... اس بارے میں اخبار بالغیب اور آپ ﷺ کا اعجاز ظاہر ہے....

گدھے کے آنسو

••••••••••••••••••

(115) ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو ایک گدھے نے حضور ﷺ سے باتیں کیں.... حضور ﷺ نے گدھے سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے.... اللہ تعالیٰ نے

میرے جد کی نسل سے ساٹھ ایسے گدھے پیدا فرمائے ہیں.... جس پر بجز نبی کے کسی نے سواری نہیں کی ہے اور میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سواری کا شرف حاصل کروں....

میرے جد کی نسل میں میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا ہے اور آپ کے سوا کوئی نبی بھی اب آنے والا نہیں ہے.. اس نے کہا آپ سے پہلے میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا.... جب وہ مجھ پر سواری کا ارادہ کرتا تو میں قصداً اچھل کود کر اسے گرا دیتا اور اسے اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیتا.... وہ یہودی غصے میں مجھے بھوکا رکھتا تھا.... اس پر حضور ﷺ نے اس سے فرمایا آئندہ تیرا نام ''یعفور'' ہوگا....

یہ یعفور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا.... حضور اکرم ﷺ جب اسے کسی کو بلانے بھیجتے تو وہ اس کے دروازے پر جاتا اور اپنے سر سے دروازے کو کوٹتا.... جب مالک مکان باہر آتا تو وہ اشارہ کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے بلایا ہے اور وہ اسے لے کر آ جاتا.... جب حضور ﷺ نے رحلت فرمائی تو یعفور نے رنج والم اور فراق و جدائی کے غم میں..... ابوالسہم بن السہان کے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خود کو مار ڈالا.... (حوالہ مدارج النبوۃ اول)

مغرور گستاخ کا ہاتھ منہ تک نہ جا سکا

(116) ایک صحابی فرماتے ہیں... آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص نے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا....

"فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ"

آپ ﷺ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ....

"قَالَ لاَ اَسْتَطِيْعُ"

اس نے غرور سے کہا: میں اس سے کھانہیں سکتا.. چونکہ اس نے غرور سے ایسا کہا تھا..

"قَالَ لاَ اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ"

آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کرے ایسا ہی ہو....

"قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ"

چنانچہ اس کے بعد ایسا ہوا.... کہ وہ دائیں ہاتھ کو اٹھا کر واقعی اپنے منہ تک نہیں لے جا سکتا تھا.... اور موت تک اس گستاخ کا یہی حال رہا....

(صحیح مسلم ۲/۲۷۱ و مسند احمد ۴/۴۸)

زبان مبارک سے نکلا ہوا لفظ اٹل حقیقت بن گیا

زمین نے لاش کو باہر پھینک دیا

(117) "وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ اِنَّ رَجُلاً كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الْاَرْضَ لاَ تَقْبَلُهُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْطَلْحَةَ ؓ اَنَّهُ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَاشَانُ هٰذَا فَقَالُوْا

دَفَنّاهُ مَزَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ...'' (متفق علیہ)

''اور حضرت انس ﷜ کہتے ہیں کہ ایک شخص جو نبی کریم ﷺ کی وحی لکھتا تھا مرتد ہوگیا اور مشرکوں سے جاملا.... نبی کریم ﷺ (کو اس کے بارے میں یہ اطلاع ملی تو آپ ﷺ) نے فرمایا: اس کو زمین قبول نہیں کرے گی.... حضرت انس ﷜ کا بیان ہے کہ ابوطلحہ ﷜ نے (جو میری ماں کے شوہر تھے) مجھ کو بتایا کہ جب وہ (ابوطلحہؓ) اس مقام پر پہنچے جہاں اس شخص کی موت و تدفین ہوئی تھی تو دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے.... انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا (کہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے؟) لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس شخص کو کئی بار دفن کر چکے ہیں لیکن زمین اس کو قبول نہیں کرتی.... ہر مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم اس کو دفن کر کے چلے گئے اور جب آ کر دیکھا تو باہر پڑا ہوا پایا.... آخر تنگ آ کر ہم نے اس کو دفن کرنا ہی چھوڑ دیا....'' (بخاری ومسلم)

حضور ﷺ کی دعا سے صحابہ ﷡ کی لاٹھیاں بلب بن گئیں

(118) حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ عباد بن بشیر و اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رات ہوگئی اور

سخت ظلمت (تاریکی) چھا گئی.... پھر یہ دونوں اٹھے اور اپنے گھر کو جانے لگے تو ایک صحابی کی لاٹھی روشن ہوگئی.... جب دونوں کی راہیں جدا ہوئی تو:....

" اَضَاءَ تِ الْاُخْرٰی عَصَاهُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاءِہٖ حَتّٰی بَلَغَ اَهْلَهٗ..." (مشکوۃ ص ۵۴۴، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷)

"دوسرے صحابی کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی اور یہ دونوں صحابی ان لاٹھیوں کی روشنی میں اپنے گھر تک پہنچ گئے...."

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ روشن تھا.... مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرتا پا ایسے روشن و منور تھے کہ جس چیز کو آپ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا وہ بھی روشن ہوگئی.....

حضور ﷺ کی قمیض مبارک کی برکات

(119) ابن عدی محمد بن جعفر سے راوی ہے کہ سنان بن طلق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی قمیض کا ایک ٹکڑا دے دیجئے.... میں اس کو بطور تبرک اپنے پاس رکھوں گا.... محمد بن جابر کہتے ہیں میرے باپ نے کہا حضور کی قمیض مبارک کا وہ ٹکڑا "اباً عن جد" میرے ہاتھ آیا....

" یُغْسَلُهَا لِلْمَرِیْضِ یُسْتَشْفٰی بِهَا " (خصائص ص ۱۱۲ ج ۱)

"یہ قمیض کا مقدس ٹکڑا مریضوں کو دھو کر پلایا جاتا ہے.... اور اس کی

برکت سے شفا حاصل کی جاتی ہے....''

حضور ﷺ کے پیالہ مبارک کی برکات

(120) امام قاضی عیاض اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا.... جب کوئی بیمار ہوتا تو اس پیالہ میں بیماروں کو پانی پلاتیں....

"فَيَشْفُوْنَ بِهَا" (شفاء وجامع الصفات)

''اور مریض اچھے ہو جاتے....''

چادر مبارک کی عجیب برکت

(121) مولانا روم مثنوی میں اس حدیث کو نقل فرماتے ہیں.... کہ ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آج بہت تیز بارش آئی.... آپ قبرستان میں تشریف فرما تھے.... مگر آپ کے کپڑے نہیں بھیگے.... فرمایا: عائشہ! تم نے کیا اوڑھا ہوا ہے.... عرض کیا آپ کی تہبند شریف.... فرمایا:....

گفت بہر آں نمود اے پاک حبیب
چشم پاک را خدا باران غیب

نیست ایں باران ایں ابر شمار
ہست باران دیگر و دیگر شمار

یعنی: اے عائشہ! میرے تہبند شریف کی برکت سے تمہیں یہ نظر آ گیا یہ پانی نہ تھا.... یہ تو انوار و برکات الٰہیہ کی بارش تھی.... جو مجھ پر برس رہی تھی.... اے عائشہ اس بارش کا بادل اور آسمان ہی دوسرا ہے....

یعنی یہ بارش تمہیں اس لئے نظر آ گئی کہ تمہارے سر پر میرا تہبند مبارک ہے.... اسی کی برکت سے تمہاری آنکھوں سے حجاب اٹھ گئے.... اور تم نے انوار الٰہی کا مشاہدہ کرلیا.... ورنہ یہ کسی کو نظر نہیں آتے....

امام ابونعیم عبداللہ بن حنطب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم دربار رسالت میں حاضر تھے.... ناگاہ ایک بھیڑیا آیا اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا.... حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیوں کا قاصد ہے.... اگر تم پسند کرو تو اپنے اموال سے ان کا حصہ مقرر کر دو تاکہ پھر یہ کسی دوسرے جانور کا شکار نہ کریں.... اور اگر تم چاہو تو یونہی رہنے دو.... جس پر ان کا قابو چلے وہی ان جنگلی درندوں کا رزق ہو جائے.... صحابہ نے عرض کی:

"مَاطَابَتْ اَنْفُسَنَا بِشَیْءٍ فَاَوْحٰی بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَوَلّٰی"

"حضور ﷺ ہمارا دل یہ گوارا نہیں کرتا کہ اپنے ہاتھ سے جنگلی درندوں کے لئے حصہ مقرر کیا جائے.... چنانچہ حضور ﷺ نے تین انگلیوں سے بھیڑیئے کو اشارہ کیا.... وہ چلا گیا...."

(خصائص ص ۶۳ ج ۲ و جامع الصفات)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر حضور علیہ السلام گائے.... بھینس.... بکری وغیرہ میں سے جنگلی درندوں کا حصہ مقرر فرما دیتے تو آج شیر اور بکری ایک

گھاٹ پر پانی پیتے.... مگر صحابہ نے یہ پسند نہ کیا کہ اپنے ہاتھ سے ان درندوں کا حصہ مقرر کر دیا جائے.... اس لئے حضور ﷺ نے جنگلی درندوں کو اجازت دے دی کہ جس پر تمہارا قابو چلے شکار کر لو....

حضور ﷺ کی نظر کی وسعت

(122) امام ابونعیم حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت یعلیٰ جنگ موتہ کے واقعات حضور علیہ السلام کو سنانے آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"اِنْ شِئْتَ فَاَخْبِرْنِیْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَخْبَرْتُکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاَخْبَرَھُمْ کُلَّہٗ وَوَصْفَہٗ"

(طبقات ابن سعد، کنز العمال، بیہقی، ابونعیم، واقدی، خصائص کبریٰ ۲/۲۵۹)

"یعلیٰ! اگر تم کہو تو جنگ موتہ کے تفصیلی حالات تم سے پہلے میں سنا دوں اور اگر تم چاہو تو تم ہی سناؤ.... یعلیٰ نے عرض کیا: سرکار! آپ ہی بیان فرمادیں... حضور ﷺ نے جنگ موتہ کے تمام واقعات بیان فرمادیئے..."

یہ سن کر حضرت یعلیٰ نے کہا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے.... آپ کے بیان اور واقعات جنگ میں سرمو فرق نہیں ہے.... یعنی جیسا آپ نے بیان فرمایا ہے ویسے ہی ہوا ہے....

حضورﷺ کی قبر مبارک کھودنے والوں کی پراسرار موت

(123) ۵۵۷ھ کی ایک سرد رات تھی.... سلطان عادل نور الدین زنگی نماز کے بعد اپنے اوراد و وظائف اور درود شریف کی مقررہ تعداد پڑھ کر لیٹا ہی تھا کہ اس کی آنکھ لگ گئی.... خواب میں دیکھا کہ جان دو عالمﷺ تشریف لائے ہیں اور سرخ و سفید رنگ کے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں:

''نور الدین! ان دونوں نے مجھے ستانے پر کمر باندھ رکھی ہے... مجھے ان دو کے شر سے بچا...''

یہ خواب دیکھ کر سلطان ڈر کر جاگ اٹھا.... استغفار پڑھی دوبارہ وضو کیا.... نوافل پڑھے پھر سو گیا.... پھر وہی خواب دیکھا.... ایک دم پریشان ہو کر اٹھا.... وضو کیا.... اور مصلے پر بیٹھ کر درود شریف پڑھنے لگا.... پڑھتے پڑھتے ذرا اونگھ آئی تو تیسری دفعہ پھر وہی خواب دیکھا.... اب تو سلطان کی نیند اڑ گئی.... سوچنے لگا ضرور کوئی ایسی بات ہے جس کے لئے جان دو عالمﷺ خاص طور پر حکم دے رہے ہیں کہ ان آدمیوں کو اچھی طرح پہچان لو اور ان کے شر کا تدارک کرو....

فوراً اپنے وزیر جلال الدین موصلی کو بلایا وہ ایک درویش صفت.... صالح اور دانا انسان تھا.... سلطان نے تمام واقعہ اسے سنایا اور کہا: ضرور مدینہ منورہ میں کوئی اہم واقعہ ہوا ہے جس سے جان دو عالمﷺ کی روح اطہر کو تکلیف پہنچ رہی ہے.... وزیر نے کہا میرا بھی یہی مشورہ ہے کہ سلطان کو فی الفور مدینہ منورہ روانہ ہو جانا چاہئے اور

خواب کو پوشیدہ رکھا جائے....

سلطان نورالدین بڑا بہادر و عادل بادشاہ تھا....اس کی تمام عمر دشمنان اسلام کے ساتھ جہاد کرتے گزری تھی....اس کی سلطنت بہت مستحکم تھی....وزیر جلال الدین موصلی کا یہ مشورہ سنتے ہی بقیہ شب میں تیاری کر لی....تیز رفتار سواریوں پر بیس قابل اعتماد مشیروں کے ساتھ جس میں وزیر جلال الدین اور بہت سا مال بھی اس کے ساتھ تھا....ٹھیک پندرھویں یا سولھویں دن مدینہ منورہ جا پہنچا....شہر سے باہر غسل کیا....لباس بدلا اور صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہوا روضہ اقدس پر حاضر ہوا....اس کی زبان پر ایک ہی جملہ تھا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں....

مسجد نبوی میں نماز کی ادائیگی کے بعد سلطان نے حکم دیا کہ مدینہ منورہ کے تمام راستوں پر سخت پہرے بٹھا دیئے جائیں....اس کے بعد منادی کرادی کہ مدینہ کا ہر شخص میرے ساتھ کھانا تناول کرے....اہل مدینہ نے بڑی خوشی سے دعوت قبول کی....سلطان ہر آنے والے سے بڑی محبت سے ملتا....بڑے غور سے اس کے چہرے کو دیکھتا....سب لوگ دعوت کھا کر رخصت ہو گئے....لیکن وہ سرخ وسفید آدمی نظر نہ آئے جن کی طرف جان دو عالم ﷺ نے اشارہ کیا تھا....

سلطان نے اکابر مدینہ سے پوچھا کیا سب اہل مدینہ کھانا کھا چکے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں....سلطان نے کہا: اچھی طرح غور کر کے بتاؤ کوئی شخص دعوت میں آنے سے رہ تو نہیں گیا؟ یہ سن کر امیر مدینہ نے کہا سلطان اندلس سے آئے ہوئے دو مغربی زائرین کے علاوہ سب کھا چکے ہیں....وہ بہت عبادت گزار ہیں....

دولت مند بھی ہیں.... اہل مدینہ کی بڑی خدمت کرتے ہیں.... یعنی محتاجوں کو صدقہ و خیرات بہت دیتے ہیں....

سلطان نے حکم دیا انہیں میرے پاس لاؤ.... مگر انہوں نے آنے سے انکار کردیا.... سلطان نے دوبارہ حکم دیا کہ ان دونوں کو ہر حال میں میرے پاس لایا جائے.... جب لائے گئے تو سلطان نے فوراً دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہی وہ بدبخت ہیں.... پوچھا کون ہو.... کہاں سے آئے ہو اور کیا کرتے ہو؟ کہنے لگے: ہم دیارِ مغرب کے رہنے والے ہیں.... حج کے لئے آئے تھے.... اس سال ہم نے تاجدار عرب و عجم ﷺ کے روضہ اقدس کی مجاوری اختیار کی ہے....

سلطان نے گرج کر کہا تم جھوٹ بولتے ہو مجھے سچ سچ بتاؤ تم کون ہو؟ تمہاری باتوں سے ریاکاری کی بو آرہی ہے.... وہ پھر بھی نہ بولے تو سلطان نے کہا انہیں گرفتار کرلو.... پھر امیر مدینہ سے کہا کہ مجھے فوراً ان کی قیام گاہ تک لے چلو.... دونوں شخص روضہ اطہر کے بالکل قریب رباط میں مقیم تھے....

سلطان ان کے حجرے میں داخل ہوا تو بے شمار سونے چاندی کے سکے پڑے تھے.... چند وظائف، اوراد کی کتابیں پڑی تھیں اور بس.... کمرے کے درمیان ایک چٹائی بچھی تھی.... ۔ عان نے چٹائی اٹھائی تو دیکھا اس کے نیچے پتھر کی سل رکھی ہے.... وہ سل اٹھائی گئی تو اس کے نیچے ایک سرنگ تھی جو حجرہ شریف کی طرف جاتی تھی..

سلطان نے غصے کے عالم میں تلوار میان سے نکال کر کہا: سچ سچ بتاؤ یہ کیا ہے؟ تلوار برہنہ دیکھی تو بولے: ہم عیسائی ہیں.... مغربی حاجیوں کے بھیس میں یہاں

آئے ہیں.... عیسائیوں نے ہمیں بے شمار مال و زر دیا ہے کہ ہم بے دریغ خرچ کریں.... ہم نے روضہ شریف کے قریب تین کرایہ پر جگہ حاصل کی ہے..... تاکہ سرنگ کھود کر جس طرح بھی ہو حجرہ نبوی ﷺ تک پہنچیں..... اور جسد مبارک نکالنے کی کوشش کریں.... آپ وقت پر آن پہنچے ہمارا کام مکمل ہونے ہی والا تھا....

سلطان نے کہا سرنگ کی کھدائی کے دوران مٹی کہاں پھینکتے تھے؟ بولے: ہم رات بھر مٹی کھودتے تھے علی الصبح زیارت کے بہانے جنت البقیع چلے جاتے... وہ مٹی اپنے تھیلوں میں بھر کر لے جاتے اور وہاں قبروں پر ڈال دیتے... اسی طرح کرتے رہے اور آج رات حجرہ شریف کے قریب پہنچ گئے تو آسمان میں گرج پیدا ہوئی .... اس قدر بجلی چمکی اور ایسا زلزلہ عظیم پیدا ہوا کہ زمین ہلنے لگی.... یوں محسوس ہوا کہ پہاڑ جڑ سے اکھڑ گئے ہیں.... اسی رات کی صبح آپ یہاں آگئے .... اب ہم آپ کے سامنے ہیں....

سلطان نے ان کا اعتراف جرم سنتے ہی تلوار سے دونوں کا سر تن سے جدا کردیا.... اب اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہوگیا تھا.... وہ دیوانہ وار روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور روتے روتے عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کس قدر کرم ہے کہ آپ ﷺ نے روئے زمین کے تمام بادشاہوں میں سے اس اہم کام کے لئے میرا انتخاب فرمایا....''

اس حاضری کے بعد سلطان نے حکم دیا کہ حجرہ شریف کے گرداگرد پانی کی تہہ

تک ایک بڑی خندق کھودی جائے.... جب خندق کھودی جا چکی تو سلطان نے سیسہ پگھلا کر اس میں بھروادیا.... یوں حجرہ شریف کے چاروں طرف سیسہ پلائی ہوئی دیواریں کھڑی ہوگئیں.... جو الحمدللہ آج تک قائم ہیں اور ہمیشہ رہیں گی...

(حوالہ خلاصۃ الوفا از علامہ سمہودی، جذب القلوب از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۸۳ تا ۱۸۵)

حضور ﷺ کی عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

(124) ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمیں ایک چادر اور ایک ہاتھ نظر آیا.... ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ ہاتھ اور چادر کیسی تھی؟ جو ابھی ہمیں نظر آئی....

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے چادر اور ہاتھ کو دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں.... آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جو مجھے سلام کرنے آئے تھے.... (حجۃ اللہ علی العالمین)

حضور ﷺ کی خدائی حفاظت اور ابوجہل کی ناکامی

(125) روایت ہے کہ جب روح اطہر ﷺ کی شان کے ڈنکے بجنے لگے تو ابوجہل آپ ﷺ کو شہید کرنے کی تدبیریں سوچتا رہتا.... آخر کار اس راندۂ درگارہ کے ذہن میں ایک تدبیر آئی کہ کیوں نہ اپنے گھر کے دروازے پر ایک کنواں کھود دوں.... کنوئیں کے منہ کو گھاس اور مٹی سے بھر دوں اور خود بیمار بن کر لیٹ جاؤں....

میری علالت کی خبر سن کر رحمت دو عالم ﷺ میری عیادت کو ضرور آئیں

گے.... اس طرح وہ کنوئیں میں گر جائیں گے ہم اوپر سے مٹی ڈال کر کنوئیں کو بند کر دیں گے.... اس طرح معاذ اللہ محمد ﷺ شہید ہو جائیں گے.... کفار قریش کو یہ تجویز پسند آئی.... ابو جہل نے تجویز کے مطابق کنواں کھدوایا اور خود بیمار بن کر لیٹ گیا..

سید الشاہدین ﷺ نے جب یہ سنا کہ ابو جہل سخت بیمار ہے.... اپنے خلق عظیم کی وجہ سے اس کی عیادت و خبر گیری کے لئے تشریف لے گئے.... ابو جہل راندۂ درگاہ اور لعین کے دروازے پر پہنچے تو جبرائیل امین نے حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے محبوب! واپس تشریف لے جایئے.... آگے ابو جہل نے کنواں کھودا ہے....

ابو جہل کو جب معلوم ہوا کہ جان دو عالم ﷺ تشریف لا کر واپس جا رہے ہیں اس نے بستر سے ایک لمبی چھلانگ لگائی.... تیزی سے دوڑا تا کہ پکڑ کر کنوئیں میں دھکیل دوں.... جلد بازی میں خود کنوئیں میں گر پڑا.... کفار نے بہت چاری کیا کہ کسی طرح اسے کنوئیں سے نکالیں لیکن وہ ابو جہل کو نہ نکال سکے....

آخر کنوئیں کی گہری تہہ سے وہ خود ہی پکارا محمد (ﷺ) کو بلاؤ اس ذلت و رسوائی سے صرف وہی مجھے نکال سکتے ہیں.... صاحب جود و کرم ﷺ نے اس دشمن خدا و رسول سے کنوئیں کی منڈیر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اگر تجھے کنوئیں سے نکال باہر کر دوں تو کیا توحید و رسالت پر ایمان لے آؤ گے؟ ابو جہل نے کہا ضرور ایمان لے آؤں گا.... مگر مجھے فوراً اس سے باہر نکالئے.... جان دو عالم ﷺ نے دست مبارک بڑھایا اور ابو جہل کو باہر نکالا.... آتے ہی کہنے لگا: اے محمد ﷺ! تجھ سے بڑا جادوگر آج تک میں نے نہیں دیکھا.... (معاذ اللہ) (جامع المعجزات از شیخ محمد وعظ الرہادی ص ۱۴۱)

حضور ﷺ کے جبہ مبارک کی برکات

(126) امام مسلم حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سبز رنگ کا دھاری دار جبہ دکھایا اور فرمایا: یہ وہ مبارک جبہ ہے جسے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم زیب تن فرماتے تھے....

" فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا فَنَسْتَشْفِیْ بِهَا"

''ہم اس جبہ مبارک کا غسالہ مریضوں کو پلاتے ہیں....اور مریض اچھے ہو جاتے ہیں.'' (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۳۱ و جامع الصفات)

بکری کی کلیجی ۱۳۰ آدمی کے لئے کافی ہوگئی

(127) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے.... حضور علیہ السلام نے فرمایا: کسی کے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ ایک شخص کے پاس ایک صاع آٹا تھا....وہ گوندھا گیا....پھر ایک چرواہے سے آپ نے ایک بکری خریدی....وہ ذبح کی گئی....فخر دو عالم ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم دیا....

" وَایْمُ اللّٰهِ مَا مِنْ ثَلَاثِیْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَوَادِ الْبَطْنِ اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَالَهٗ فَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ"

(سنن البیہقی ۹/ ۲۳۵، خصائص کبری ۲/ ۴۸، بخاری ۳/ ۲۰۳، البدایہ والنہایہ ۶/ ۱۱۳)

"خدا کی قسم! ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جسے حضور علیہ السلام نے کلیجی کی بوٹیاں نہ دی ہوں.... اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیں.... اور اگر موجود نہ تھا تو اس کے لئے رکھ چھوڑیں.... پھر آپ نے اس سے دو پیالے بھرے تو سب لوگوں نے کھایا اور ہم سب کے سب خوب سیر ہو گئے.... پھر بھی وہ دونوں پیالے اسی طرح بچے رہے.... تو ہم نے بقیہ کو اونٹ پر رکھ لیا...."

جنات کی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری

(128) خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے.... آپ ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے.... کہ بالکل ہی اچانک ایک بہت بڑے کالے سانپ نے آپ کی طرف رخ کیا.... لوگوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس آنے دو....

جب یہ آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو اپنا سر آپ کے کانوں کے پاس کر دیا.... پھر آپ ﷺ نے اس سانپ کے منہ کے قریب اپنا منہ کر کے چپکے چپکے کچھ ارشاد فرمایا.... اس کے بعد اسی جگہ یکبارگی وہ سانپ اس طرح غائب ہو گیا کہ گویا زمین اس کو نگل گئی....

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے سانپ کو اپنے کانوں تک پہنچنے دیا.... یہ منظر دیکھ کر ہم لوگ ڈر گئے کہ کہیں یہ سانپ آپ کو کاٹ نہ لے.... آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سانپ نہیں تھا....

''هٰذَا وَافِدُ الْجِنّ نَسُوْا سُوْرَةً فَارَ سَلُوْهُ اِلَيّ''

بلکہ جنوں کی جماعت کا بھیجا ہوا ایک جن تھا.... فلاں سورہ میں سے کچھ آیتیں یہ بھول گیا.... ان آیتوں کو دریافت کرنے کے لئے جنوں نے اس کو میرے پاس بھیجا تھا.... میں نے اس کو وہ آیتیں بتادیں اور وہ ان کو یاد کرتا ہوا چلا گیا....

(الکلام المبین ص ۹۴ وخصائل کبری ۲)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں پھر ہم ایک گاؤں میں پہنچے.. گاؤں والے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک مجنوں لڑکی جو چاند کا ٹکڑا تھی لے کر حاضر ہوئے.. یہ لڑکی آسیب زدہ تھی..

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''وَيحَکَ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلِّ عَنْهَا فَتَنَقَّبَتْ وَاسْتَحْيَتْ وَرَجَعَتْ صَحِيْحَةً'' (خصائص ص ۳۰ ج ۲)

میں اللہ کا رسول ہوں اس کو چھوڑ دے.... وہ لڑکی پھڑ پھڑائی اور اس نے حیا کی اور بالکل تندرست ہو کر لوٹی.... (از جامع الصفات)

حضور ﷺ کی اُم ورقہ کو شہادت کی خبر دینا

(129) حضور ﷺ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کو جایا کرتے اور شہید کہہ کر پکارا کرتے .... ام ورقہ کا ایک غلام اور کنیز تھی جسے سارا انتظام دے رکھا تھا.... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دونوں نے متفق ہو کر انہیں شہید کر دیا.... جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو کہا: "صدق اللہ و رسولہ" چلو شہید کی نماز جنازہ ادا کریں اور زیارت کریں.... (حوالہ شواہد النبوۃ)

کنکریوں کا معجزہ

(130) اور حضرت سلمہ ابن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ (کافروں سے جہاد کے لئے) غزوہ حنین میں شریک تھے.... چنانچہ (اس غزوہ میں) جب رسول کریم ﷺ کے بعض صحابہ دشمن کے سامنے سے بھاگنے لگے اور....

" فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ " (رواہ مسلم)

"کافروں نے رسول کریم ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ اپنے خچر سے اترے اور زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھائی (جس میں کنکریاں بھی تھیں) پھر اس

خاک (اور کنکریوں) کو کافروں کے منہ کے سامنے پھینک مارا اور فرمایا:

خراب ہوئے ان کے منہ (یا یہ کہ خراب ہوں ان کے منہ) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کوئی ایسا انسان پیدا نہیں کیا تھا (یعنی اس وقت دشمنوں میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا) جس کی دونوں آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے اس ایک مٹھی خاک سے بھر نہ دیا ہو.... پھر تو سارے کافر بھاگ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی.... اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے ان کے مال کو (جو بطور غنیمت ہاتھ لگا) مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔"

اس حدیث میں گویا تین معجزوں کا ذکر ہے.... ایک تو یہ کہ آپ ﷺ نے جو مٹھی مٹی کافروں کے منہ کی طرف پھینک ماری وہ ان سب کی آنکھوں تک پہنچ گئی.... دوسرے کہ اتنی تھوڑی مٹی سے ان سب لوگوں کی آنکھیں بھر گئیں جن کی تعداد چار ہزار تھی اور تیسرے یہ کہ ظاہری طاقت کے بغیر محض اس مٹی اور کنکریوں کے ذریعہ اتنے بڑے لشکر کو شکست ہو گئی....

خوشبو سے بھرا کنواں

(131) کچھ صحابہ ایک کنوئیں سے ایک ڈول پانی آپ ﷺ کی خدمت میں لے آئے.... آپ ﷺ نے اس ڈول کے پانی سے کچھ پی لیا.... اور تھوڑا سا لعاب دہن اس میں ڈال دیا.... اس ڈول کو اسی کنوئیں میں ڈال دیا.... اس سے خوشبو آنے لگی.... (حوالہ شواہد النبوۃ)

رحمۃ اللعالمین ﷺ کی رحمت کا ایک واقعہ

(132) ایک صحابی دوڑے ہوئے آئے.... یا رسول اللہ ﷺ! میرے اونٹ سرکش ہوگئے....آپ جانتے ہیں جب اونٹ سرکش ہو جاتا ہے تو وہ انسان کو قتل کر دیتا ہے....میرے اونٹ سرکش ہوگئے ہیں....آپ کچھ کیجئے....فرمایا: چلو میرے ساتھ....آپ کو لے لیا....ایک اونٹ دروازے کے سامنے منہ کھولے ایسے غصے میں جھاگ نکال رہا تھا....دروازہ بند تھا....آپ ﷺ نے فرمایا:

"افتح لی الباب" دروازہ کھولو....

انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اخاف علیک.... مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے...

کہا: لیس علی منه باسا.... یہ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا....

جب دروازہ کھلا اور اونٹ کی نظر حضور ﷺ پر پڑی تو دوڑتا ہوا آیا اور گردن کو زمین پر ڈال کر آپ کے قدموں میں پڑ گیا....آپ نے کہا رسی لاؤ....رسی لائی گئی....آپ نے رسی سے باندھا....اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا....کہا یہ لو "لا یعصیک ابدا" اب یہ کبھی تیرا نافرمان نہیں ہوگا....

دوسرا اونٹ باغ کے دوسرے کنارے میں کود رہا تھا....آپ ﷺ اس کی طرف کو بڑھے....جب اونٹ نے حضور ﷺ کو آتے دیکھا تو دوڑ لگائی....دوڑتا ہوا آیا اور آپ کے قدمین مبارک میں آ کے گر گیا....

"فالقی بجرانی" القی بجرانی کہتے ہیں گردن کو ڈال دینا.... لمبی گردن ہوتی ہے نا... گردن ڈال دی.... آپ ﷺ نے کہا رسی لاؤ.... رسی لائی گئی.... باندھا.... فرمایا: یہ لو.... اب یہ تیرا کبھی نافرمان نہیں ہوگا....

شہد میں شفاء ہے

(133) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی نے اپنے بھائی کی بیماری کا حال بیان کیا تو آپ ﷺ نے اسے شہد پلانے کا مشورہ دیا.... دوسرے دن پھر آکر اس نے بتلایا کہ بیماری بدستور ہے..... آپ ﷺ نے پھر وہی مشورہ دیا.... تیسرے دن جب اس نے پھر کہا کہ اب بھی کوئی فرق نہیں... تو آپ ﷺ نے فرمایا:...

"صدق الله و کذب بطن اخیک"

"یعنی اللہ کا قول بلاریب سچا ہے..... تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے....."

مراد یہ ہے کہ دوا کا قصور نہیں ... مریض کے مزاج خاص کی وجہ سے جلدی اثر ظاہر نہیں ہوا... اس کے بعد پھر پلایا تو تندرست ہوگیا...

(معارف القرآن ج ۵ ص ۳۶۴، سورۂ نحل آیت ۶۹)

۷۰ برس کا جوان

(134) حضرت ابوقتادہ صحابی ؓ کے حق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمادی کہ:....

''اَفْلَحَ وَجْھُکَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ''

''یعنی فلاں والا ہو جائے تیرا چہرہ یا اللہ کے بال اور اس کی کھال میں برکت دے...''

حضرت ابوقتادہ ﷛ نے ستر برس عمر پا کر وفات پائی... مگر ان کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا... نہ بدن میں جھریاں پڑی تھیں... چہرے پر جوانی کی ایسی رونق تھی کہ گویا ابھی پندرہ برس کے جوان ہیں... (الکلام المبین ص ۶۸ بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی)

بوڑھے یہودی کا ۹۰ سال تک کوئی بال سفید نہ ہوا

(135) ایک یہودی نے جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ دوہ کر پیش کیا... جیسے کہ سیدنا قتادہ ﷛ روایت فرماتے ہیں... تو نبی رحمت ﷺ نے زبان حق ترجمان سے دعا فرمائی:

''اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ'' یا اللہ! اس کو حسن و جمال عطا کر...

تو اس بوڑھے یہودی کے سارے بال سیاہ ہو گئے... صرف سیاہ ہی نہیں بلکہ

''حَتّٰی صَارَ اَشَدَّ سَوَادًا مِنْ کَذَا وَ کَذَا''

''نہایت ہی سیاہ اور خوبصورت ہو گئے...''

حضرت قتادہ ﷛ فرماتے ہیں وہ نوے سال تک زندہ رہا... تو اس کا ایک بال بھی سفید نہ ہوا...

(مدارج النبوۃ ۱/۲۳۹، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۳۷)

حضور ﷺ کی دعا سے لنگڑا پاؤں ٹھیک ہوگیا

(136) حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہ نبی دو جہاں ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا ایک پاؤں زمین پر نہیں لگتا.... لنگڑا ہے.... جس سے مجھے چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے.... میرے لئے دعا فرمایئے میرا پاؤں زمین پر ٹکے.... اور مجھے چلنے پھرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے....

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی.... دعا کی برکت سے حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہ کا پاؤں بالکل ٹھیک ہوگیا.... اور دوسرے پاؤں کی طرح زمین پر ٹکنے لگا....

(سیرت رسول عربی ص ۵۵۴، بخاری شریف)

چیچک زدہ چہرہ بے داغ ہوگیا

(137) سیدنا ابیض بن جمال رضی اللہ عنہ کا چہرہ چیچک کے داغوں کی وجہ سے چہرہ خوفناک ہوگیا تھا.... جان دو عالم ﷺ نے حضرت ابیض بن جمال رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب بلایا.... اور ان کے چہرہ پر دست مبارک پھیر کر دعا فرمائی.... تو چہرہ اسی وقت صاف و ٹھیک ہوگیا.... اور چیچک کا نشان باقی نہ رہا.... (حجۃ اللہ علی العالمین)

کبوتر کی فریاد

(138) حدیث میں آتا ہے کہ ایک کبوتر آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر بیٹھ گیا.... آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے کس نے تکلیف پہنچائی؟

اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ: میں نے اس کے انڈے اٹھا لئے ہیں.... آپ ﷺ نے فرمایا:

''انہیں واپس رکھ دو.... انہیں واپس رکھ دو اس پر رحم کھاؤ....''

ایک روایت کے مطابق کبوتر کے آ کر بیٹھنے پر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بچے اٹھا کر اسے کس نے تکلیف پہنچائی ہے.... اس پر بعض لوگوں نے عرض کیا: ہم نے اٹھائے تھے.... آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں ان کی جگہ واپس رکھ دو.... اس میں کوئی اشکال کی بات نہیں کہ انڈے اور بچے دونوں رہے ہوں.... (ام سیر علامہ حلبی)

بدزبان عورت حضور ﷺ کے لعاب کی برکت سے بااخلاق ہوگئی

(139) علامہ طبرانی نے حضرت ابی امامہ سے ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے.... جسے پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم کی وسعتوں اور گہرائیوں کا اندازہ ہوسکتا ہے....

ایک عورت ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی میں معروف تھی.... ہر مرد سے وہ ناشائستہ گفتگو کرنے کی عادی تھی.... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثرید تناول فرمارہے تھے اور ایک چٹان پر بیٹھے تھے.... وہ یہیں سے گزری.... کہنے لگی ذرا دیکھو ان کی طرف.... غلاموں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی طرح کھا رہے ہیں.... حلم و وقار کے اس کوہ گراں نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا:....

"وَاَیُّ عَبْدٍ اَعْبَدُ مِنِّی"

"مجھ سے بڑھ کر اور عبد اور غلام کون ہے...."

پھر وہ کہنے لگی: خود تو کھا رہے ہیں اور مجھے نہیں کھلاتے.... حضور ﷺ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ.... پھر کہنے لگی: مجھے اپنے ہاتھ سے دیجئے.... حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ثرید دی.... پھر کہنے لگی یہ نہیں جو آپ کے منہ میں ہے وہ مجھے دیجئے.... سرور عالم ﷺ نے اپنے دہن مبارک سے لقمہ نکال کر اسے دیا....

جب اس نے وہ لقمہ کھایا تو حضور ﷺ کے اس متبرک لقمہ کی برکت سے.... اس کی ساری بداخلاقیاں اور بے حیائیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئیں.... جب تک زندہ رہی پھر کبھی اس نے کسی سے بیہودہ گفتگو نہ کی.... (طبرانی وخصائص کبری)

ایک سال قبل کھایا جانیوالا کھانا پیٹ سے نکل آیا

(140) رافع بن خدیج کا بیان ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ کے پاس ایک دیگ ہے جسے پکایا جارہا ہے.... میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے گوشت کا ایک بڑا سا ٹکڑا عنایت فرمائیں.... مجھے بہت اچھا لگتا ہے.... میں نے لے کر اس کو کھالیا مگر پورے ایک سال تک میرا پیٹ درد کرتا رہا....

میں نے آپ ﷺ کے پاس جا کر عرض کیا.... آپ ﷺ نے کہا: اس گوشت پر سات آدمیوں کا حق تھا.... آپ ﷺ نے میرے پیٹ پر ہاتھ مارا تو وہ ٹکڑا باہر جا

پڑا....اس کا رنگ سبز ہو گیا تھا.... مجھے اپنے اللہ کی قسم ہے اس کے بعد میرے شکم میں درد کی بھی شکایت نہیں ہوئی.... (حوالہ بیہقی وابونعیم خصائل کبری وشواہد النبوۃ)

دعاءِ نبوی ﷺ کی برکت سے پانی دودھ بن گیا

(141) حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک مشکیزہ بھرا اور اس کا منہ باندھ کر دعا فرمائی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو عطا فرما دیا....

"فَلَمَّا حَضَرَتْهُمُ الصَّلٰوةُ نَزَلُوْا فَحَلُّوْهُ فَاِذَا بِهٖ لَبَنٌ طَيِّبٌ وَزُبْدَةٌ فِي فَمِهٖ"

(قرطاس مقبول فی معجزات رسول ص ۸۷، شفاء شریف ص ۲۲۰)

"جب ان کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے اس کو کھولا تو وہ عمدہ.... تازہ دودھ تھا اور اس کے منہ پر مکھن تھا...."

حضور اکرم مشک وچ پانی پایا

ہویا اوہ دودھ صحابہ نوں پلایا

حضور ﷺ کے لعاب دہن سے کھارا پانی میٹھا ہو گیا

(142) آپ ﷺ کے لعاب دہن سے کھارا پانی میٹھا ہو جاتا تھا...... حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں کنوئیں کے پانی میں لعاب دہن ڈالا.... وہ پانی ایسا ٹھنڈا اور میٹھا ہو گیا کہ تمام مدینہ میں ایسا شیریں پانی نہ تھا..

درخت کی سلام کیلئے حضور ﷺ کے پاس آمد

(143) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا....

" هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْأً مِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟"

''کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟''

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں....

" بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ تَدَلّٰى عَلَيَّ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِهَا حَتّٰى صَارَ عَلٰى رَاْسِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَقُوْلُ مَا هٰذَا؟ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هٰذَا النَّبِيُّ يَخْرُجُ فِيْ وَقْتِ كَذَا وَ كَذَا فَكُنْ اَنْتَ مِنْ اَسْعَدِ النَّاسِ بِهٖ" (سیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱، شواہد النبوۃ فارسی ۱۴۸، ۱۴۹)

''میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آ گئی حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آ گئی....تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟....تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک ﷺ فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے

سعادت مند لوگوں میں سے ہو جائیں....''

جان انس و جن کی قوت سماعت

(144) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک میں ایسی طاقت رکھی ہے کہ لاکھوں میل سے آواز سن لیتے ہیں....

سیدنا ابوہریرہ ؓ نے فرمایا کہ ہم سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک سرور دو عالم ﷺ نے ایک آہٹ سنی....سن کر صحابہ کرام ؓ سے پوچھا:

''اتدرون ما ھذا قال قلنا اللہ و رسولہ اعلم''

''اے میرے صحابہ! تم جانتے ہو یہ آہٹ کیسی ہے؟....صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں..''

اس پر فرمایا:

''ھٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَھُوَ یَھْوِیْ فِی النَّارِ الْآنَ حَتّٰی اِنْتَھٰی اِلٰی قَعْرِھَا''

''یعنی یہ آہٹ پتھر کی ہے جو آج سے ستر سال قبل دوزخ میں پھینکا گیا تھا اور اب وہ جہنم کے نیچے پہنچا ہے....'' (صحیح مسلم ص ۳۸۱ ج ۲)

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر جلوہ گر ہیں اور ساتوں آسمانوں کی آوازیں سن لیتے ہیں....

اونٹ کا حضور ﷺ سے مالک کی شکایت

(145) امام ابونعیم وبیہقی حضرت عبداللہ بن جعفر سے راوی ہیں....وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے....اس باغ میں ایک اونٹ تھا....

" فَلَمَّارَاٰی النَّبِیُّ ﷺ وَحَنَّ اِلَیْهِ وَ ذَرَفَتَا عَیْنَاهُ "

''جب حضور علیہ السلام کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے....''

(بیہقی خصائص ص ۵٦ ج او حجۃ اللہ)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کے مالک سے فرمایا: تو خدا سے نہیں ڈرتا....اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے....

شواہد النبوۃ میں اس واقعہ میں یہ اضافہ لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اسے مجھے دے دو....اس نے کہا: میں اسے آپ کو دیتا ہوں....حضور علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ہبہ نہ کرو بلکہ میرے پاس بیچ دو....اس نے کہا: نہیں میں تو آپ کو ہبہ کرتا ہوں....

پھر کہنے لگا میرے گھر والوں کے لئے صرف یہی اونٹ وجہ معاش ہے....

آپ ﷺ نے سنا تو فرمایا: اس بے چارے کا تم نے کیا حال بنا رکھا ہے....یہ کثرت کار اور قلت خوراک کی شکایت کر رہا ہے....اس سے بھلائی کرو....

اس کے بعد ہم وہاں سے چل کر ایک جگہ ٹھہرے....حضور علیہ السلام سو گئے....ہم نے دیکھا کہ ایک درخت زمین کو پھاڑ کر چلا آ رہا ہے تاکہ حضور علیہ السلام

پر سایہ کردے.... جب حضور علیہ السلام بیدار ہوئے تو وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا.... ہم نے حضور علیہ السلام کو بتایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ درخت تھا جس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی تھی کہ وہ رسول خدا کو سلام پیش کرے....

ان کے چہرہ کے نور سے اندھیرے میں روشنی ہوجاتی

(146) ابن عساکر اور مدائنی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے:....

"اِنَّ اُسَیْدَ ابْنَ اَبِیْ اَیَاسٍ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَجْھَہٗ وَاَلْقٰی یَدَہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ فَکَانَ اُسَیْدُ یَدْخُلُ الْبَیْتَ الْمُظْلِمَ فَیُضِیْءُ..." (ابن عساکر، کنز العمال، حجۃ اللہ ۴۳۸، خصائص ۲/۸۵)

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسید بن ایاس کے چہرہ اور سینہ پر اپنا دست مبارک پھیرا.....تو (ان کا چہرہ اور سینہ اس قدر روشن ہوگیا کہ) وہ اندھیری کوٹھڑی میں داخل ہوتے تو وہ روشن ہوجاتی...." (از البرہان)

لا مکاں تک اجالا جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ

فرش پر بیٹھ کر عرش کی آواز سننے والا نبی ﷺ

(147) سیدنا حکیم بن حزام ﷛ نے فرمایا کہ ایک دن ہم بیٹھے تھے کہ شاہ کونین ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ! کیا تم سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ صحابہ

کرام ﷺ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم تو کچھ نہیں سن رہے....

فرمایا: میں آسمان کی آوازیں سن رہا ہوں.. "اَسْمَعُ اَطِیْطَ السَّمَآءِ"

(مواہب لدنیہ وشرح للزرقانی ۴/۹۰)

نیز علامہ زرقانی نے فرمایا کہ.....آسمان سے مراد صرف ایک آسمان نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کی آوازیں سنتا ہوں....

شانِ محمد ﷺ کے قدرتی نظارے

(148) حضرت انس بن مالک ؓ اور حضرت ابوالحمراء ؓ سے مروی ہے کہ محبوب رب غفور ﷺ نے فرمایا:-

" لمّا اسری بی الی السماء اذا علی العرش مکتوب " لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه...."

(شرح شفاء: ۳۵۷)

"جب میں معراج کی رات عرش پر پہنچا تو میں نے عرش پر: لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه لکھا ہوا دیکھا...."

درختوں کا حضور ﷺ پر سایہ کرنے کا حیران کن واقعہ

(149) حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے مروی ہے کہ ابوطالب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم ﷺ ان کے ہمراہ ہو گئے.... جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا.... بحیرہ راہب

اپنے مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا.... حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے پاس کبھی نہیں آیا تھا.... اب جب انہوں نے اپنا سامان وغیرہ کھولا تو وہ راہب ان کے پاس آیا.... پھر اس نے رسول کریم ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا:

"هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ"

یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں.... یہ رب العالمین کے رسول ہیں.... اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا.... قریش کے بوڑھوں نے اس کو کہا:

"مَا عِلْمُکَ" تو نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کیا؟

" فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَ اِنِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ "
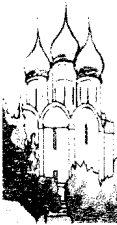
"تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو.... اور یہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں...."

پھر وہ راہب واپس چلا گیا.... اور ان کے لئے کھانا تیار کیا.... جب کھانا لے کر آیا تو حضور پرنور ﷺ اونٹ چرا رہے تھے.... راہب نے کہا آپ کو بلاؤ... آپ تشریف لائے...

"وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ" تو آپ پر بادل سایہ کر رہا تھا.... جب قریب پہنچے تو

دیکھا قوم درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں.... آپ بھی بیٹھ گئے.... تو درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک گیا.... تو راہب نے کہا:

"اُنظُرُوا اِلٰی فِیءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَیهِ"

"دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ کی طرف جھک گیا ہے...."

پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے؟ قریش نے کہا ابو طالب.... راہب نے قسمیں کھا کر ابو طالب کو کہا کہ حضور پرنور ﷺ کو واپس بھیج دو....

(مواہب لدنیہ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۰، ترمذی شریف)

خندق میں حضور ﷺ کی خدائی مدد

(150) غزوہ خندق جو اسلامی تاریخ میں سب سے اہم اور نہایت ہی خطرناک جنگ تھی.... جن میں کافروں کی چوبیس ہزار فوج نے تین حصوں میں منقسم ہو کر مدینہ پر اس زور سے حملہ کیا تھا کہ مدینہ کی زمین دہل گئی.... ایسے نازک موقع پر اللہ تعالیٰ نے ہوا سے حضور ﷺ کی مدد و نصرت فرمائی.... اور ہوا نے لشکر کفار کو تہہ و بالا کر دیا....

امام ابو نعیم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن اس زور کی ہوا چلی کہ طوفان آ گیا.... کافروں کی فوج کے خیمے اکھڑ گئے.... اور ان کے دیگچے چولہوں سے الٹ گئے.... اس وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"نُصِرتُ بِالصَّبَاءِ وَهَلَكَتْ عَادٌ" (خصائص ص ۲۳۰ ج ۲)

''میں مشرق کی ہوا کے ساتھ مدد دیا گیا....اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک ہوئی...''

اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ اگر سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا مسخر تھی تو حضور علیہ السلام کے لئے بھی ہوا مسخر کردی گئی....جس نے لشکر کفار کو تباہ و برباد کردیا....

نکلی ہوئی آنکھ کا ڈھیلا حضور ﷺ نے دوبارہ لگا دیا

(151) جنگ احد میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک تیر لگا.... جس سے ان کی آنکھ ان کے رخسار پر بہہ کر آ گئی.... یہ دوڑ کر حضور رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے....

" فَاَعَادَهُمَا مَكَانَهُمَا وَبَرَقَ فِيهَا فَعَادَتَا تَبْرُقَانِ " (حجۃ اللہ ص ۴۱۴)

آپ نے فوراً ہی اپنے دست مبارک سے ان کی بہی ہوئی آنکھ کو آنکھ کے حلقہ میں رکھ کر اپنا مقدس ہاتھ پھیر دیا....تو اسی وقت ان کی آنکھ اچھی ہوگئی....اور یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت اور روشن ہوگئی....

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہاری آنکھ کو تمہارے حلقہ چشم میں رکھ دوں....اور وہ اچھی ہو جائے....اور اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہیں اس کے بدلے میں جنت ملے گی....انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جنت بلاشبہ بہت ہی بڑی نعمت ہے....مگر مجھے کانا ہونا بہت ہی برا

معلوم ہوتا ہے....اس لئے آپ میری آنکھ اچھی کر دیجئے اور میرے لئے جنت کی دعا بھی فرما دیجئے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس جانثار پر پیار آ گیا....اور آپ نے ان کی آنکھ کو حلقہ چشم میں رکھ کر ہاتھ پھیر دیا....تو ان کی آنکھ بھی اچھی ہوگئی....اور ان کے لئے جنتی ہونے کی دعا بھی فرما دی....اور یہ دونوں نعمتوں سے سرفراز ہو گئے....

(بیہقی و حجۃ اللہ)

بدر میں ہوائی گھوڑوں پر فرشتوں کی آمد

(152) میدان بدر سے شکست کھا کر جب ابوسفیان بن حرب مکہ پہنچے تو ابولہب نے اس سے احوال و واقعات جنگ دریافت کئے....اس نے بتایا کہ دشمنوں کے پاس اس قدر ہتھیار تھے کہ جہاں چاہتے مارتے تھے....

اس کے باوجود ہم نے ایسے اشخاص کو بھی دیکھا جن کے چہرے سفید تھے....اور ابلق گھوڑوں پر سوار تھے اور زمین و آسمان کے درمیان اڑتے دکھائی دیتے تھے....ان سے ہم کسی صورت بھی مقابلہ نہ کر سکتے تھے....

(حوالہ شواہد النبوۃ و دلائل النبوۃ)

واللہ! آپ زندہ ہیں

(153) علامہ نبہانی جیسے نامور محدث نے یہ واقعہ اپنی معروف کتاب ''سعادۃ الدارین'' میں لکھا ہے کہ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا....

میں نے روضہ انور کے اندر سے آواز سنی:

"وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ"

"اے بیٹے! تجھ پر بھی سلام ہو....." (سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

چہرے میں اشیاء کا عکس نظر آنا

(154) حضرت ابوالعلاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:....

"فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَجْہَ قَتَادَۃَ ابْنِ مِلْحَانَ فَکَانَ لِوَجْھِہٖ بَرِیْقٌ حَتّٰی کَانَ یَنْظُرُ فِیْ وَجْھِہٖ کَمَا یَنْظُرُ فِی الْمِرْاٰۃِ"

(شواہد النبوۃ ص ۲۰۶، حجۃ اللہ علی العالمین دلائل النبوۃ، البیہقی ومسند امام احمد)

"کہ حضور صلی اللہ علیہ نے قتادۃ بن ملحان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا... تو ان کے چہرہ میں اتنی چمک پیدا ہوگئی... کہ ان کے چہرے میں اشیاء کا عکس اس طرح دیکھا جاتا... جس طرح کہ آئینے میں دیکھا جاتا ہے..."

کتاب الشفاء میں ہے کہ آپ ﷺ کے چہرہ پر بجلی کی چمک تھی...

خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی پر حضور ﷺ کی خوشی

(155) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا..... وہ بیچ کر مکر گیا اور گواہ مانگا..... جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے! رسول اللہ ﷺ حق کے سوا کیا فرمائیں گے..... ہر مسلمان یہی کہتا مگر گواہی کوئی نہ دیتا..... اس لئے کہ کسی کے سامنے یہ واقعہ نہ تھا..... اتنے میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ آگئے اور

گفتگو سن کر بولے:....میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے اپنا گھوڑا حضور ﷺ کے ہاتھ بیچا ہے..

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:....اے خزیمہ! تم موجود تھے ہی نہیں پھر تم نے گواہی کیسے دی؟ عرض کیا:..... یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں آسمان کی خبریں سناتے ہیں....اور ہم بغیر دیکھے کہ آپ کی زبان حق ترجمان پر یقین کرکے ان کی تصدیق کرتے ہیں....پھر یہ خبر جو زمین کی ہے....اس کی تصدیق کیوں نہ کروں؟...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے....اور اس کے انعام میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمادی اور فرمایا:.....خزیمہ جس کسی کے نفع وضرر کی گواہی دیں ایک انہی کی گواہی کافی ہے.....

(ابوداؤد ص ۱۴۱ ج ۳)

حضور ﷺ کے حکم پر زمین نے نافرمان کے پیر دھنسا دیئے

(156) جب حضور ﷺ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی....اور غارِ ثور میں قیام فرمایا....تو سراقہ نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا....اور غار کے قریب پہنچ کر کے کہنے لگا:...اب آپ کو کون بچائے گا؟....

حضور ﷺ نے فرمایا: جبار وقہار وہی میری حفاظت کرے گا....اتنے میں جبرائیل حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ہم نے زمین کو آپ کا مطیع کردیا...آپ جو چاہیں زمین کو حکم دیجئے....زمین آپ کے حکم کی تابعداری کرے گی..

" فَقَالُ يَارِضُ خُذِيهِ فَاَخَذَتْ اَرْجُلَ جَوَادِهِ اِلَى الرُّكْبَةِ"

''اے زمین پکڑ لے....زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں پکڑ لئے اور گھٹنوں تک دھنس گیا....''

جب سراقہ زمین میں دھنس گیا....سراقہ نے ایڑ لگائی....مگر گھوڑے نے حرکت نہ کی....آخر مجبور ہو کر عرض کرنے لگا: حضور! مجھے امان دیجئے اور اس مصیبت سے جان چھڑایئے....میں واپس چلا جاؤں گا اور کسی کو آپ کے قیام غار کی خبر نہ دوں گا....حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''يَاارْضُ اُطْلِقِيهِ فَاَطْلَقَتْ جَوَادَهُ "

''اے زمین چھوڑ دے....زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں چھوڑ دیئے....''

(حوالہ خصائل و مدارج و حجۃ اللہ وشواہد)

حضور ﷺ کے دست مبارک سے گھی میں برکت

(157) حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں....کہ ایک انصاری صحابیہ حضرت ام مالکؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجا کرتی تھیں....چنانچہ اس کپی میں اتنی برکت آگئی تھی کہ:....

" فَيَسْأَلُوْنَ الْاُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِیْ تُهْدِیْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدُمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا"

''جب ام مالکؓ کے بیٹے (گھر میں) آ کر روٹی کے ساتھ کھانے کیلئے) کوئی سالن مانگتے اوران کے پاس کوئی سالن موجود نہیں ہوتا تھا (کیونکہ روغن و گھی کی قسم سے ان کے پاس جو کچھ بھی ہوتا تھا اس کو وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا کرتی تھیں) تو ام مالک کا آسرا وہی کپی بنتی جس میں وہ نبی کریم ﷺ کے لئے گھی بھیجا کرتی تھی (یعنی وہ اس کپی کو اٹھا کر اس میں گھی دیکھتیں) اوران کو اس میں سے گھی مل جاتا تھا (کافی دنوں تک) یہی سلسلہ جاری رہا کہ اس کپی میں لگا ہوا گھی ان کے پورے گھر کے لئے سالن کی ضرورت پوری کردیا کرتا تھا.... پھر (ایک دن ایسا ہوا کہ) ام مالکؓ نے (زیادہ گھی حاصل کرنے کی طمع میں) اس کپی کو پوری طرح نچوڑ لیا (یعنی اس

کپی میں جو گھی لگا ہوا تھا اس کو نچوڑ نچوڑ کر سارا نکال لیا....اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اس کی برکت سے محروم ہوگئیں اور گھر والوں کو روٹی کھانے کے لئے جس چیز کا سہارا تھا وہ ملنی بند ہوگئی.... کیونکہ حرص و طمع تو ہے ہی بری بلا.... جس سے آخرالامر محرومی کے علاوہ کچھ نہیں ملتا) ام مالکؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں (اور یہ ماجرہ بیان کیا) آنحضرت ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے گھی کی کپی کو بالکل نچوڑ لیا تھا؟....''

" قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا" (رواہ مسلم)

''انہوں نے کہا: ہاں.... آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کپی کو اس طرح نہ

نچوڑتیں تو ہمیشہ کے تمہیں اس کپی سے سالن (گھی) ملا کرتا کیونکہ اس کپی میں اگر ذرا سا بھی گھی لگا رہتا تو اس میں برکت اترتی رہتی....اور جب کسی چیز میں برکت اترتی ہے تو وہ چیز کتنی ہی ذرا سی کیوں نہ ہو.... بڑھ کر بہت ہو جاتی ہے....'' (مسلم)

حضور ﷺ کے سایہ کی حقیقت

(158) حافظ الحدیث امام سیوطیؒ نے اپنی تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب باندھ کر اس میں حدیث ذکوان تحریر فرمائی وہ یہ ہے:

"قَالَ ابْنُ سَبُعٍ مِنْ خَصَائِصِهٖ ﷺ اِنَّ ظِلَّهٗ كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْاَرْضِ وَاَنَّهٗ كَانَ نُوْرًا فَكَانَ اِذَا مَشٰى فِى الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لَا يُنْظَرُ لَهٗ ظِلٌّ قَالَ بَعْضُهُمْ وَيَشْهَدُ لَهٗ حَدِيْثُ قَوْلِهٖ ﷺ فِى دُعَائِهٖ وَاجْعَلْنِىْ نُوْرًا" (نفی الفئی ص۳)

یعنی ابن سبع نے فرمایا یہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا.....جب شاہ کونین ﷺ سورج کے سامنے یا چاند کے سامنے چلتے تو حضور ﷺ کا سایہ نہ دیکھا جاتا.....اور اس امر کی گواہی وہ حدیث پاک ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے دعاء کی تھی کہ:...

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ نُوْرًا"

''یا اللہ! مجھے سرتا پا نور کر دے....''

" قَدْ اَخْرَجَ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ ذَکْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمْ یَکُنْ یُرٰی لَہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ " (نفی الفئی ص ۳)

یعنی سیدنا ذکوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ چاند کے سامنے دیکھا جاتا نہ سورج کے سامنے....

شیخ الحدیث شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا:

" ونبود مرا آنحضرت ﷺ سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر..."

(مدارج النبوۃ ۲۱/۱، نفی الفئی ص ۷)

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی تالیف امداد السلوک میں لکھا ہے.....کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو نور فرمادیا....اور متواتر احادیث سے ثابت ہے.....کہ حضور ﷺ سایہ نہیں رکھتے تھے.... (امداد السلوک ص ۱۵۶)

حضور ﷺ اور دیدارِ الٰہی

(159) امام احمد بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں...کہ حضور ﷺ نے فرمایا:...

" رَأَیْتُ رَبِّیْ " (خصائص ص ۱۶۱ ج ۲)

میں نے اپنے رب کو دیکھا....

امام بخاریؒ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو:

"وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّتِ فَتَدَلّٰی حَتّٰی کَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" (بخاری کتاب التوحید)

''عزت والا جبار خدا اتنا قریب ہوا کہ آپ کے اور خدا کے درمیان دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا....''

پہاڑ پر حضور ﷺ کی حکومت

(160) امام بخاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام حضرت ابوبکر وعثمان رضی اللہ عنہما کے ہمراہ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے.... پہاڑ ہلنے لگا.... حضور ﷺ نے فرمایا:

"اُثْبُتْ عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیْقٌ وَ شَهِیْدَانِ"

''اے پہاڑ! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید تشریف فرما ہیں... پہاڑ حکم پاتے ہی ٹھہر گیا۔''

(حوالہ خصائل کبریٰ و بخاری شریف)

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

۱۰۰ سال بعد ہونے والے واقعہ کی پیشین گوئی

(161) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے صحابی جندب بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا:

''جندب! واہ جندب کی کیا بات ہے.... یہ ایسی ضرب لگائے گا جس سے اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان حد فاصل کھینچ دے گا.... جس میں وہ تنہا ایک امت ہوگا....''

اس ارشاد گرامی کی صداقت حضرت عثمان غنی ﷛ کے عہد خلافت میں سامنے آئی.... ان کے دور خلافت میں کوفہ میں ابو بستان نامی ایک ایرانی جادوگر جو لوگوں کو اپنے جادو کے طرح طرح کے شعبدے دکھایا کرتا تھا.... ایک مرتبہ وہ کوفہ کے گورنر ولید بن عتبہ کے سامنے جادو کے کمالات دکھا رہا تھا اور لوگ حیران ہو ہو کر دیکھ رہے تھے....

ابو بستان لوگوں کے سامنے یوں مظاہرہ کر رہا تھا.... گویا کہ وہ ایک گدھے کے منہ کے راستے اس کے پیٹ میں داخل ہوا.... اور اس کے مقعد کے راستہ باہر نکل آیا.... پھر گدھے کے مقعد کے راستے سے اس کے پیٹ میں داخل ہوا اور منہ کے راستہ سے باہر نکل آیا.... اس کرتب کے بعد اس نے لوگوں کو اپنے جادو کے زور سے یہ باور کرایا یعنی یقین دلایا.... کہ اس نے خود اپنا سر کاٹ دیا اور دور پھینک دیا.... پھر اس نے سر اٹھایا اور اسے اپنے جسم سے جوڑ دیا.... اور ٹھیک ٹھاک نظر آنے لگا..... یعنی وہ لوگوں کو یہ دکھاتا تھا کہ..... وہ مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے....

حضرت جندب بن کعب ﷛ ابو بستان جادوگر کا یہ سارا تماشہ دیکھ رہے تھے.... انہوں نے تلوار نکالی اور بھرے مجمع میں ایک ہی وار سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا.... پھر لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: اسے کہو کہ اب اپنا سر اٹھا کر جسم سے لگا

دے.... اور اپنے آپ کو دوبارہ زندہ کر کے دکھائے.... بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا؟...

ولید بن عتبہ جو بڑی دلچسپی اور محویت سے ابوبستان کے کرتب دیکھ رہا تھا.... جندب کی یہ حرکت یا جسارت اسے بڑی ناگوار گزری.... لہٰذا انہیں گرفتار کر لیا گیا..... اور سارا واقعہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھ بھیجا....

دربار خلافت سے جواب آیا: جندب کو چھوڑ دو.... کیونکہ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا تھا کہ جندب ایسی ضرب لگائے گا جس سے اللہ حق و باطل کے درمیان حد فاصل کھینچ دے گا..... جس میں وہ تنہا ایک امت ہوگا.... (حوالہ اسد الغابہ)

پانچ چیزیں

(162) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِی"

"مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں...."

"نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ"

"ایک ماہ کی مسافت سے دشمن پر رعب و دبدبے کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے...."

"وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا... فَاَیُّمَا رَجُلٍ

مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلَاۃُ فَلْیُصَلِّ"

''زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے.... لہٰذا میری امت کے کسی بھی شخص کو نماز کا وقت آلے.... تو وہ نماز پڑھ لے...''

" وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ ... وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ"

''میرے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے.... جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا....''

" وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ"

مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے....

" وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً"

''پچھلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے جب کہ مجھے تمام کائنات کیلئے رسول بنایا گیا ہے....''

(حوالہ بخاری ۳۳۵، مسلم ۵۲۱ از سنہری واقعات)

حضور ﷺ کی پیدائش پر جنات کی سرکشی کم ہوگئی

(163) امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضور ﷺ کی نبوت کی خبر مدینہ میں اس طرح پہنچی کہ مدینے کی ایک عورت سے ایک جن کو عشق تھا.... وہ

پرندے کی شکل میں عورت کے گھر کی دیوار پر آ کر بیٹھ جاتا اور موقعہ پا کر برائی کرلیتا.... اتفاقاً چندروز اس کا آنا بند ہو گیا.... پھر ایک دن وہ دیوار پر آ بیٹھا تو عورت نے پوچھا کیا بات ہے.... اتنے دنوں سے کہاں غائب تھے؟...

اس پر جن نے کہا اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں.... اب مجھ سے ملنے کی آئندہ امید نہ رکھنا.... اب وہ ہستی ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی آمد پر ہمارا انسانوں کے گھروں میں رہنا ممنوع قرار دے دیا ہے.... زنا و بدکاری کو بھی حرام قرار دے دیا ہے.... (الوفاء دلائل النبوۃ ابونعیم و بیہقی)

جنت کی اونٹنی

(164) ایک روز حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کچھ سوت دیا.... اور فرمایا اسے بازار میں لے کر فروخت کر دیں.... اور آٹا لے آئیں.... تا کہ حسن و حسین ﷺ کے لئے روٹی پکاؤں.... حضرت علی ﷺ سوت بازار میں لے گئے اور چھ درہم میں فروخت کر دیا.... وہ آٹا خریدنا چاہتے تھے اتنے میں آواز آئی ''کوئی ہے جو مجھے اللہ کے نام پر کچھ دے....''

حضرت علی ﷺ کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے تھے.... بازار میں سائل کی آواز سنی تو وہ درہم اسے دے دیئے اور گھر کی طرف چل دیئے.... اتنے میں ایک بدو آیا.... اس کے پاس ایک موٹی تازی اونٹنی تھی.... وہ حضرت علی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: علی ﷺ! اونٹنی خریدو گے؟ حضرت علی ﷺ نے

جواب دیا میرے پاس دام نہیں ہیں.... بدو بولا: میں ادھار ہی دیتا ہوں....اس نے نہ قیمت بتائی نہ کوئی اور بات کی....اونٹنی کی مہار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھمائی اور چلا گیا....

حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی وہیں کھڑے تھے کہ اتنے میں ایک اور بدو آیا اور کہنے لگا: علی رضی اللہ عنہ! یہ اونٹنی بیچتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں لے لو! بدو کہنے لگا: میں اس کے تین سو درہم دیتا ہوں.... یہ کہہ کر اس نے تین سو درہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیئے اور اونٹنی لے کر چلا گیا....

اس کے جانے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بدو کو تلاش کرنے لگے جو انہیں اونٹنی دے گیا تھا....مگر وہ کہیں نہ ملا.... حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر کی طرف چل دیئے....گھر پہنچے تو دیکھا جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ سے بیٹھے باتیں کررہے ہیں.... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ ابھی اونٹنی والا واقعہ سناتا ہوں.... کہ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے خود ہی فرمایا: اے علی! جانتے ہو وہ اونٹنی والے لوگ کون تھے؟....

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں....رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم نے راہ خدا میں چھ درہم دیئے تو اللہ نے تمہیں تین سو درہم عطا کیے....اللہ کو تمہارا یہ کام بہت پسند آیا.... تمہیں اس کا بدلہ اگلے جہاں میں تو ملے گا ہی مگر اللہ نے دنیا میں بھی تمہیں بدلہ دے دیا....رہی اونٹنی والی بات تو وہ دونوں اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے تھے....ایک جبرائیل علیہ السلام

دوسرے اسرافیل علیہ السلام وہ اونٹنی جنت کی اونٹنی تھی جس پر فاطمہؓ جنت میں سواری کرے گی....

(حوالہ ایضاً)

حضور ﷺ کا سواری کے جانور بھی احترام کرتے

(165) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی اونٹنی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ سرور دو عالم ﷺ سے گفتگو کیا کرتی تھی.... جب جنگل میں چرنے کے لئے جاتی تو چارہ اس کی جانب دوڑ دوڑ کر آتا تھا.... جنگل کے درندے اس سے دور دور رہتے تھے.... اور ایک دوسرے کو خبردار کرتے تھے کہ ''یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سواری ہے اس کا احترام کرو....''

جب جان دو عالم ﷺ نے پردہ فرمایا تو اس اونٹنی نے محبوب خدا ﷺ کے غم فراق میں کھانا پینا بند کر دیا اور اسی حالت میں جان دے دی.... (کتاب الشفاء اول)

بدر میں فرشتے مشرکین کو قیدی بناتے رہے

(166) جنگ بدر میں ابوالسیر ؓ نے کعب بن عمرو اور امیر المومنین نے حضرت عباس ؓ کو گرفتار کیا.... کعب ذرا پست قد انسان تھے.... رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اتنے بلند قامت انسانوں کو کیسے گرفتار کر لیا؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! گرفتار کے وقت ایک ایسا آدمی میرا مددگار بنا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور اس کے بعد بھی مجھے دکھائی نہیں دیا.... مگر اس کی ہیبت ناقابل بیان تھی.... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارا مددگار ایک ملک کریم

تھا.... (حوالہ شواہد النبوۃ و دلائل النبوۃ)

محبوب کی زبان سے قرآن سن کر ممبر نبویؐ بھی کانپ گیا

(167) مسلم... نسائی اور امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے.... کہ حضور ﷺ نے منبر شریف پر آ کر یہ آیت کریمہ پڑھی:....

"وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ حَتّٰى بَلَغَ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ"

یعنی لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی قدر نہ پہچانی جیسی پہچاننے کا حق تھا.... اس کے علاوہ آپ سید الصادقین ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی شان میں فرماتا ہے کہ "میں جبار ہوں میں بہت اونچی شان والا ہوں"

یہ سن کر منبر شریف نیچے سے تھر تھر کانپنے لگا اور ہمیں خدشہ ہوا کہ کہیں خدانخواستہ سید الانبیاء گر نہ پڑیں.... خطبے میں جلال کبریائی کا بیان تھا.... آپ محبوب خدا ﷺ خود بہت متاثر تھے.... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ دائیں بائیں ہل رہے تھے.... گویا منبر بھی شان کبریائی برداشت نہ کر سکا... اور آگے پیچھے تین بار ہوا... یہ معجزہ نباتات سے متعلق بھی ہے۔

ان کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
ان کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

(حوالہ صحیح مسلم، سنن نسائی، ذکر جمیل ۳۱۹، خصائص کبریٰ ۲/۷۷، بزار ابن عدی، مستدرک حاکم)

اذان کی نقل کی برکت

(168) محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپس آرہے تھے کہ راستے میں نماز کا وقت آ گیا... تو حسب دستور جان دو عالم ﷺ ٹھہر گئے.... حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی.... ''ابومحذرہ'' جو اس وقت ایمان نہیں لائے تھے.... اپنے دوستوں کے ہمراہ تھے.... اذانِ بلال رضی اللہ عنہ سن کر وہ مذاق کے طور پر زور زور سے اذان کی نقل اتارنی شروع کر دی.... رحمت کائنات ﷺ نے انہیں بلوایا....

باری باری سب سے اذان کہلوائی.... ابومحذرہ کی آواز سب سے بلند تھی.... سرورِ انبیاء ﷺ نے ابومحذرہ کو روک کر باقی سب کو جانے دیا.... اس کے بعد حضور ﷺ نے ابومحذرہ کو سامنے بٹھا لیا.... ان کی پیشانی پر دستِ مبارک رکھا پھر دستِ مبارک ان کے چہرے پر پھرتے ہوئے سینہ تک لائے اور سینے سے پیٹ.... کلیجے اور ناف تک پھیرا.... اس کے بعد اس طرح دعا فرمائی:

''اللہ تجھے برکت عطا کرے اور تجھ پر اپنا فضل و کرم فرمائے....''

اس کے بعد انہیں اچھی طرح اذان سکھائی.... پھر اذان کہنے کا حکم دیا.... اذان دینے سے پہلے ابومحذرہ کا دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نفرت سے بھرا ہوا تھا.... مگر جب اذان ختم ہوئی تو ان کی دنیا ہی بدل چکی تھی.... ان کا دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے یوں بھر گیا تھا.... کہ کائنات کی کوئی چیز حضور ﷺ سے زیادہ محبوب نہ تھی....

حضور ﷺ نے انہیں ایک چاندی سے بھری تھیلی عطا فرمائی.... اور اس کے

ساتھ ہی فرمایا: جاؤ اسی طرح حرم میں اذان دیا کرنا.... حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ایمان سے مشرف ہوئے ...مکہ پہنچ کر مؤذن حرم کی ذمہ داری نبھانے لگے...ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد پھر اولاد کی اولاد ان کے پوتے پڑپوتے سب مسجد حرام میں اذان دیا کرتے تھے... (حوالہ الاصابہ)

بادل سے گھوڑوں کی آواز

(169) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے بنی غفار سے ایک آدمی نے بتایا کہ میرا چچا زاد بھائی بدر کے ایک ریت کے ٹیلے پر کھڑے دیکھ رہے تھے.... ہمارا ارادہ تھا کہ جو بھی فتح یاب ہو اس سے مل کر لوٹ میں حصہ لیں کیونکہ ابھی تک ہم نے اسلام قبول نہیں کیا تھا....

اچانک بادل کا ایک ٹکڑا جھکا اور ہم نے گھوڑوں کی آواز سنی.... اچانک آواز آئی: اے خیروم آگے بڑھو.... خیروم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے.... میرا چچا زاد بھائی یہ ہیبت ناک آواز سنتے ہی وہیں ڈھیر ہو گیا.... میں بھی قریب المرگ تھا مگر بچ نکلا.. (حوالہ ایضاً)

(170) ایک مرتبہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روٹیاں پکا رہی تھیں.... رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عائشہؓ کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے

ہاتھ بٹا رہے تھے....

ایک روٹی آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تندور میں پکانے کے لئے ڈالی.... مگر کافی دیر گزرنے کے بعد بھی وہ روٹی نہ پکی نہ ہی جلی.... کیونکہ اس کو جان دو عالم ﷺ کا ہاتھ لگ چکا تھا.... پھر آگ کی کیا مجال کہ اسے جلا سکے....

رحمت کائنات ﷺ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایام حج میں تینوں جمرات پر لاکھوں آدمی تین روز تک مسلسل کنکریاں پھینکتے ہیں.... پھر کوئی ان کنکریوں کے ڈھیر کو یہاں سے اٹھاتا بھی نہیں ہے.... یعنی اٹھاتا نظر نہیں آتا اور ایک دفعہ پھینکی گئی کنکریوں کو دوبارہ استعمال کرنا بھی منع ہے.... کیونکہ غیر مقبول ہے.... اس لئے ہر حاجی اپنے لئے مزدلفہ سے نئی کنکریاں لے کر آتا ہے.... ظاہراً تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جمرات کے گرد ایک ہی سال میں ٹیلہ لگ جاتا.... جس سے جمرات چھپ جاتا اور چند سال میں تو پہاڑ ہو جاتا....

محبوب خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ہاں ہونا تو ایسے ہی چاہئے تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے کہ جس جس شخص کا حج قبول ہو اس کی کنکریاں اٹھالی جائیں.... تو اب اس جگہ صرف ان بدنصیبوں کی کنکریاں باقی رہ جاتی ہیں جن کا حج کسی وجہ سے قبول نہیں ہوا.... اس لئے اس جگہ پڑی ہوئی کنکریاں بہت کم نظر آتی ہیں.... اور اگر ایسا نہ ہوتا تو یہاں پہاڑ کھڑا ہو گیا ہوتا.... (خصائل کبریٰ علامہ سیوطی و بیہقی)

اگر یہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے کر دیتے

(171) حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں ابو جہل نے پوچھا کیا محمد سجدہ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں.... یہ سن کر اس ملعون نے کہا مجھے لات وعزیٰ کی قسم! اگر میں اسے سجدہ کرتے دیکھوں تو میں اس کی گردن کو مسل دوں یا اس کا منہ مٹی میں خاک آلود کر دوں....

پھر وہ ایک دن جب کہ حبیب خدا ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اس نے ارادہ کیا کہ گردن مبارک پر چڑھ جائے.... لیکن دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے کو بھاگا جا رہا ہے.... لوگوں نے پوچھا کیا ہوا تو اس بد بخت نے جواب دیا میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے اور محمد ﷺ کے درمیان آگ کی خندق ہے اور خوف ہے....

یہ سن کر امت کے والی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے.... (خصائص کبریٰ ص ۱۲۶ ج ۱)

مجوسی کو سلام نبوی ﷺ

(172) حضرت عبداللہ بن مبارک ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حج سے فارغ ہونے کے بعد موضع حجر اسماعیل میں سو گیا.... خواب میں دیکھا کہ جان دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم بغداد کے فلاں محلہ میں پہنچنا تو بہرام مجوسی سے میرا اسلام پہنچانے کے بعد خبر دینا کہ اللہ تجھ سے راضی ہے.... میں چونک پڑا اور شیطانی خواب سمجھ کر لاحول پڑھی.... پھر وضو کر کے طواف کعبہ کیا اور سو گیا پھر وہی خواب دیکھا...

اسی طرح تین مرتبہ میں نے یہی خواب دیکھا....

پس بغداد میں آیا تو اس محلہ میں جا کر بہرام مجوسی کا گھر تلاش کر رہا تھا کہ ایک بڈھا ملا... میں نے اس سے پوچھا تو نے کبھی اللہ کے لئے نیک کام بھی کیا ہے...اس نے کہا ہاں.... میں نے بیع سلف جدید لوگوں سے کی ہے...اور میں ایک نیک کام جانتا ہوں....میں نے کہا یہ تو شریعت محمدی ﷺ میں حرام ہے...اس کے سوا تو نے اور کیا کیا ہے....اس نے کہا میری چار لڑکیاں ہیں اور چار لڑکے تھے....میں نے آپس میں بھائی بہن کی شادی کردی....

میں نے کہا یہ بھی حرام ہے...تو نے اور کیا کیا ہے...اس نے کہا میں نے لڑکیوں کی شادی کے بعد مجوسیوں کی دعوت ولیمہ کی تھی....میں نے کہا یہ بھی حرام ہے تو نے اور کیا کیا ہے....اس نے کہا میری ایک لڑکی نہایت ہی خوبصورت تھی اس کے ساتھ میں نے خود نکاح کرلیا....میں نے کہا یہ بھی حرام ہے تو نے اور کیا کیا ہے.... اس نے کہا میں شب زفاف میں اپنی لڑکی کے پاس تھا....ایک مسلمان عورت آئی اور میرے چراغ سے چراغ جلا کر چلی اور پھر چراغ بجھا دیا....پھر آئی اور چراغ جلا کر چلی....پھر بجھا دیا....

میں سمجھا کہ یہ چوروں کی جاسوس ہے....اس کے پیچھے ہولیا جب وہ اپنے گھر پہنچی اس کی لڑکیوں نے دیکھ کر اس سے پوچھا: اے اماں! کیا ہمارے لئے بھی کچھ لائی ہو؟ اب تو ہم میں صبر کی طاقت نہیں رہی....اس نے رو کر کہا مجھے اللہ کے سوا کسی سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے....اور جس کے ہاں گئی تھی وہ مجوسی ہے اور مجوسی اللہ کا

دشمن ہوتا ہے...اس سے سوال کرتے ہوئے مجھے شرم آئی...

میں یہ باتیں سن کر گھر آیا اور ایک طباق میں ہر قسم کی چیزیں بھر کر اسے دے آیا...وہ خوش ہوگئی...میں نے کہا یہ وہی نیکی ہے تیرے لئے بشارت ہو کہ تجھ سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ راضی ہے....پھر پورا خواب بیان کر دیا....

اس نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ گواہ رہنا میں نے سود خوری چھوڑ دی.... بیٹی کا نکاح کر دوں گا....لڑکوں کی شادی اسلامی شریعت کے مطابق کروں گا...اور اس نے ایسا ہی کیا.... ہفتہ کے اندر گناہوں کی شرم کے وجہ سے روتے روتے مر گیا.... میں نے جب سنا اس کو غسل دیا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا....

(حوالہ انیس الواعظین)

جہاں رحمت کائنات ﷺ کے قدم پڑتے وہ جگہ خوشبو سے معطر ہو جاتی

(173) حضور ﷺ کی دائی حضرت حلیمہ سعدیہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم رحمت کائنات ﷺ کو لے کر اپنی آبادی میں پہنچے....تو تمام آبادی خوشبو سے مہک گئی....جیسے عنبر و مشک کی خوشبو ہے....آپ ﷺ کی محبت ہر آدمی کے دل میں بیٹھ گئی....اور آپ سے سب بہت محبت کرتے تھے....جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ

آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک اس جگہ مس کرتا اور اللہ کے حکم سے شفا یاب ہوتا تو یہاں تک کہ لوگ اپنے مویشیوں جانوروں کا علاج بھی آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ سے کیا

کرتے تھے....

(حوالہ حجۃ اللہ علی العالمین از علامہ نبہانی)

بکریوں کا حضور ﷺ کو سجدہ

(174) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے.... آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق.... عمر فاروق اور کچھ انصار رضی اللہ عنہم بھی تھے.... باغ میں بکریاں تھیں.... وہ آپ کو دیکھتے ہی آپ ﷺ کے آگے سجدہ ریز ہوگئیں.... ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ آپ کو سجدہ کریں....

آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو سجدہ کرے.... اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے....

(حوالہ خصائص کبریٰ و حجۃ اللہ از علامہ نبہانی)

حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ کا پتھر

(175) روایت ہے کہ ایک یہودی نبی پاک ﷺ کے پاس آیا.... اس کے ہاتھ میں پتھر تھا.... اس نے کہا یہ پتھر حضرت داؤد علیہ السلام کے پتھروں میں سے ہے.... سید الشاہدین ﷺ نے یہودی کے ہاتھ سے وہ پتھر لے لیا.... ابھی وہ پتھر پکڑا ہی تھا کہ اللہ کے حکم اور نبی پاک ﷺ کے دست مبارک کا اعجاز تھا کہ وہ پتھر شمع کی مانند روشن ہوگیا.... اور یہ دیکھتے ہی وہ یہودی ایمان لے آیا....

(حوالہ جامع المعجزات ص ۲۷۵)

نام محمد ﷺ کی تعظیم سے آنکھ سے کنکری نکل گئی

(176) حضرت فقیہ محمد باباؒ نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی.... جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نہ نکلتی تھی....

اور جب اذان ہوئی اور مؤذن نے کہا:

"اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ"

تو یہ سن کر میں نے بھی یہی کہا.... فوراً کنکری نکل گئی....

(مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

خواجہ خواجگان سید بایزید بسطامی قدس سرہ نے فرمایا:

عام مومنوں کے مقام کی انتہا صالحین کے مقام کی ابتداء ہے...

اور صالحین کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتداء ہے...

اور شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتداء ہے....

اور صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتداء ہے.....

اور نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے....

اور رسولوں کے مقام کی انتہاء اولوالعزم کے مقام کی ابتداء ہے....

اور اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی ابتداء ہے.... اور حبیب خدا ﷺ کے مقام کی انتہاء اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا....

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۵۸)

انوکھی مہر نبوت

(177) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی.... ایک گوشت پارہ پر تھی جو جلد سے ابھرا ہوا تھا.... اس پر چند بال تھے.... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اس گوشت پارہ پر "لا الہ الا اللہ" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے.... ایک اور روایت سے ثابت ہے کہ "محمد رسول اللہ" کے الفاظ تھے....

ساری دنیا پر حضور ﷺ کی حکومت

(178) امام احمد وابن حبان وضیائی وابونعیم بسند صحیح حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

"اُتِیتُ مَفَاتِیحَ الدُّنْیَا عَلٰی فَرَسٍ اَبْلَقَ جَاءَ نِی بِهَا جِبْرَائِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَیْهِ قَطِیفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ"

(جواہر البحار ۱/۳۹۶ وخصائل کبریٰ)

"مجھے دنیا کی کنجیاں دی گئیں.... ابلق گھوڑے پر میری خدمت میں لائے گئے.... ان پر خوبصورت زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا...."

دنیا ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں.... یعنی اللہ کے سوا جتنی اشیاء ہیں.... وہ سب دنیا ہے....

آپ موجود تھے مگر دشمن کو نظر نہ آئے

(179) سعید بن جبیر ؓ سے روایت ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی:

"تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ"

"ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں...."

تو ابولہب کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی....آپ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق ؓ بھی موجود تھے....انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ذرا اوٹ میں ہو جائیں.... یا کچھ ایسی نازیبا باتیں کہے گی.... جو آپ کے لئے باعث ایذا ہوں گی.... کیونکہ یہ بدزبان عورت ہے.... نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ میرے اور اس کے درمیان پردہ ڈال دے گا....

چنانچہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکی.... ابوبکر ؓ سے کہنے لگی تمہارے ساتھی (نبی ﷺ) نے ہماری ہجو کی ہے.... ابوبکر ؓ کہنے لگے: بخدا وہ شعر کہتے ہیں نہ شاعر ہیں۔ کہنے لگی: یہ تو تم درست کہتے ہو.... یہ کہہ کر وہ پلٹ گئی۔ ابوبکر ؓ نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کو دیکھ نہیں پائی تھی؟.... آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل تھا.... جو مجھے اس کی نگاہ سے اوجھل کر رہا تھا.... یہاں تک کہ وہ واپس ہوگئی....

مفسرین کہتے ہیں کہ اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی

" وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا" (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۵)

"اور جب آپ نے قرآن پڑھا تو ہم نے آپ کے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا...."

(حوالہ بخاری کتاب الشفاء، ابن کثیر، دلائل النبوۃ)

قیامت تک نہ ختم ہونے والے جَو

(180) امام مسلم و بیہقی و بزاز حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں.... کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے غلہ مانگا.... تو آپ نے:

" فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسَقٍ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفًا"

"اس کو نصف وسق عطا فرمایا.... اس میں اتنی برکت ہوئی کہ وہ روز اپنے لئے اپنی بیوی اور مہمانوں کے لئے اس میں سے خرچ کرتا تھا اور کمی نہ ہوتی تھی...."

"حَتّٰى كَالَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَمْ تَكِلْمْ لَاَكَلْتَ مِنْهُ وَلَقَامَ بِكُمْ"

"ایک دن اس نے اس کو تولا اور خدمت اقدس میں حاضر ہوا.... حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کو نہ تولتے تو قیامت تک تم اس میں سے کھاتے رہتے.... کبھی کمی نہ ہوتی...." (حوالہ مسلم و بیہقی و خصائل کبری)

حضور ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولنے والے کو سانپ نے ڈس لیا

(181) ایک شخص ابوخدعہ نامی اہل قبا کی کسی عورت پر عاشق تھا.... مگر اس تک رسائی ناممکن تھی.... ایک دن اس نے بازار سے ایسا ہی کمبل خریدا جیسا رسول اللہ ﷺ اوڑھا کرتے تھے.... اور اہل قبا کو جا کر کہنے لگا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم مہمان بنالو.... یہ کمبل انہوں نے مجھے دیا ہے.... لوگوں نے اس کے اطوار دیکھے کہ وہ عورتوں کو حریص نگاہوں سے دیکھ رہا تھا....

انہیں خیال پیدا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تو فواحش سے منع فرماتے ہیں مگر یہ شخص تو ویسا نظر نہیں آتا.... دو آدمی آپ ﷺ کے خدمت میں بھیجے گئے.... آپ اس وقت قیلولہ فرمارہے تھے.... جب بیدار ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ابوخدعہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ابوخدعہ؟ انہوں نے بتایا جسے آپ ﷺ نے کمبل دے کر بھیجا ہے.... آپ ﷺ کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہوگیا.... آپ ﷺ نے فرمایا:

"من كذب علی متعمداً فليتبوا مقعدهٗ من النار"

اور ساتھ ہی حکم دیا فلاں فلاں آدمی جائیں اور اسے پکڑ کر قتل کر کے جلا دیں

.... مگر مجھے امید ہے تمہارے پہنچنے تک اس کا کام تمام کردیا گیا ہوگا.... جب یہ لوگ گئے تو وہ وہاں سے جاچکا تھا.... مگر باہر جا کر اس نے پیشاب کیا تو وہاں سے ایک

زہریلا سانپ نکلا جس نے اسے ڈس لیا اور وہ وہیں مر گیا... (حوالہ شواہد)

رحمت کائنات ﷺ کی قبر سے رحمتوں کا نزول

(182) ابوالجوزاء کہتے ہیں کہ مدینہ والے لوگ قحط میں مبتلا کئے گئے.... حضور پرنور ﷺ کے وصال شریف کے بعد ایک سال مدینہ منورہ میں قحط پڑا.... لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پہنچ کر فریاد کی.... ام المومنینؓ نے فرمایا: تم لوگ ایسا کرو کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر اس میں ایک روشن دان آسمان کی طرف کھول دو.... تاکہ رحمت کائنات ﷺ کی قبر مبارک اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے.... کوئی بھی حجاب باقی نہ رہے....

لوگوں نے ایسا ہی کیا.... خوب بارش ہوئی.... خوب گھاس اُگی اور اونٹ اس گھاس کو کھا کھا کر اتنے فربہ اور موٹے ہو گئے کہ چربی سے پھٹنے لگے.... اسی مناسبت سے اس سال کو ''عام الفتق'' کہا جاتا ہے یعنی سرسبزی والا سال.... اس واقعہ کے بعد سے قحط کے وقت روشن دان کا کھولنا اہل مدینہ کا طریقہ چلا آ رہا ہے.... قبر شریف کے محاذ میں آج بھی جالی لگا ہوا روشن دان موجود ہے۔ (حوالہ مشکوۃ شریف ووفاءالوفاء ابن جوزی)

۷۰ حوروں سے شادی کرنے والا سابقہ یہودی

(183) حضرت ابن عباس ﷺ بتاتے ہیں کہ ایک صاحب جمال یہودی آنحضرت ﷺ کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا.... ایک دن آپ ﷺ نے اسے کہا: اگر اس حسن و جمال کے باوجود بھی تم آتش دوزخ میں جاؤ تو مجھے تاسف ہوگا.... وہ کہنے

گا: میں دوسرے مذہب کی خاطر اپنے دین کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا... دوسرے دن پھر مجلس میں حاضر ہوا... تو حضور ﷺ یہ آیت قرآنی پڑھ رہے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے

''حور عین کی مثال لولو المکنون ہے....''

یہودی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس بات کی ضمانت لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ستر کی ضمانت لینے کو تیار ہوں.... وہ اسی وقت اسلام لے آیا... اس کا اسلام لانا اتنا اچھا ہوا کہ جب اس نے وفات پائی حضور ﷺ نے خود نماز جنازہ ادا کی....

جب اسے قبر میں اتارا جا رہا تھا... تو حضور ﷺ بھی نیچے اترے اور کافی دیر رہے.... جب باہر آئے تو آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا تھا اور کندھے سے کپڑا پھٹا تھا.... حضور ﷺ نے دیر کی وجہ یہ بتائی کہ اتنی حوریں اسے پیش کی گئیں... کہ ہر ایک کہتی تھی میں اس کے لئے ہوں.... حتیٰ کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچ گئی... ہر ایک میرے دامن کو پکڑتی.... جس وجہ سے میرا کپڑا پھٹ گیا.... (حوالہ شواہد النبوۃ)

حضور ﷺ کی دعا سے بارش میں کپڑے تر نہ ہوئے

(184) ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں آکر اسلام قبول کیا... حضور ﷺ کی مجلس سے میں کبھی جدا نہ ہوتا تھا... آپ شام اور عشاء کے درمیان ہمیں اسلام کے آداب وقواعد سکھاتے.... ایک رات بادل گرج رہے تھے اور تیز ہوا چل رہی تھی.... ساتھ ہی تیز بارش ہونے لگی.... لوگوں نے کہا: ہم اپنے گھروں کو کیسے

جائیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں تمہارے گھروں میں اس طرح پہنچادوں گا کہ تمہیں بارش کی کوئی تکلیف نہ ہوگی.... جب ہم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: اٹھو! ہم اٹھے اور مسجد سے باہر آئے.... فضا سخت تاریک تھی اور آسمان سے بارش کا زور نہ تھمتا تھا.... آپ ﷺ نے حکم دیا کہ آگے بڑھو.... ہم نکل پڑے.... ہر شخص اپنے اپنے گھر پہنچ گیا مگر کسی کے کپڑے تک نہ بھیگے.... (حوالہ ایضاً)

پرندے نے آپ ﷺ کی نعلین مبارک سے سانپ نکال دیا

(185) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جایا کرتے تھے.... ایک دن اسی طرح آپ تشریف لے گئے.... پھر وضو کیا اور موزے پہننے لگے.... ابھی ایک موزہ پہنا تھا کہ ایک سبز پرندہ آیا اور دوسرا موزہ لے اڑا.... اور اوپر لے جا کر پھینک دیا.... تو اس موزے سے ایک نہایت سیاہ سانپ نکل کر گر پڑا.... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے میری تکریم و تعظیم ہے.... پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ وَشَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَشَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ"

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس مخلوق کے شر سے جو (سانپ کی

طرح) اپنے پیٹ پر چلتی ہے... یا (انسانوں کی طرح) دو قدموں پر.... یا (درندوں کی طرح) چار قدموں پر چلتی ہے....''

حضور ﷺ کے جسم مبارک کی قوت وطاقت

(186) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک دن میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ فرمایئے کہ آپ کو کب اور کیسے یقین ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں... یہ سن کر نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جبکہ میں ایک دن مکہ مکرمہ کی ایک وادی میں تھا.... دو فرشتے آئے.... ایک زمین پر اتر آیا مگر دوسرا زمین آسمان کے درمیان ہی رہا.... ان میں سے ایک بولا: کیا ہمارے آقا یہی ہیں؟ دوسرے نے کہا: ہاں ہاں یہی ہیں....

اوپر والا فرشتہ بولا: ذرا اپنے آقا کا ایک مرد کے ساتھ وزن تو کرو.... فرشتے نے جب میرا ایک مرد کے ساتھ وزن کیا تو میں وزنی نکلا.... پھر اوپر والے فرشتے نے کہا: اب ان کا دس مردوں کے ساتھ وزن کرو.... تو جب میرا دس مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا.... پھر فرشتے نے کہا: اب ان کا وزن سو مردوں کے ساتھ کرو.... تو جب میرا وزن سو مردوں کے ساتھ کیا گیا تو میں وزنی نکلا.... پھر فرشتے نے کہا:

''ثُمَّ قَالَ زِنَهُ بِالْفِ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَانِّي انْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا

لِصَاحِبِہٖ لَوْ وَزَنْتَہٗ بِاُمَّتِہٖ لَرَجَحَھَا "

(مجمع الزوائد ۲۵۸/۸، الدارمی ۱/۱۷، مشکوۃ شریف ص ۵۱۵)

کیا شان و عظمت ہے محبوب خدا ﷺ کی.... اب ان کا ہزار مردو کے ساتھ وزن کرو تو جب (نور کے ترازو میں) میرا ہزار مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا.... بلکہ (میرے جسم پاک کے وزن کی وجہ سے ہزار مردوں والا پلڑا یوں اوپر اٹھا گویا کہ وہ اچھل کر میرے اوپر گرنے والے ہیں).... یہ دیکھ کر وہ فرشتے بھی خوش ہو گئے (اور ایمان والا امتی بھی سن کر اس کا دل باغ باغ ہو رہا ہے).... آخر کار اس اوپر والے فرشتے نے کہا اب وزن کرنا چھوڑ دے کیونکہ اگر تو میرے آقا ﷺ کو ان کی ساری امت کے ساتھ بھی وزن کرلے تو پھر بھی ہمارے آقا ﷺ ہی وزنی رہیں گے...

پھر ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اس کا پیٹ پھاڑو.... اس نے میرا پیٹ پھاڑا.... پھر دل نکالا.... اور دل میں شیطان کا حصہ نکال کر باہر پھینکا.... اور خون کا ایک لوتھڑا نکال دیا.... پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اس کے پیٹ کو برتن کی طرح اور دل کو کپڑے کی طرح دھو ڈالو.... پھر کہا اس کے پیٹ کو سی دو.... اس نے میرے پیٹ کو سی دیا.... پھر میرے کندھوں کے درمیان مہر لگائی جواب بھی ویسے ہی ہے.... پھر وہ دونوں چلے گئے اور مجھے اپنا گرد و پیش پہلے کی طرح نظر آنا شروع ہو گیا....

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی ﷺ کی پشت مبارک پر پیدائشی مہر نبوت تھی.... پیچھے احادیث گزر چکی ہیں کہ حضرت حلیمہ جب آپ کو لے کر اپنے علاقہ میں گئیں تو

کئی یہودیوں اور کاہنوں نے آپ ﷺ کی مہر نبوت کو دیکھ کر کہہ دیا تھا کہ اس بچے کو قتل کردو.... یہ نبی ہونے والا ہے....تاہم یہ جو بعد میں فرشتوں نے مہر لگائی یہ غالباً اس سابقہ حصہ وجود پر مزید تثبت برکت و تیمن تھا....اور اسی کے رنگ کو مزید گہرا بنانا مقصود تھا.... (حوالہ دلائل النبوۃ والبرہان)

حضور ﷺ کی دعا سے طالب کی بیماری فوراً دور ہو گئی

(187) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمت عالم ﷺ کے چچا ابوطالب بیمار ہو گئے....جان دو عالم ﷺ اپنے چچا کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے....چچا نے دیکھ کر کہا کہ میرے بھتیجے تو جس رب کی عبادت کرتا ہے اس سے دعا کر کہ وہ میری بیماری دور کر دے....حضور ﷺ نے جیسے ہی یہ دعا کی:

"اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَمِّی"

"یا اللہ! میرے چچا کو شفا عطا کر...."

تو اسی وقت ابوطالب اٹھ کھڑے ہو گئے....جیسے کہ اونٹ کی گوڑی کھول دی جائے تو وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوتا ہے....اور پھر ابوطالب نے کہا:

"اے میرے بھتیجے! میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا رب تیری بات مان لیتا ہے...."

یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا: اے چچا! اگر تو بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے تو وہ تیری بھی بات مان لے.... (مدارج النبوۃ، الوفا ابن جوزی و خصائل کبریٰ)

درخت کی شاخ دست مبارک سے بلب بن گئی

(188) اسی طرح امام احمدؒ نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان ؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی.... رات سخت اندھیری تھی.... اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی.... بوقت روانگی حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں درخت کی شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ: تم بلا خوف و خطر اپنے گھر جاؤ.... یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں....اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا....

چنانچہ ایسا ہی ہوا.... کہ جوں ہی حضرت قتادہ کا شانہ نبوت سے نکلے وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اسی کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے.... آپ نے فرمان نبوت کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا.... (شواہد النبوت)

رحمت کائنات ﷺ کے لعاب کی برکت سے

جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا

(189) محمد بن حاطب ؓ ایک صحابی ہیں....ان کی والدہ حبشہ سے مدینہ

منورہ آرہی تھیں...تو مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر ایک جگہ ان کی والدہ کھانا پکارہی تھیں.....تو کھانا پکاتے ہوئے یہ اپنی ماں کی گود سے آگ میں گر پڑے....اور کچھ جل گئے.....ان کی ماں ان کو لے کر خدمت اقدس میں آئی....تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان پر مل کر دعا فرمادی....محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کی ماں کہتی تھیں کہ:

"فَمَا قُمْتُ بِکَ مِنْ عِنْدِہٖ حَتّٰی بَرِأَتْ یَدُکَ"

میں بچے کو لے کر وہاں سے اٹھنے بھی نہیں پائی تھی کہ بچے کا زخم بالکل ہی اچھا ہوگیا.... (مسند احمد ۴/۲۵۹ و خصائص کبریٰ ۲/۶۹ و زرقانی ۵/۱۹۲ و حجۃ اللہ ص ۴۲۸)

جنتی تعویذ

(190) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ تعویذ بطور حضور ﷺ کے معجزہ کے نقل کیا ہے...فرماتے ہیں کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں حضور ﷺ منتقل ہوئے تو حضرت آمنہ کو خواب میں کچھ فرشتے نظر آئے....انہوں نے حضرت آمنہ کو عرض کیا آپ کو ساری کائنات میں افضل ترین ذات گرامی کا حمل ہے....جب آپ ان کو جنیں تو ان کا نام محمد رکھنا ہے اور سونے کے طباق میں ایک تعویذ رکھا ہوا پیش کیا کہ یہ ان کو ولادت کے بعد پہنادیں....

اس تعویذ کو امام بیہقی نے اور امام ابونعیم اصبہانی نے اپنی اپنی دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اور علامہ سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں ذکر کیا ہے....ہم اس خاص تحفہ اور معجزہ کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں....

ایک شخص کو نرینہ اولاد کے لئے دیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ عورت کو امید ہونے کے بعد بچہ کے اعضاء جسمانی بننے سے پہلے پہلے اس کو کمر میں اس طرح پہنائیں کہ تعویذ ناف پر رہے.... انشاء اللہ بیٹا پیدا ہوگا.... چنانچہ اس نے ایک دن آ کر بیٹے کی ولادت کی خبر سنائی.... یہ تعویذ حضرت مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی ؒ کے معمولات میں سے تھا... آپ اس کو ہر مقصد میں استعمال کراتے تھے... اور اس مقصد کے مطابق طریقہ استعمال تجویز کرتے تھے.... تعویذ یہ ہے:...

" اعیذ بالواحد من شر کل حاسد... و کل خلق رائد... من قائم و قاعد... عن السبیل عاند... علی الفساد جاهد... من نافث او عاقد و کل خلق مارد... یاخذ بالمراصد فی طرق الموارد... انها هم عنه بالله الاعلیٰ واحوطه منهم بالیدالعلیا والکف الذی لا یری... ید الله فوق ایدیهم و حجاب الله دون عادیهم لا یطردوه ولا یضروره فی مقعد ولا نامنام ولا مسیر ولا مقام... اول اللیالی و آخر الایام"

(از مولانا امداد اللہ انور)

نور محمدی ﷺ سے بتوں کی تباہی

(۱۹۱) تاریخ الخمیس میں ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ ؓ جب کبھی لات وعزیٰ کے بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بت

پکار اٹھتے کہ:

''اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور جلوہ گر ہے....

ہم سے دور ہو جا....''

اس لئے کہ اس نور مبارک کے ہاتھوں ہماری اور دنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت ہوگی.... (تاریخ الخمیس ص ۱۸۲ ج ۱)

دست نبوی ﷺ کی برکت سے ٦ آدمیوں کا پانی ایک لاکھ کے لئے کافی ہوگیا

(192) امام بخاری و مسلم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ حدیبیہ میں پانی نہ رہا.... لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا.... صحابہ نے خدمت اقدس میں عرض کی سرکار پانی نہیں ہے....

" فَوَضَعَ النَّبِیُّ ﷺ یَدَهٗ فِی الرَّکْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَفُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ" (خصائص کبریٰ ص ۴۰ ج ۲)

''حضور علیہ السلام نے اپنا دست اقدس چھاگل میں ڈالا تو انگشت مبارک سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا.... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو وہ بھی اس پانی سے سیراب ہو جاتے مگر ہم پندرہ سو آدمی تھے....''

میرے محبوب کی شان بذریعہ واقعہ

(193) الطبرانی .. ابن حبان .. حاکم .. البیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا.... تو وہ کہتے ہیں جب میں نے حضور ﷺ کے چہرہ انور کی طرف دیکھا ... تو میں نے ان میں دو علامات کے علاوہ باقی تمام علامات پہچان لیں....

ان میں سے ایک علامت یہ تھی آپ ﷺ کا حلم آپ کے غضب پر غالب ہوگا.... اور دوسری علامت یہ تھی کہ ان سے جتنا جاہلانہ رویہ اختیار کیا جائے.... وہ اتنے ہی حلیم ہوں گے .... میں کسی حیلے اور بہانے کی تلاش میں تھا.... تاکہ میں آپ سے ملاقات کروں.... اور آپ ﷺ کے حلم اور عفو و درگزر سے آشنائی حاصل کروں...

یہ موقعہ مجھے اس طرح ملا کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک موقع پر اس شرط پر درہم دیئے کہ آپ وقت مقررہ پر مجھے کھجوریں دیں گے.... لیکن مقررہ وقت سے دو یا تین دن پہلے میں آپ ﷺ کے پاس آیا.... میں نے آپ ﷺ کی قمیض اور چادر کو پکڑا اور غصیلی نظر سے آپ کی طرف دیکھا اور کہا:۔

"اے محمد (ﷺ) کیا آپ میرا حق ادا نہیں کریں گے؟ اے بنی عبد المطلب اللہ کی قسم! تم قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہو .... مجھے آپ سے یہ سودا کر کے علم ہوا ہے...."

حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے کہا:-

''اے اللہ کے دشمن! کیا تو رسول اللہ ﷺ سے ایسی گستاخانہ باتیں کر رہا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر مجھے آپ ﷺ سے تجاوز کرنے کا خوف نہ ہوتا... تو میں تیرا سر تلوار سے اڑا دیتا....''

حضور ﷺ حضرت عمر ﷺ کو بڑے سکون و آرام سے دیکھ رہے تھے...... آپ ﷺ کے لبوں پر تبسم تھا آپ نے فرمایا:-

''اے عمر (ﷺ)! مجھے اور اس کو تمھاری ایک اور بات کی ضرورت ہے.... وہ یہ ہے کہ تو مجھے حسن ادائیگی کے متعلق کہتا.... اور اس کو عمدہ طریقہ سے تقاضا کرنے کے لئے کہتا.... اے عمر (ﷺ) اسے لے جاؤ اس کا حق ادا کرو اور جو تم نے اس کو ڈرایا ہے.... اس کے بدلے اس کے حق سے بیس صاع زیادہ دے دینا....''

حضرت عمر ﷺ نے ایسا ہی کیا... میں نے کہا: اے عمر! میں نے حضور ﷺ کے چہرے کو دیکھ کر تمام علامات نبوت کا مشاہدہ کر چکا تھا.... میں صرف دو علامات دیکھنا چاہتا تھا....

۱.......... ان کا حلم ان کے غصہ پر غالب رہے گا....

۲.......... جہالت کی شدت سے ان کے حلم میں اضافہ ہوگا....

اب میں نے آپ ﷺ کے یہ دونوں اوصاف بھی دیکھ لئے ہیں.... اب میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان کر اسلام کو اپنا دین مان کر.... اور محمد

عربی ﷺ کو اپنا نبی مان کر راضی ہوں.... (حوالہ طبرانی وحاکم)

حضور ﷺ کی اُم حرام کے لئے دعاء شہادت

(194) ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی حرام رضی اللہ عنہا کے مکان میں کھانے کے بعد قیلولہ فرما رہے تھے کہ ناگہاں ہنستے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے.. حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ عنہا نے ہنسی کی وجہ دریافت کی....تو ارشاد فرمایا: میری امت میں مجاہدین کا ایک گروہ میرے سامنے پیش کیا گیا جو جہاد کی غرض سے دریا میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھا ہوا سفر کرے گا جس طرح تخت پر بادشاہ بیٹھے رہا کرتے ہیں....

یہ سن کر انہوں نے درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ! دعا فرما دیجئے کہ میں بھی ان مجاہدین کے گروہ میں شامل رہوں....آپ ﷺ نے دعا فرمادی....

چنانچہ حضرت امیر معاویہ ؓ کے زمانے میں جب بحری جنگ کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ عنہا بھی مجاہدین کی اس جماعت کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئیں....اور دریا سے نکل کر جب خشکی پر آئیں تو سواری سے گر کر شہادت کا شرف حاصل کیا.... (بخاری ص ۱۰۳۶ ج ۲ باب الرؤیا بالنہار)

آنحضرت ﷺ کے متعلق فضا میں پیدا ہونے والی غیبی آوازیں

(195) آپ ﷺ کے ظہور کے وقت ایسے واقعات بھی پیش آئے کہ اچانک فضا میں آوازیں سنائی دیں.... یعنی نہ تو کاہن نے کہیں اور نہ ہی بتوں اور ذبح کئے جانوروں کے پیٹ سے ابھریں.... چنانچہ ایسی روایتیں بھی بہت سی ہیں....ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضور ﷺ سے کسی نے عرض کیا:-

یارسول اللہ! میں نے قس کی ایک بڑی عجیب بات دیکھی ہے....ایک دفعہ رات کے وقت میں اپنے ایک اونٹ کی تلاش میں جارہا تھا.... یہاں تک کہ رات ڈوبنے لگی اور صبح کا وقت قریب آ گیا....اچانک مجھے ایک پکارنے والے کی آواز سنائی دی جو یہ کہہ رہا تھا....

یا ایها الواقد فی اللیل الاحم

قد بعث الله نبیا بالحرم

من هاشم اهل الوفاء والمکرم

یجلود جنات اللیانی رالبهم

"اے تاریک رات میں سونے والے....اللہ تعالیٰ نے حرم میں ایک نبی ظاہر فرمایا ہے....جس کا تعلق اس قبیلہ بنی ہاشم سے ہے...جو وفا

اور کرم میں مشہور ہیں.... جو تاریکیوں کو دور کر دے گا...''

یہ آواز سن کر میں اپنے چاروں طرف دیکھا.... مگر مجھے کوئی نظر نہیں آیا.... تو میں نے جواب میں یہ شعر پڑھے:-

یا ایھا الھا قف فی رجی الظلم
اھلاً وسھلاً بک من طیف الم
بین ھداک اللّٰہ فی لحن الکلم
من ذالذی تدعو الیہ یغتنم

''اے رات کے اندھیروں میں آواز دینے والے! اس خبر پر تجھے خوش آمدید جو تو لے کر آیا ہے.... اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے.... تو یہ بات بتا کہ وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تو دعوت دیتا ہے؟''

اسی وقت مجھے کھنکارنے اور گلا صاف کرنے کی آواز آئی اور کسی کہنے والے نے کہا:

''نور ظاہر ہو گیا.... اور سینہ زوری کا دور ختم ہو گیا.... اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو خوشی اور سرور دے کر ظاہر فرما دیا.... جو شریف و معزز خاندان سے ہیں.... جو تاج یعنی عظمت و اعزاز اور خود یعنی قوت و طاقت والے ہیں.... سرخ و سفید چہرے والے ہیں.... روشن پیشانی والے ہیں.... گہری سیاہ آنکھوں والے ہیں.... جن کا کلمہ **اشھد ان لا الہ**

الا اللہ ہے.... یہ وہی محمد ﷺ ہیں....جو کالے اور گورے تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں اور عرب و عجم کی رہنمائی کے لئے ظاہر ہوئے ہیں....''

اس کے بعد اس غیبی آواز نے یہ شعر پڑھے:-

الحمد للّٰہ الذی لم یخلق الخلق عبث ارسل
فینا احمد خیر نبی قد بعث
صلی علیہ اللّٰہ ما حج لہ رکب وحث

''تمام تعریفیں اسی ذات باری کے لئے ہیں....جس نے مخلوق کو بیکار پیدا نہیں کیا....جس نے ہمارے درمیان احمد کو بھیجا....جو سب سے افضل اور بہترین نبی بن کر ظاہر ہوئے ہیں....اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت بھیجیں جب تک کہ پیدل اور سوار حج کرتے رہیں....''

(حوالہ خصائل کبریٰ یا حجۃ اللہ)

۴۷۹ھ میں ملنے والی بکری

(196) بنہانی علیہ الرحمۃ اس اپنی کتاب میں درج فرماتے ہیں کہ ایک مچھلی ایسی شکار کی گئی جس کے پہلو پر **لا الہ الا اللہ** اور دوسرے پہلو پر **محمد رسول اللہ** لکھا ہوا تھا....اور راوی فرماتے ہیں کہ ۴۷۹ھ میں میرے پاس ایک بکری تھی ....جس نے ایک بچہ جنا....جس کا رنگ سیاہ تھا اور اس پر کچھ سفید گول دائرہ میں بڑی

خوبصورتی کے ساتھ لکھا ہوا تھا....

"محمد" (ﷺ)

گائے کا ذکرِ محبوب ﷺ

(197) ابن سعد اور بیہقی رحمہا اللہ علیہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ قبیلہ غفار کے لوگ اپنے بتوں پر چڑھاوے کے لئے... ایک گائے کو لائے... ابھی وہ گائے صنم پر ذبح ہونے کے وجہ سے پجاریوں کے نزدیک تبرک بنی کھڑی ہی تھی.... کہ گائے نے زوردار آواز سے کہا:

"یَا لَذَرِیْحُ اَمَرُ نَجِیْحُ صَائِح یَصِیْحُ لِسَانُ فَصِیْحُ یَدْعُوْ بِمَکَّةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

یہ سن کر لوگ اس کے قربان گاہ پر بھینٹ چڑھانے میں توقف کرنے لگے اور وہاں سے ٹل گئے اس کے کچھ عرصہ بعد ہی وہ نبوت محمدی ﷺ سے کفر کے ماحول میں ہلچل کی خبریں سننے لگے... (حوالہ دارمی وحجۃ اللہ)

عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضور ﷺ کی آمد کا انتظار

(198) انہی بشارات میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کی بھی بشارت ہے... شیخ اکبر نے اپنی "مسامرات" میں سند متصل کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تھے.... تو حضرت

عمر فاروق ﷺ نے ان کی طرف لکھا کہ نضلہ بن معاویہ الانصاری ﷺ کو ''حلوان العراق'' کی طرف بھیجو.... تا کہ وہ اس کے گردنواح میں جا کر جہاد کریں....

حضرت سعد ﷺ نے حضرت نضلہ ﷺ کو تین سو مجاہدین دے کر بھیجا.... وہ ''حلوان العراق'' آئے.... اور اس کے گرد و نواح میں انہوں نے لشکر کشی کی.... انہوں نے بہت سے لوگوں کو اپنا قیدی بنا لیا.... اور انہیں بہت سا مال غنیمت ملا.... حضرت نضلہ ﷺ اور آپ کے ساتھی مال غنیمت اور قیدیوں کو لے کر واپس آ رہے تھے.... کہ راستہ میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا.... اور قریب تھا کہ سورج غروب ہو جائے....

حضرت نضلہ ﷺ نے قیدیوں اور مال غنیمت کو ایک پہاڑ کے دامن میں جمع کیا.... اور خود اذان دینے کے لئے کھڑے ہو گئے.... جب انہوں نے..... اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ..... کہا تو پہاڑ سے ایک جواب دینے والے نے کہا: اے نضلہ (ﷺ)! آپ نے عظیم الشان تکبیر کہی ہے.... پھر آپ نے کہا:..... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ..... تو اس جواب دینے والے نے کہا: اے نضلہ! اخلاص کا کلمہ یہی ہے.... جب حضرت نضلہ ﷺ نے کہا:..... اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ..... تو اس جواب دینے والے نے کہا: یہی دین ہے....

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے ہم کو انہی کی بشارت دی ہے.... انہی کی امت پر قیامت قائم ہوگی.... پھر جب حضرت نضلہ ﷺ نے کہا:..... حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ..... تو اس نے کہا: خوشخبری ہے.... اس شخص کے لئے.... جس نے نماز ادا

کی اور اس پر مداومت اختیار کی.... جب حضرت نضلہ ؓ نے کہا...... حَیَّ عَلَی الْفَلَاح ...... تو اس نے کہا: جس نے محمد ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا.... وہ کامیاب ہو گیا... آپ کی امت کی بقا کا راز اسی میں مضمر ہے....

حضرت نضلہ ؓ نے کہا...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ...... اس جواب دینے والے نے کہا: تو نے عظیم تکبیر بیان کی ہے.... پھر جب انہوں نے کہا...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ .... تو اس نے جواب دیا: اے نضلہ (ؓ)! آپ نے خلوص سے بھرپور کلمہ ادا کیا ہے.... اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم پر آگ کو حرام کر دیا ہے...

حضرت نضلہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب میں اذان سے فارغ ہوا.... تو ہم سب کھڑے ہو گئے.... ہم نے کہا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے.... تو کون ہے؟ تو کوئی فرشتہ ہے یا جن ہے؟ یا تیرا تعلق انسانوں کے ساتھ ہے؟ ہم نے تیری آواز سن لی ہے.... اور تیرے وجود کو دیکھنا چاہتے ہیں.... ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ اور حضرت عمر بن خطاب ؓ کا وفد ہیں....

وہ پہاڑ چکی کی طرح پھٹ گیا.... اس میں سے ایک شخص نکلا.... اس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے.... اس کے اوپر اون کی چادر تھی.... اس نے کہا: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ.... ہم نے اس کو جواب دیا: وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا:۔

میں رزیب بن برتملہ ہوں.... میں عبد صالح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا وصی ہوں انہوں نے ہی نے مجھے اس پہاڑ میں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیا تھا....

اور اس وقت تک میرے لئے لمبی زندگی کی دعا مانگی.... جس وقت وہ آسمان سے نازل ہوں گے.... خنزیر کو قتل کریں گے.... اور صلیب کو توڑ دیں گے.... اور نصاریٰ نے جو کچھ ان سے منسوب کیا تھا.... وہ اس سے برأت کا اظہار کریں گے....

پھر اس نے ہم سے پوچھا: حضور ﷺ کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: وہ وصال فرما گئے ہیں.... یہ سن کر وہ زار و قطار رونے لگا.... حتیٰ کہ اس کی ریش آنسوؤں سے تر ہوگئی.... پھر اس نے ہم سے پوچھا: آپ ﷺ کے بعد خلیفہ کون بنا ہے؟ ہم نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ.... اس نے پوچھا: ان کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: ان کا بھی وصال ہوگیا.... اس نے استفسار کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کی ذمہ داری کس پر پڑی؟ ہم نے کہا: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمارے خلیفہ ہیں....

اس نے کہا: حضور ﷺ سے تو ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا.... عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو میرا اسلام کہنا.... ان سے کہنا.... اے عمر (رضی اللہ عنہ)! صراط مستقیم اور میانہ روی اختیار کرنا.... امر (قیامت) قریب آچکا ہے اور آپ کو بتا دینا.... کہ امت مصطفویہ ﷺ کے یہی خصال ہیں.... اس وقت ہر سمت بھاگ دوڑ ہوگی.... آدمی آدمی سے مستغنی ہوگا.... عورت عورت سے بے پرواہ.... لوگ اپنے آپ کو دوسروں کے نسب کے ساتھ منسوب کریں گے....

وہ اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ منسلک ہوں گے.... ان کے بڑے چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے.... اور نہ ہی ان کے چھوٹے بڑوں کی عزت کریں گے.... امر بالمعروف کو ترک کر دیا جائے گا.... نہی عن المنکر کو بھی چھوڑ دیا جائے گا....

ان کا علم درہم دینار اکٹھا کرنے کے لئے علم حاصل کرے گا.... بارش موسم گرما کی شدت میں ہوگی....اولاد سراپا غصہ وغضب ہوگی....مصاحف پر چاندی کی ملمع سازی کی جائے گی....

لوگ مساجد کو آراستہ کریں گے .... سر عام رشوت دی جائے گی ....لوگ عمارات کو پختہ کریں گے....وہ خواہشات نفسانی کی پیروی کریں گے....دین کو دنیا کے عوض فروخت کریں گے ....خونریزی عام ہوگی .... قطع رحمی کی جائے گی حکمت و دانائی کو فروخت کیا جائے گا....سود کھایا جائے گا....غلبہ اور تسلط کو فخر اور قتل و غارت کو عزت تصور کیا جائے گا....اور عورتیں زینوں پر سوار ہوں گی....

یہ کہہ کر وہ بزرگ غائب ہوگئے.... یہ تمام واقعہ نضلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیج دیا....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواباً حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا:-

آپ تمام مہاجرین وانصار کو لے کر اس پہاڑ پر جائیں.... جب آپ اس بزرگ سے ملاقات کریں....تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے.-حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کچھ وصی عراق کے گردونواح میں اس پہاڑ پر اقامت گزیں ہیں....

حضرت سعد رضی اللہ عنہ چالیس ہزار مجاہدین کو لیکر اس پہاڑ چالیس دن تک وہاں رہے....ہر نماز کے وقت اذان دی جاتی تھی....لیکن اب انہوں نے کسی ایسے بزرگ کو نہ دیکھا اور نہ ہی کسی نے انہیں کوئی جواب دیا....

محی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''مساجد کی آرائش اور قرآن پاک پر چاندی کی ملمع سازی'' بزرگ نے مذمت کرتے ہوئے بیان نہیں کی بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ بھی قیامت کی علامات اور زمانے کے فساد کی نشانیاں ہیں....

بت کے منہ سے آمد نبوی ﷺ کی بشارت

(199) اسی طرح حضرت مازن بن القصر یہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ''عمان'' کے قریب ایک بت کی خدمت کیا کرتا تھا.... اس کا نام بادر تھا.... ہم نے ایک دن اس کے سامنے ایک ''ذبیحہ'' رکھا.... ہم نے سنا کہ اس کے پیٹ سے آواز آ رہی تھی...

يَا مَازَنُ اِسْمَعْ تَسُر ظُهُوْرَ خَيْرِ بَشَر
بُعِثَ نَبِيٌّ مِّنْ مُضَر يُدَيِّنُ دِيْنِ اللّٰهِ بِر
فَدَعْ نَجِيتًا مِّنْ حَجَر تَسْلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَر

''اے مازن سنو تم خوش ہو جاؤ.... خیر البشر کا ظہور ہو چکا ہے.... قبیلہ مضر سے نبی ﷺ کا ظہور ہو چکا.... وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ دین کی تبلیغ فرمائیں گے.... پتھر کے بت کو چھوڑو.... تم جہنم کی گرمی سے محفوظ رہو گے....''

حضرت مازن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ سن کر میں اس بت سے ڈر گیا.... لیکن اس سے ابھی تک مزید صدا آ رہی تھی:-

اَقْبِلَ اِلَيَّ اَقْبِلْ مُسْتَمِعًا لَا تَجْهَل

هٰذَا نَبِیٌ مُرْسَلٌ جَآءَ بِحَقٍّ مُنْزَلٌ

''میری طرف آؤ.... آؤ! میری بات سنو!!! اور جاہل نہ بنو..... یہ

نبی ﷺ ہیں جو سچا کلام لے کر تشریف لائے ہیں''

میں نے کہا: یہ بڑا تعجب خیز واقعہ ہے.... یقیناً اس سے میری ہی بھلائی مقصود ہے حضرت مازن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ابھی اسی کیفیت میں تھے کہ حجاز مقدس کی طرف سے ایک شخص ہمارے پاس آیا.... ہم نے اس سے کہا: اپنے علاقہ کی کوئی نئی خبر سناؤ.... اس نے کہا:-

''حجاز مقدس میں ایک ایسے شخص کا ظہور ہوا ہے.... جن کا نام مبارک

احمد (ﷺ) ہے... ان کے پاس جو بھی جاتا ہے.... وہ اسے یہ کہتے

ہیں کہ اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت پر لبیک کہو....''

میں نے کہا: یہی خبر میں نے پہلے بھی سنی ہے.... میں اپنے بت کے پاس گیا اور اس کو توڑ دیا.... اپنی سواری پر سوار ہو کر بارگاہ رسالت میں آیا.... اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے میرے سینے کو کھول دیا.... میں نے اسلام قبول کر لیا.... اس وقت میں نے یہ اشعار کہے:-

کَسَرْتُ بَادِرًا اجُذَا ذًا وَکَانَ لَنَا

رَبًّا نُطِیْفُ بِہٖ حِیْنًا بِتَضَلَالٍ

بِالْھَاشِمِیِّ ھُدِیْنَا مِنْ ضَلَالَتِنَا

وَلَمْ یَکُنْ دِیْنُہٗ شَیْئًا عَلٰی بَالِیْ

یَا رَاکِبًا بَلِّغَنْ عَمْرًا وَاِخْوَتَھَا

اَنِّیْ لَمَّا قَالَ رَبِّیْ بَادِرٌ قَالِیْ

''میں نے بادر کو پارہ پارہ کر دیا.... وہ ہمارا رب تھا.... اور اس کا گمراہی کے ساتھ طواف کیا کرتے تھے.... اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہماری گمراہی سے نبی کریم ﷺ کے ذریعے ہدایت دی.. حالانکہ پہلے آپ کے دین کی میرے دل میں کوئی اہمیت نہ تھی ...اے سوار! یہ بات عمرو اور اس کے بھائیوں تک پہنچا دے کہ اس نے جب کہا کہ میرا رب بادر ہے.... تو میں اس سے ناراض ہوں....''

حضرت مازن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:-

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں گانے کا شوقین ہوں .... شراب نوشی میری عادت ہے.... اور بدکار عورتوں کا دلدادہ ہوں.... یعنی وہی عورتیں جو ناز وادا سے چلتی ہیں.... جب ہم پر کچھ سال قحط سالی کا دور دورہ ہوا.... تو وہ عورتیں تمام مال لے کر بھاگ گئیں اور اہل وعیال کو کمزور کر گئیں .... یا رسول اللہ! ﷺ میرا کوئی بچہ نہیں.... آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان برائیوں کو مجھ سے دور فرمائے.... مجھے حیا عطا فرمائے اور مجھے اولاد نرینہ سے نوازے....

آپ ﷺ نے دعا مانگی:

''اے میرے مولا! اس کے گانے کے شوق کو قرآن پاک پڑھنے کے شوق میں تبدیل فرما....اس کے حرام کو حلال میں تبدیل فرما... شراب کے بدلے اس کو ایسی سیرابی عطا فرما...جس میں کوئی گناہ نہ ہو....اس کی بدکاری کو عفت میں تبدیل فرما...اسے شرم و حیا عطا فرما....اور رحمت جگر عطا فرما....''

فرشتے اُسیّد کا قرآن سننے اتر پڑے

(200) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے اچھی آواز میں قرآن کریم تلاوت کرتے تھے وہ کہتے ہیں ایک رات میں سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا.....میرا گھوڑا قریب ہی بندھا ہوا تھا اور میرا بیٹا یحییٰ بھی سو رہا تھا.....میں نے بچے کو اپنے قریب کرلیا.....اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا..... مجھے صرف اپنے بیٹے کی فکر تھی...

میں جب خاموش ہوا تو گھوڑے کو بھی سکون مل گیا.....میں نے پھر تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا.....میں اپنے بیٹے کی حفاظت کے لئے کھڑا ہو گیا..... میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں آسمان پر ایک بادل سا ہے جس میں نور کی قندیلیں ہیں گویا آسمان سے لٹکی ہوئی ہیں میں یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا اور خاموش ہو گیا.....

صبح ہوتے ہی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور سارا ماجرا سنایا.....آپ ﷺ نے فرمایا: ابو یحییٰ تم پڑھتے رہتے.....میں نے کہا میں تو پڑھتا

تھا مگر گھوڑا بدکنے لگتا اور مجھے صرف اپنے بچے یحییٰ کی فکر تھی.....

آپ نے فرمایا.....وہ فرشتے تھے تمہاری آواز پر اکٹھے ہو گئے اور اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ پاتے.....جبکہ سلیمان احمد کی حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا تم پڑھا کرو اے اسید! تمہیں آل داؤد کا ترنم دیا گیا ہے.....

سونے کی چھڑی والی قبر

(201) صحیح بخاری کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا.....جبکہ ہم طائف سے نکلے اور ایک قبر کے قریب سے گزرے کہ یہ قبر ابو رغال کی ہے.....جو کہ قبیلہ ثقیف کا مورث اعلیٰ تھا اور قوم ثمود سے تھا.....جب تک حرم میں تھا قہر خداوندی اور عذاب سماوی سے محفوظ رہا.....جب حرم مکہ سے نکلا تو جو عذاب اس کی قوم پر نازل ہوا تھا وہ اس کو بھی آ پہنچا اور اس کو یہیں دفن کر دیا گیا.....

اس امر کی تصدیق کرنی ہو کہ واقعی یہ ابو رغال کی قبر ہے تو اس کی نشانی یہ ہے کہ ''اس کے ساتھ قبر میں سونے کی چھڑی اور سلاخ بھی مدفون ہے'' اگر تم قبر کو کھودو تو پالو گے ....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قبر اکھیڑی تو وہاں سے حسب فرمان ﷺ چھڑی اور سلاخ نکال لی.....

اس روایت میں یہ بھی ہے کہ طائف کے باشندے بنو ثقیف اسی ابو رغال کی

اولاد ہیں....

(تفسیر مظہری، مسند احمد ۱۵/۲، ۳۱۵، دلائل النبوت ابو نعیم ۵۱۵، ابن کثیر، مشکوۃ ۵۳۶، الوفا ۳۵۷)

عرش پر نام محمد ﷺ

(202) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا شب معراج میں نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا:-

"رَاَيْتُ عَلَى الْعَرْشِ مَكْتُوْباً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ..." (خصائص کبریٰ)

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے.... اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تصدیق کرو اور اپنی امت کو حکم دو کہ ان میں سے جو کوئی ان کو پائے.... وہ ان پر ایمان لائے....

"لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَسَكَنَ...."

(کتاب الوفا ابن جوزی ص ۶۰/۱، شواہد الحق ص ۱۳۹، خصائص الکبریٰ ص ۱۹/۱)

"محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا.... اگر محمد رسول اللہ ﷺ نہ ہوتے.... تو میں جنت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا

اور جب میں نے عرش معلّٰی کو پیدا فرمایا تو وہ متحرک ہوا.... پس عرش معلّٰی پر میں نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ لکھا تو وہ ساکن ہوگیا....''

جنت کے دروازے پر نام محمد ﷺ

(203) ابن عساکر.... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:-

" مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه "

''جنت کے دروازہ پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه مسطور ہے....''

عالم علوی اور سفلی کی بہت سی اشیاء پر آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی اور آپ ﷺ کی رسالت کے تذکرے موجود ہیں.... اس باب میں ان اشیاء کو بیان کیا جائے گا.... جن پر آپ کا اس مبارک اور رسالت و نبوت کی شہادت مکتوب ہے....

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے.... وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی.... تو انہوں نے بارگاہ ربوبیت میں عرض کی:-

''اے مالک الملک! جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے بنایا اور مجھ پر اپنی روح پھونکی.... تو میں نے اپنے سر کو بلند کیا.... میں نے عرش کے پائے پہ یہ لکھا ہوا دیکھا.... لا الـه الا اللّٰـه محمد رسول اللّٰه .... مجھے یقین ہوگیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ صرف اس ہستی کا نام

لکھا ہے....جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے...''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

''اے آدم! تو نے سچ کہا ہے....مجھے وہ ہستی تمام مخلوق سے محبوب ہے کیونکہ تو نے ان کے وسیلہ جلیلہ کے ذریعے مجھ سے التجا کی ہے....اسی لئے میں نے تیری لغزش کو معاف کیا ہے....اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمھیں پیدا نہ کرتا...''

آسمانوں پر نام محمد ﷺ

(204) حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے....اور اس کو صحیح کہا ہے....الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے ''وہ تیری اولاد میں سے آخری نبی ہیں....''

روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا:-

''میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا....میں نے کوئی اسی جگہ نہ دیکھی....جہاں....محمد (ﷺ)....نہ لکھا ہوا ہو...''

آسمانوں کی تمام اشیاء پر آپ ﷺ کا نام مکتوب تھا....جنت کے تمام محلات اور کمروں پر آپ کا نام لکھا ہوا تھا....میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا اسم گرامی حورین کے سینوں پر....جنت کے درختوں کے پتوں پر....طوبیٰ کے درخت پر....سدرۃ المنتہیٰ پر....حجابات پر....اور ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا....

لوح محفوظ اور ذکر محمد ﷺ

(205) روایت ہے کہ وہ پہلی عبارت جس کو قلم نے لوح محفوظ پر رقم کیا.... وہ یہ تھی:....

" بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِيْ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِيْ وَشَكَرَ نَعْمَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ كَتَبْتُهُ صِدِّيْقًا وَبَعَثْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ "

" میں معبود برحق ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں جس نے میری تقدیر پر سر تسلیم خم کیا میرے مصائب پر صبر کیا.... میری نعمت پر شکر ادا کیا.... میرے حکم پر رضا مندی ظاہر کی میں اس کو " صدیق " لکھوں گا.... اور بروز حشر اسے صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا.... "

ایک روایت میں ہے کہ لوح محفوظ کے سینے میں یہ لکھا ہوا ہے:

" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دِيْنُهُ الْاِسْلَامُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَمَنْ آمَنَ بِهٰذَا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ "

میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں.... اسلام میرا دین ہے.... محمد (ﷺ) میرے بندے اور رسول ہیں.... جو شخص آپ (ﷺ) پر ایمان لائے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا....

ایک روایت میں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو ''جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے'' لکھنے کا حکم دیا تو اس نے عرش کے سائے پر سب سے پہلے کلمہ طیبہ لکھا:۔

'' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ''

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''خصائص الکبریٰ'' میں لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کا اسم مبارک اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ عرش عظیم پر لکھا ہوا ہے....اسی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا....اس میں ارتعاش اور اضطراب پیدا ہوا....میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا...تو وہ سکون کی حالت میں ہو گیا....

پرندہ پر اسم محمد ﷺ

(206) امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''السیرۃ'' میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے....کہ اچانک ایک پرندہ آیا....جس کی چونچ میں سبز رنگ کا ایک موتی تھا....اس پرندے نے وہ موتی پھینک دیا....سرور کائنات ﷺ نے وہ موتی اٹھایا....اور دیکھا کہ اس میں ایک سبز رنگ کا کیڑا ہے....جس پر زرد رنگ سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے....

بادلوں پر اسم محمد ﷺ

(207) بعض روایت کرتے ہیں کہ طبرستان میں ایک قوم تھی.... جو یہ تو پڑھتی تھی....

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ"

لیکن وہ رسالت محمدی کا اقرار نہ کرتی تھی.... ایک دن شدید گرمی تھی.... آسمان پر انتہائی سفید رنگ کا بادل ظاہر ہوا.... وہ بادل پھیلتا رہا.... حتیٰ کہ اس نے تمام آفاق کو گھیر لیا.... وہ بادل آسمان اور ان شہر کے درمیان حائل ہو گیا.... جب زوال کا وقت ہوا.... تو آسمان پر واضح خط میں.... **لا اله الا الله محمد رسول الله**.... ظاہر ہوا.... عصر تک یہ کلمہ طیبہ آسمان پر رہا.... یہ معجزہ دیکھ کر ہر فتنہ باز نے توبہ کی اور شہر کے اکثر یہود ونصاریٰ نے اسلام قبول کر لیا....

خزانہ پر اسم محمد ﷺ لکھا ہوا تھا

(208) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:۔

"کَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا" (الکھف 82)

"اس کے نیچے ان دونوں کے لئے خزانہ تھا"

کی تفسیر میں مجھے علم ہوا کہ وہ خزانہ سونے کی تختی تھی.... ایک اور روایت کے مطابق سنگ مرمر کی ایک تختی تھی.... اس پر یہ عبارت کندہ تھی۔

تعجب ہے اس شخص پر.... جو موت کا یقین کرتا ہے پھر بھی خوش ہوتا ہے....

تعجب ہے اس شخص پر.... جو حساب و کتاب کا یقین رکھتا ہے پھر بھی غافل رہتا ہے....

تعجب ہے اس شخص پر.... جو قضاء قدر کا یقین رکھتا ہے پھر بھی غمگین ہوتا ہے....

تعجب ہے اس شخص پر.... جو دنیا کو اور اہل دنیا کے انقلاب کو دیکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہو جاتا ہے....

زعفرانی درخت پر اسم محمد ﷺ

(209) ایک اور راوی کہتے ہیں کہ میں نے ہندوستان کی ایک بستی میں زعفران کا درخت دیکھا.... جس کے پھول دلکش کالے اور خوشبودار تھے.... میں نے ایک پھول دیکھا.... اس پر.... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.... ابوبکر الصدیق.... عمر الفاروق لکھا تھا....

میں نے دل میں سوچا کہ اتفاقاً لکھا گیا ہوگا.... میں دل کی تسلی کے لئے دوسرے پھول کی طرف گیا.... اس پر بھی یہی عبارت لکھی ہوئی تھی.... اس شہر میں بہت سے ایسے درخت تھے.... ہر درخت کے پھول پر یہی مکتوب تھا.... حالانکہ اس شہر کے لوگ بت پرست تھے....

بکری پر اسم محمد ﷺ کے نقوش

(210) ایک اور شخص کہتا ہے ۹۷۴ھ میں میری بکری نے بچہ دیا.... اس کا

رنگ کالا تھا.... لیکن اس کی پیشانی پر ایک سفید گول داغ تھا.... جس کے وسط میں عمدہ خط کے ساتھ ''محمد'' لکھا ہوا تھا.... اسی طرح ایک اور آدمی نے کہا کہ میں نے افریقہ کے ایک شہر میں ایک شخص کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کی سفیدی میں سرخ رگوں کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا....

پھول پر اسم محمد ﷺ

(211) ابن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کی شرح میں ایک راوی سے روایت کیا ہے.... وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم دوران سفر بحر الہند کے گہرے پانی میں سفر کر رہے تھے کہ ہمیں شدید آندھی نے آ لیا.... ہم کچھ دیر کے لئے ایک جزیرے میں ٹھہرے.... ہم نے وہاں ایک پھول دیکھا.... اس کی خوشبو بڑی عمدہ تھی.... اس پر زرد رنگ میں لکھا تھا:-

''بَرَآءَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ''

انگور کے دانہ پر اسم محمد ﷺ

(212) ۸۰۷ھ یا ۸۰۹ھ میں انگور کا ایک ایسا دانہ پایا گیا.... جس پر کالے رنگ میں خوبصورت خط کیساتھ ''محمد'' ﷺ لکھا ہوا تھا....

ایک راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک مچھلی شکار کی.... جس کے دائیں پہلو

پر..... لا اله الا الله.....اور بائیں پہلو پر..... محمد رسول الله .....لکھا ہوا تھا.....وہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس مچھلی کی کیفیت یہ دیکھی.....تو اس کا احترام کرتے ہوئے میں نے اسے واپس پھینک دیا.....

سبز پتوں پر اسم محمد ﷺ

(213) الحافظ السلفی نے بعض راویوں سے روایت کیا ہے کہ ہندوستان کے ایک شہر میں ایک درخت ہے.....اس کے پتے سبز ہیں اس کے ہر پتے پر گہرے سبز رنگ میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے.....اس شہر کے ساکنین صنم پرست تھے.....وہ اس درخت کو کاٹتے اور اس کے آثار کو مٹانے کی کوشش کرتے.....لیکن درخت تھوڑے وقت میں ہی پہلے کی طرح ہو جاتا.....

وہ مشرک اس درخت کی جڑوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالتے.....پھر اس پگھلے ہوئے سیسے کے اطراف سے اس درخت کی چار شاخیں نکل آتیں..... ہر شاخ پر..... لا الـه الا الله محمد رسول الله.....لکھا ہوتا.....وہ لوگ اس درخت سے تبرک حاصل کرنے لگے.....جب ان کے مریض لا علاج ہو جاتے.....تو انہیں اس درخت کے وسیلہ سے شفا ملتی اور وہ اس درخت کے پتوں کو زعفران کے ساتھ ملا کر عمدہ خوشبو حاصل کرتے.....

ایک کان پر کلمہ دوسرے پر رسول الله ﷺ

(214) علامہ الدمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ''حیاۃ الحیوان'' میں لکھا ہے کہ علامہ

قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عجائب المخلوقات'' میں عبدالرحمٰن بن ہارون المغربی سے روایت کیا.... وہ کہتے ہیں کہ میں ''بحر المغرب'' میں محو سفر تھا.... میں ایک جگہ پہنچا ....اس کا نام ''البرطوم'' تھا.... ہمارے ساتھ ایک صقلی بچہ تھا....اس کے پاس ایک کانٹا تھا....

اس بچے نے اسے سمندر میں پھینک دیا اور اس کے ذریعے ایک مچھلی کو شکار کیا... جس کی لمبائی ایک ہاتھ کے برابر تھی.... جب ہم نے غور سے اس کا مشاہدہ کیا... تو اس کے دائیں کان کے پیچھے..... لا الٰہ الا اللّٰہ..... اس کی گدی پر محمد (ﷺ) اور اس کے بائیں کان کے پیچھے..... رسول اللہ.... لکھا ہوا تھا...

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے مابین.... محمد رسول اللہ خاتم النبیین.. لکھا ہوا تھا....

ایک راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے خراسان میں ایسے بچے کا مشاہدہ کیا.... جس کے ایک پہلو پر.... لا الٰہ الا اللّٰہ ....اور دوسرے پر..... محمد رسول اللّٰہ..... لکھا ہوا تھا

ہرنی پر اسم محمد ﷺ کے نقوش

(215) ابو عبداللہ محمد بن ابی الفضل رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تحفۃ الاخیار فی فضل الصلوٰۃ علی النبی المختار'' میں لکھتے ہیں کہ میں دوران سفر محلّہ مظفرہ میں ایک ہرنی

دیکھی.... اس کے دونوں کانوں پر اسم "محمد" اتنے واضح خط میں لکھا ہوا تھا کہ اسمیں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہوسکتا تھا.... مجھے بتایا گیا کہ وہ ہرنی کہیں سے شہنشاہ وقت کی چراگاہ میں آگئی تھی.... میں تو یہی سمجھا کہ وہ ہرنی بادشاہ پر اور اس کی عوام پر اللہ کی طرف سے ایک احسان ہے....

اللہ تعالیٰ نے اس ہرنی کو اس کی سلطنت میں اس لئے بھیجا کہ اس کی وجہ سے بادشاہ کی مملکت میں برکت نازل ہو.... وہ بادشاہ وقت اور اس کی رعایا نبی کریم ﷺ کی تصدیق کی تجدید کرسکیں.... اور ان میں حضور ﷺ کی زیادہ ہو.... وہاں حضور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی اتنے واضح الفاظ میں لکھا گیا تھا.... جس سے آپ ﷺ کی فضیلت قدر و منزلت اور عظمت کا اظہار ہوتا تھا.... میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا وہ آپ ﷺ کے نام مبارک کو اس طرح چوم رہے تھے جس طواف کرنے والے حجر اسود کو چومتے ہیں....

(216) علامہ ابی ابن الفضل رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ صاحب کتاب الجدی نے حضور نبی کریم ﷺ کا نایاب قصیدہ لکھا ہے.... اس کا سبب بھی یہی تھا کہ ان کے زمانے میں ایک بکرا پیدا ہوا.... جس کی پیشانی پر

''محمد'' لکھا ہوا تھا....

حضور ﷺ کی اسی عظمت و رفعت کو آشکارہ کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:-

جَدِیُ غَدٍ کَالْجَدِیُ اَشْرَق نُوْرُہٗ

وَمَجَلُّہٗ فَوْقَ السِّمَاکِ الْاَعْزَلِ

''کل میری بکری نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا جس کا نور ''الجدی''

ستارے کی طرح ضوفشاں تھا اور اس کا مقام السماک الاعزل (ایک ستارہ) سے بلند تر تھا....''

رقمت ید الاقد غرة وجهه

رقماً بديعاً باسم اكرم مرسل

''قدرت کے ہاتھوں نے اس پیشانی پر خوبصورت اور خوشنما انداز

سے سید المرسلین کا نام لکھا تھا....''

مشرات باسم النبی محمد

كالغيث اقبل فی الزمان المعجل

پتھروں پر اسم محمد ﷺ

(217) قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ''شفاء'' میں اور ابن مرزوق نے قصیدہ بردہ شریف کی شرح میں وہ تمام واقعات ذکر کئے ہیں.... جن میں یہ ذکر ہے کہ حضور

اکرم ﷺ کا نام نامی پتھروں وغیرہ پر کیسے مکتوب ہے؟....

علامہ المقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۰۶۲ھ میں شہر فاس میں ایک پتھر دیکھا.... جس کی لمبائی ہتھیلی بھر تھی.... جس کے ایک کونے پر قلم قدرت کے ساتھ **لا الہ الا اللہ** اور دوسرے کونے پر **محمد رسول اللہ** لکھا ہوا تھا....

بعض لوگوں نے آزمانے کے لئے کلمہ طیبہ میں سے ایک حرف کسی آلے سے کھرچ دیا.... لیکن اس کے فوراً بعد وہ حرف دوسرے کنارے پر ظاہر ہو گیا.... اس کی مالکہ ایک عورت تھی.... میں نے اسے اس پتھر کے وزن سے دوگنا سونا دے کر وہ پتھر لینے کی ہر ممکن کوشش کی.... لیکن اس عورت نے انکار کر دیا....

میں نے کچھ عرصہ وہ پتھر اپنے پاس رکھا اور پھر اس عورت کو واپس کر دیا.... شہر فاس میں یہ بات مشہور تھی کہ جو خاتون عسر ولادت کے وقت اس پتھر کو ہاتھ میں پکڑ لیتی.... اس کا بچہ بڑی آسانی سے پیدا ہو جاتا.... اس پتھر کی مالکہ نے یہ بھی وضاحت کی کہ تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ میں نے اس پتھر کو بحر محیط کے ساحل پہ پایا تھا.... پاک ہے.... وہ ذات جس نے حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کو ہر طرح سے ظاہر کیا....

غیبی کتاب اور اسم محمد ﷺ

(218) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن الاسود کی سند سے روایت کیا ہے.... وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں نشیبی جگہ سے ایک کتاب ملی.... قریش نے قبیلہ حمیر کے ایک شخص کو بلا کر وہ کتاب

دکھائی.... اس آدمی نے کتاب پڑھی اور کہا:-

''اس کتاب میں ایک حرف ایسا ہے.. جسے اگر میں تمہیں بتاؤں...تو تم مجھے قتل کر دو گے... ہمارا یہی گمان تھا کہ اس کتاب میں محمد مصطفیٰ ﷺ ہی کا ذکر ہوگا.... اس لئے ہم نے اسے چھپا دیا...''

آسمان پر لکھا ہوا اسم محمد ﷺ

(219) اور کچھ عرصہ ہوا جبل پور کے لوگوں نے اس نام پاک کا اعجاز اس طرح دیکھا تھا کہ رات کو اچانک تیز روشنی ہوئی.... لوگوں نے اوپر دیکھا تو آسمان پر نوری خط سے لکھا تھا:-

''محمد''(صلّی اللّٰہُ عَلَیہ وَسلَّمَ)

اور ان حرفوں سے نور نکل رہا تھا.... اس واقعہ کا تذکرہ حسن نظامی نے بھی اپنے اخبار ''صنادی'' میں کیا تھا....

پتھر پر آمد نبوی ﷺ کی بشارت

(220) ابو نعیم رحمۃ اللہ نے حریش بن ابی حریش کی سند سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب پہلی مرتبہ بیت اللہ کو تعمیر کرنے کے لئے گرایا گیا.... تو وہاں سے ایک ایسا پتھر ملا.... جس پر کچھ لکھا ہوا تھا.... ایک آدمی کو بلایا گیا.... تاکہ وہ اس تحریر کو پڑھے.... جب اس نے پڑھا تو وہاں یہ عبارت مکتوب تھی:

”عبدی المنتخب المتوکل المنیب المختار المولد ہ بمکة ومهاجره طیبة لا یذهب حتی السنة العوجاء ویشهد ان لا الہ الا امتہ الحمادون یحمدون الله بکل اکمة یا تزرون علی اوساطهم ویطهرون اطرافهم..“

”منتخب متوکل.... منیب اور مختار میرے بندہ خاص ﷺ کے اسماء ہیں ان کی جائے ولادت مکہ معظمہ ہے ان کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہے وہ اس وقت تک انتقال نہیں کریں گے حتیٰ کہ ٹیڑھا راستہ سیدھا ہو جائے.... وہ یہ گواہی دیں گے.... اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں.... ان کی امت اپنے رب کی ہمہ وقت ثناء خواں رہے گی.... وہ سط میں تہبند باندھا کریں گے.... اور وہ اپنی اطراف کو خوب صاف رکھیں گے...“

بھنی ہوئی بکری اور اسم محمد ﷺ

(221) علامہ نبہانی فرماتے ہیں کہ قطب کبیر.... عالم شہیر.... اور صادق خیر سیدنا ومولانا شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب لواقح الانوار القدسیہ فرمایا ہے کہ ایک شخص میرے پاس بکری کا بھنا ہوا سر لایا اور مجھے دکھایا.... اس کی جبین پر لکھا ہوا تھا:۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسولہ ارسلہ با

لھدیٰ ودین الحق یھدی بہ من

یشاء...."

دوستو! یہ ایک بہت بڑے قطب وقت کا مشاہدہ ہے....اس میں شک کرنے والا دل کا اندھا ہی ہوسکتا ہے....اور ہمارا تو ایمان ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام اشیاء پر لکھ کر اپنے محبوب کی عظمت اور آپکے ملک وحکومت کا اظہار فرمایا ہے....

سنگ مرمر پر اسم محمد ﷺ

(222) میرے بزرگو! ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ دہلی کے رائے سینا کی تعمیر کے وقت ایک سنگ مرمر ایسا دستیاب ہوا.... جس میں اسم محمد لکھا ہوا تھا.... چنانچہ قلم قدرت سے لکھے ہوئے اس نام کا فوٹو بھی لیا گیا....اور اس مبارک نام کے مس قطعے نام ملتے رہتے ہیں....

ہرنی کے مبارک کان

(223) حضرت ابوعبداللہ محمد بن الفضل مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "تحفۃ الاخیار" میں فرماتے ہیں میں نے ایک سفر میں ایک محلہ میں ایک ہرنی دیکھی.... جس کے دونوں کانوں پر "محمد" (ﷺ) لکھا ہوا تھا.... (حوالہ حجۃ اللہ علی العالمین ۲۱۵)

میرے بزرگو! یہ جس قدر میں نے آپکو سنائے ہیں یہ اوران کے علاوہ اور بھی کئی واقعات علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کی کتاب حجۃ اللہ علی العالمین میں صفحہ ۲۱۰ سے لے کر صفحہ ۲۱۶ تک موجود ہیں.... جس کی طبیعت چاہے دیکھ لے....

علم الحیوانات کے ماہر عالم اور اسلامی دنیا کے مایہ ناز محقق حضرت علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ جن کی کتاب حیوٰۃ الحیوان میں لکھتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ہارون فرماتے ہیں کہ میں بحر مغرب میں سفر کررہا تھا.... کہ ایک ایسے شہر میں پہنچا.... جس کا نام برطون تھا... میرے ساتھ ایک غلام تھا.... جس کے پاس مچھلی پکڑنے کا جال تھا..

اس نے جال دریا میں ڈالا... تو ایک ایسی مچھلی جال میں آگئی.... جو بالشت بھر تھی.... ہم نے اسے دیکھا.... تو اس کے داہنے کان کے نیچے **لا الہ الا اللّٰہ** لکھا تھا.... اوراوپر سر پر اسم **محمد** اور پھر بائیں طرف نیچے **رسول اللّٰہ** لکھا ہوا تھا....

(حیوٰۃ الحیوان ص ۲۴ ج ۲)

روٹی پر لکھا ہوا اسم محمد ﷺ

(224) قصبہ کوٹلی کا یہ واقعہ تو کوٹلی کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ ایک عورت روٹی پکا رہی تھی کہ اچانک توے پر پکتے پکتے اس روٹی پر نام...... **محمد** ..... لکھا گیا.. عورت نے اپنے والد کو وہ روٹی دکھائی.... وہ شخص وہ روٹی فقیہہ اعظم علیہ الرحمۃ کے پاس لے آیا... حضرت نے اسے چوما اور پھر کوٹلی کے ہر مسلمان اور ہندو اور سکھ افراد نے بھی اس کی زیارت کی....

حضرات اب آپ خود ہی سوچ لیں کہ..... اللہ تعالیٰ نے یہ جو حضور کا نام ہر شئے لکھ دی آخر کیوں ؟..... یاد رکھئے صرف اس لئے کہ اللہ کے بندے جان جائیں.... کہ اللہ تعالیٰ جو خالق کل ہے.... اس نے اپنے محبوب کو ہر شئے کا مالک بنا دیا ہے...

باوجود ان حقائق کے.... جو شخص یہ کہے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں.... تو فرمایئے اسے کیا کہا جائے..... بجز اس کے کہ ظالم تو اس نام سے واقف ہی نہیں.... اور تیری قسمت میں اس نام پاک کا عرفان ہے ہی نہیں...

گلاب کے پھول پر اسم محمد ﷺ

(225) بعض حضرات نے بیان کیا کہ ہم ہندوستان میں داخل ہوئے.... تو ایک گاؤں میں ایک گلاب کا درخت دیکھا.... جس کے پھول سیاہ رنگ مگر نہایت خوشبودار تھے.... اس کے پھول کی ہر پنکھڑی پر سفید حرفوں میں لکھا ہوا تھا:-

”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق“

(حلبیہ: ص ۲۱۲ ج:۱)

یہ صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے شبہ ہوا کہ یہ کلمہ کسی نے ان پھولوں پر لکھ دیا ہے.... میں نے بغرض تحقیق.... اس کے ایک غنچہ کا ناشگفتہ توڑا.... دیکھا تو اس کے اندر سے بھی پھولوں پر یہی کلمہ صاف لکھا ہوا نکلا.... پھر میں نے تحقیق کی.... تو معلوم ہوا کہ اس قسم کے پھول بکثرت ہیں، اور عبرت کی یہ چیز ہے کہ ساری بستی پتھروں کی

پرستش میں مبتلا تھی....

اور ابن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بردہ میں اس قسم کا واقعہ ایک درخت کے پھول کا نقل کیا ہے.... جس میں یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں:-

"براءۃ من الرحمن الرحیم الیٰ جنات النعیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

بادام کے برابر پھل پر اسم محمد ﷺ

(226) اسی طرح بعض مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ ہم نے بلاد ہندوستان میں ایک درخت دیکھا.... جس کا پھل بادام کے برابر تھا.... اور اس پر دو چھلکے تھے.... اوپر کا چھلکا اتارنے کے بعد اندر سے ایک سبز پتہ لپٹا ہوا نکلتا تھا.... جس پر سرخ رنگ میں نہایت خوشخط اور صاف طور پر لکھا ہوا تھا.... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ .... اور اس بستی کے لوگ اس درخت کو متبرک سمجھتے تھے.... اگر قحط پڑ جاتا تھا.... تو اس کے طفیل سے بارش طلب کیا کرتے تھے....

غیبی پرندہ اور انوکھا بادام

(227) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک پرندہ آیا.... جس کی چونچ میں ایک بادام تھا.... وہ اسنے مجلس میں ڈال دیا نبی کریم ﷺ نے اس کو اٹھالیا.... اس میں ایک سبز رنگ کا

کپڑا نکلا.... جس پر زرد رنگ سے.... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ....لکھا ہوا تھا....

(سیرت حلبیہ ج اول)

لوح محفوظ پر نام محمد ﷺ

(228) علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:۔

"لوح من درة بيضاء طوله ما بين السماء والا رض وعرضه ما بين المشرق والمغرب وحافتا ه الدار والياقوت وقلمه نور وانه كتب فى صدره لا اله الا الله وحده لا شريك له دينه الاسلام ومحمد عبد ه رسوله ممن امن بالله عزوجل وصدق بو عده واتبع رسله ادخله الجنة" (روح المعانی ۳۰)

"لوح محفوظ چمکدار موتی سے بنا ہوا ہے اس کی لمبائی آسمان وزمین کے درمیان فاصلے اور چوڑائی مشرق ومغرب کی مقدار کے برابر ہے اس کے کناروں پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہوتے ہیں اس کا قلم نوری ہے اور اس کی پیشانی پر تحریر کندہ ہے...." لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" اس کا پسندیدہ دین اسلام ہے محمد ﷺ اس کے پیارے بندے اور رسول ہیں اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور اس

کا وعدہ پورا کرے گا اور اس کے رسولوں کی اتباع کرے گا وہی جنت میں داخل ہوگا....''

سب سے پہلے قلم نے کیا لکھا

(229) علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ جب قلم کو پیدا فرمایا اور اس کو لکھنے کا حکم ہوا تو سب سے پہلے قلم نے لوح لکھا:۔

'' انی انا اللّٰہ الا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی وشکر علی نعمائی ورضی بحکمی کتبتہ صدیقا وبعثہ یوم القیامۃ مع الصدیقین '' (حجۃ اللہ علی العالمین)

'' بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد میرے رسول ہیں جس نے میری قضا کے سامنے سر تسلیم خم کیا میری آزمائش پر صبر کیا میری نعمتوں پر شکر کیا اور میرے حکم پر راضی ہوگیا تو میں اس کو صدیق لکھوں گا اور قیامت کے روز اسے صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا...''

ثابت ہوا لوح قلم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ساتھ اپنے پیارے محبوب ﷺ کا ذکر کروایا....

نہ روح! نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

پتھروں پر تعریف محمد ﷺ

(230) ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں..... کہ بیت اللہ شریف کے پہلے انہدام کے وقت ایک لکھا ہوا پتھر ملا..... اس کی عبارت پڑھنے کے لئے ایک آدمی کو بلایا گیا..... اس نے تحریر پڑھی: تو اس میں لکھا ہوا تھا..

"میرا بندہ (ﷺ) چنا ہوا متوکل منیب اور مختار ہے..... اس کی جائے ولادت مکہ میں..... اور جائے ہجرت مدینہ میں ہے..... وہ اس وقت تک دنیا سے نہ جائے گا..... جب تک وہ ٹیڑھے راستوں کو سیدھا نہ کردے وہ خدا کی الوہیت کی گواہی دے گا..... اس کی امت "حمادون ہوگی" جو ہر بلندی پر خدا کی حمد بیان کرے گی..... وہ لوگ پنڈلیوں تک ازار باندھیں گے..... اور اطراف اعضا کا وضو کریں گے....."

اس کے ساتھ یہ بھی تھا:-

"میں اللہ ہوں... میرے ساتھ کوئی مستحق عبادت نہیں... محمد میرے رسول ہیں... سعادت مندی ہے... ان کی جوان پر ایمان لائے اور ان کی اتباع کرے..... جو میرے ساتھ وابستہ ہوا..... نجات پا گیا..... حرم میرا کعبہ میرا گھر ہے..... جو میرے گھر میں داخل ہوا..... وہ میرے

عذاب سے بے خوف ہو گیا....''

یہ کلمات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں اور ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن سلمان کے طریق سے اور بیہقی محمد بن اسود کے واسطے سے بیان کرتے ہیں....

حضور ﷺ کی آمد سے ۶۰۰ سال قبل لکھی ہوئی

عبارت

(231) ابو محمد جوہری رحمۃ اللہ علیہ نے ''امالیہ'' میں یحییٰ بن الیمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ مجھے نبی سلیم کی مسجد کے امام نے بتایا کہ ہمارے بزرگوں نے روم کی طرف جہاد کیا تو انہوں نے ایک کنیسہ پر یہ شعر منقوش پایا....

الترجو امة قتلت حسينا

شفاعة جده يوم الحساب

''یعنی جس امت نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا.... کیا وہ قیامت کے دن ان کے نانا کی شفاعت کی امید اور توقع رکھے گی؟''

ہمارے بزرگوں نے راہبوں سے دریافت کیا یہ عبارت آپ لوگ اس کنیسہ میں کب سے دیکھ رہے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا تمھارے نبی ﷺ کی آمد کے چھ سو سال پہلے سے یہ عبارت موجود ہے....

ہر مصروف تسبیح شے پر

(232) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاء میں ایسے واقعات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسے جانور اور پتھر وغیرہ دیکھے ہیں جن پر حضور ﷺ کا اسم گرامی ثبت تھا فرماتے ہیں:-

" والذی یخطر با لبال الفاطر واللہ اعلم با الظواھر والسرائر ان ھذا کلھا کشوفات مکشوفات لاھلھا لا یرھا من لم ی[illegible] ا و ربما یقال ان اسمہ سبحانہ وتعالیٰ علیٰ اسم رسول اللہ ﷺ .... "

وہ اللہ کا ذکر کرتی ہے.... پتہ چلا کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں.... جو سرکار علیہ السلام کا ذکر خیر نہ کرتی ہو.... بلکہ کائنات کی ہر چیز کو وجود ہی.... میرے نبی پاک ﷺ کے نور سے ملا ہے.... یہاں تک کہ جنت کے درختوں کی ٹہنیوں اور پتوں پر مصطفیٰ کریم ﷺ کا نام مبارک کندہ ہے جس طرح حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی:-

"اے میرے بیٹے! میں نے محمد عربی ﷺ کا نام جنت کے ہر محل اور ہر بالا خانے اور برآمدے پر اور حوروں کے سینوں پر اور جنت کے تمام

درختوں پر لکھا دیکھا ہے....لہٰذا تو بھی ان کا کثرت سے ذکر کر...

کیونکہ فرشتے ہر وقت ان کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں...''

میرے ہادی ورہبر جھومتے ہوئے اس کی منظر کشی یوں فرماتے ہیں:-

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پر طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

ایک درخت کی آواز

(233) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بعض لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا اسلام لانے سے پہلے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا مشاہدہ کیا تھا؟ فرمایا:-

''ہاں! میں ایک روز ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس کی ایک شاخ نیچے جھکی اور میرے سر سے مل گئی....میں تعجب سے اس کو دیکھنے لگا....تو اس میں سے ایک آواز آئی:....

''ھذا النبی یخرج فی وقت کذا کذا انکن انت من اسعد الناس بہ''

''یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فلاں وقت ظاہر ہوں گے....آپ سب سے پہلے ان کی تصدیق کی سعادت حاصل کریں....''

حضور ﷺ اور تذکرہ انبیاء

آدم علیہ السلام اور ذکر محمد ﷺ

1) مستدرک وحاکم میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ان الفاظ سے توبہ کی....

"یَا رَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ"

''اے میرے رب! میں حضور ﷺ کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں تو مجھے معاف فرمادے....''

اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا:

" یا آدم کیف عرفت محمدا ولم اخلقه؟"

''اے آدم علیہ السلام! تجھے محمد ﷺ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا حالانکہ میں نے تو ابھی انہیں پیدا بھی نہیں کیا....''

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا:

" یَا رَبِّ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُوْحِکَ رَفَعْتُ رَاسِی فَرَأَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَعَلِمْتُ اِنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی

اِسۡمَکَ اِلاَّ اَحَبُّ الْخَلْقِ اَلَیْکَ"

''اے رب کریم! جب تو نے مجھے پیدا فرما کر میرے اندر اپنی روح پھونکی اور میں نے سر اٹھایا.... تو مجھے عرش کے چاروں اطراف پر یہ کلمہ لکھا ہوا نظر آیا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اس سے میں نے جانا.... کہ یہ نام اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق سے زیادہ پسند ہے....''

حاکم کی ایک روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا ہے واقعی محمد ﷺ میرے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں.... اور فرمایا:

" وَلَوْلاَ مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ"

اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ فرماتا....

اس حدیث کو بیہقی نے دلائل النبوت میں اور امام حاکم نے مستدرک میں نقل کیا ہے....

حضور ﷺ کی برکت سے کائنات کا وجود

(2) مجدد الف ثانی نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"لَوْلاَ ہُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرَّبُوْبِیَّةَ "

''اگر حضور ﷺ کی ذات بابرکات نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا.... تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا.... اور نہ ہی اپنی

حضور ﷺ کے صدقہ سے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی

(3) محدثین عظام علیہ الرحمہ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو فرمایا: اے آدم! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم:

"لَو تَشَفَّعتَ اِلَینَا بِمُحَمَّدٍ فِی اَھلِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ لَشَفَّعنَاکَ" (مواہب لدنیہ، زرقانی ۱/۶۲، انوار محمدیہ ص ۹)

''اگر تم جناب محمد ﷺ کی ذات بابرکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین والوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری شفاعت کو شرف قبولیت بخشتے....''

پیشانی آدم علیہ السلام میں نور محمدی ﷺ

(4) حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر تھا....جس کا تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین رازیؒ نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے:

"اِنَّ المَلٰٓئِکَۃَ اُمِرُوا بِالسُّجُودِ لآدمَ لِاَجلِ اَنَّ نُورَ مُحَمَّدٍ ﷺ کَانَ فِی وَجھَۃِ آدَمَ"

''بے شک جو ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا....وہ اس درجہ سے تھا کہ ان کی پیشانی مبارک میں حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک تھا....'' (تفسیر کبیر، جواہر البحار ص ۱۵۴)

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا:

''اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔'' (نشر الطیب ص ۱۰ مطبوعہ دیوبند)

کندھوں کے درمیان نام محمد ﷺ

(5) امام سیوطی ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'' بَيْنَ كَتِفَي آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ''

''حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا....'' (خصائص کبریٰ ۱/۱۹، مطبوعہ مکہ مکرمہ)

حضرت حوا کی پیدائش

(6) شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا.... تو انہوں نے ایک رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الٰہی میں باطنی سکون وقرار پکڑیں.... تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کردی....

''دراں خواب از استخواں ضلع یسری حوا آفرید''

اور اس خواب کی حالت میں ہی.... ان کی بائیں پسلی سے حضرت حوا علیہا السلام کو

پیدا کر دیا.... ان کا نام حوا اس لئے رکھا گیا.... کہ وہ حـــی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں....

(مدارج النبوۃ ۲/۲)

حضرت حوا کا مہر

(7) حضرت حکیم الامت تھانویؒ.... شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت حوا نے ان سے مہر طلب کیا....

آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ: اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟

تو ارشاد ہوا: اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس مرتبہ درود شریف بھیجو....

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا....

(نشر الطیب ص ۱۱، سلوۃ الاحزان لابن جوزی، خصائص الکبریٰ، مدارج النبوت ۲/۱، مواہب لدنیہ ص ۱۰، زرقانی ص ۳۲ وانوار محمدیہ)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد ﷺ

(8) حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"کَانَ نَقْشُ خَاتِمِ سُلَیْمَانَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه...." (خصائص کبریٰ ص ۲۰، جامع الصفات ص ۲۴)

''حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگینہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منقوش تھا....''

آپ ﷺ کو نبوت کب ملی

(9) حضرت مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک مجلس وعظ میں فرمایا: ربیع الاول میں ظہور ہوا ہے.... ظہور ہوا ہے لیکن آپ ﷺ کے وجود کے بارے میں ترمذی شریف کی روایت ہے.... حدیث حسن ہے.... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتیٰ وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃَ''

''آپ ﷺ کو نبوت کب ملی تھی؟''

اس کا عام جواب یہ تھا: چالیس سال پورے ہونے کے بعد.... اکتالیسویں سال میں داخل ہوتے وقت غار حرا میں.... رمضان میں نبوت مل گئی.... آخری دن میں.... ایک قول رمضان کا ہے.... ایک ربیع الاول کا ہے.... یہ اس کا جواب تھا.... لیکن آپ ﷺ نے جواب یہ دیا:

''کُنْتُ نَبِیًّا وَاِنَّ آدَمَ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدُ''

''ابھی آدم علیہ السلام کی کہانی شروع نہیں ہوئی تھی.... اور میں نبی بن چکا تھا....''

(حوالہ مدارج النبوۃ و دلائل النبوۃ)

تو آپ لفظ تھا میں غور کریں.... میں نبی تھا.... تھا کی جو اتھاہ ہے.... یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا.... یقیناً ابتداء ضرور ہے کیونکہ ابتداء سے پاک ذات صرف اللہ

ہے اور مخلوق خواہ وہ محمد ﷺ کی ذات ہو یا دنیا کی کوئی چیز ہو.....اس کی ابتداء ضرور ہے اور انتہا بھی ہے لیکن ہمارے نبی پاک ﷺ کا نقطہ ابتداء اتنا دور ہے.....اتنا بلند ہے کہ وہاں تک ملائکہ کی نظر بھی نہیں جاسکتی.....

میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا وجود ہی نہیں تھا.....پھر اللہ تعالیٰ نے پیدائش زمین و آسمان سے دو ہزار سال پہلے اور ایک روایت میں آتا ہے ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے سورۂ یٰسین کی تلاوت فرمائی.....سورۂ یٰسین کیا ہے:

"یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ"

"قسم ہے مجھے قرآن حکیم کی! تو میرا رسول ہے....."

ابھی تو نہ زمین ہے.....نہ آسمان ہے.....نہ ملائکہ ہیں تو انسان کہاں سے آ گیا.....اس قدر پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو وجود بخشا.....

(از مولانا طارق جمیل صاحب)

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں پر نام محمد ﷺ

(10) امام طبرانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:-

"بَیْنَ کَتِفَیْ اٰدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ..." (خصائص کبریٰ ص ۱/۱۹ الوفا ص ۱/۴۰)

"حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ (ﷺ) خاتم النبیین مسطور تھا....."

ابراہیم علیہ السلام کو ملنے والا مثالی پتھر

(11) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن سلمان کی سند سے روایت کیا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے آگاہ کریں....

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو ایک پتھر ملا.... اس پر چار سطروں میں کچھ اس طرح لکھا ہوا تھا....

پہلی سطر میں:۔

"انا اللّٰہ لا الہ الا انا فاعبدنی" لکھا ہوا تھا

دوسری سطر میں:۔

" انی انا لا الہ الا انا محمد رسولی طوبیٰ لمن امن بہ و اتبعہ"

تیسری سطر پر:۔

" انی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم بی نجا"

چوتھی سطر پر:۔

" انی انا اللہ لا الہ الا انا الحرم لی و الکعبۃ بیتی من دخل بیتی امن من عذابی "

(12) انجیل برناباس میں لکھا ہے:

ترجمہ:

''آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند! یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں پر درج فرمادے... تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج فرمادی دائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا ''خدا ایک ہی ہے'' بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لکھا تھا ''محمد خدا کا رسول ہے'' تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت سے یہ الفاظ چومے اور اپنی آنکھیں ملیں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے...''

(انجیل برناباس ص ۳۹ باب ۲۹)

باب نمبر 9

آسمانی کتب میں شانِ محمد ﷺ

تورات میں ذکرِ رسول ﷺ

(1) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ یہودی کے کچھ دینار قرض تھے..... اس نے آپ ﷺ سے ادائے قرض کا تقاضا کیا... آپ ﷺ نے فرمایا:... ابھی میرے پاس دینے کو کچھ نہیں.... اس یہودی نے کہا کہ میں لئے بغیر ہرگز نہیں ٹلوں گا.....

اس یہودی کے اس بے باک کلام پر چاہتے تو جھڑک دیتے لیکن لجپال کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا نہ فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا ٹھیک ہے میں تمہارے پاس بیٹھا ہوں جب تک تمہارا قرض نہ لوٹا دوں..... چنانچہ آپ ﷺ اس کے پاس بیٹھ گئے... ظہر... عصر... مغرب... عشاء اور ساری رات پھر اگلی صبح کی نماز بھی وہیں ادا فرمائی...

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس یہودی کو بڑا ڈرایا دھمکایا لیکن اس پر بھی سرکار علیہ السلام نے منع فرمایا.... صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت یہ چیز کیسے دیکھ سکتی تھی کہ ایک یہودی آپ ﷺ کو اپنے پاس بٹھالے..... چنانچہ انہوں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس چیز کا اظہار بھی کر دیا کہ ایک یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟...

آپ ﷺ نے فرمایا:.....میرے پروردگار نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ میں اپنے کسی معاہدے کے ساتھ ظلم کروں جب دن ڈھلنے لگا تو یہودی نے اسلام قبول کرلیا اور کہنے لگا تم گواہ رہنا میں نے اپنا آدھا مال راہ خدا میں صدقہ کردیا..... بخدا میں نے یہ جو کچھ طرز عمل اختیار کیا ہے اس لئے کیا ہے کہ میں نے جو سرکار علیہ السلام کی صفت وثناء پڑھی تھی اس کو پرکھ رہا تھا.....

تورات میں آپ ﷺ کی صفت وثناء اسی طرح مرقوم ہے ''محمد بن عبداللہ'' اللہ کے رسول ہیں.....جائے ولادت آپ کی مکہ ہے اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ اور ملک آپ کا شام ہے.....آپ نہ سخت خو ہیں اور نہ بدزبان...نہ ہی بازاروں میں ہنگامہ پیدا کرنے والے اور نہ ہی فحاشی سے آراستہ..... (حاکم، ابن عساکر)

قدیم کتابوں میں محاسن اسلام

(2) مطرف بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے زمانہ خلافت میں تستر فتح ہوا ...تو مال غنیمت میں ایک صندوق بھی ملا....اس میں ایک کتاب تھی.....ہمارے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا.....

کہنے لگا: یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کردو.....

ہم نے کہا: یہ صحیفہ آسمانی تھوڑا ہی ہے.....

وہ بولا: کیوں نہیں.....

میں نے کتاب بیچنے سے ذرا کراہت محسوس کی....صندوق سمیت وہ اسے

دے دی کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا....تو وہاں ایک سوار دیکھا....جس کی شکل نعیم سے ملتی جلتی تھی....

میں نے اسے بلایا اور پوچھا کہ: تو نعیم ہے؟

اس نے کہا: ہاں!

میں نے کہا: ابھی نصرانی ہی ہو؟

کہنے لگا: میں تو حلیف ہو چکا ہوں....

میں اس کے ساتھ کعب الاحبار کی موافقت میں بیت المقدس واپس چلا گیا....جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعب کے آنے کی خبر سنی....تو وہ ان کے پاس آئے....کعب نے وہ کتاب انہیں دی....تا کہ وہ اسے پڑھیں....ایک قاری پڑھتا گیا جب آخری سطروں پر پہنچے تو غصہ میں آگئے ....کتاب کو زمین پر پھینک دی....

اس پر نعیم کو بھی غصہ آ گیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے: یہ کتاب قدیم ہے.... جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ....ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے.... چنانچہ جب انہوں نے آخری سطریں پڑھیں تو یہ مضمون تھا:-

’’ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ‘‘

’’جو اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرے گا....تو اس کی کوئی چیز قبول نہیں ہوگی....اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے

ہوگا...."

اسی روز احبار یہود میں سے بیالیس آدمی مسلمان ہوئے.... حضرت امیر معاویہ ؓ نے انہیں بہت سے تحائف اور عطیات دیئے....

زبور میں حضور ﷺ کی شان

(3) زبور میں جس نبی کی بشارت دی گئی ہے اس کی مندرجہ ذیل صفات بیان کی گئی ہیں....

۱..............وہ سراپا حسن جمال ہوگا....

۲..............وہ تمام بنی نوع انسان سے افضل ہوگا....

۳..............اس پر اللہ کی نعمتیں پیہم نازل ہوں گی....

۴..............وہ سراپا برکت ہوگا....

۵..............اس کے دست اقدس میں تلوار ہوگی....

۶..............وہ قوی ہوگا....

۷..............وہ حق و صداقت کے ساتھ مبعوث ہوگا....

۸..............وہ عجیب طریقہ سے قوم کی رہنمائی کرے گا....

۹..............اس کا نیزہ سنت کے مطابق ہوگا....

۱۰..............تمام اقوام اس کے قدموں کے نیچے ہوں گی....

۱۱..............وہ نیکی سے محبت کرنے والا ہوگا....

۱۲............گناہوں سے نفرت کرے گا....

۱۳............بادشاہوں کی لڑکیاں اس کی خدمت گزار ہوں گی....

۱۴............لوگ اسے تحائف پیش کریں گے....

۱۵............قوم کے تمام اغنیاء اس کے لئے سر تسلیم خم کریں گے....

۱۶............ان کا ذکر نسل در نسل ہوتا رہے گا....

۱۷............تمام قبائل ہمیشہ اس کی مداح خوانہ کریں گے....

یہ تمام صفات محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں مکمل پائی جاتی ہیں....اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ہی وہ نبی ہیں....جن کی زبور میں بشارت دی گئی....یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں... (حوالہ حجۃ اللہ علی العالمین)

پہلی کتابوں میں حضور ﷺ کی تعریف

(4) حضور پاک ﷺ کی پہلی کتابوں میں تعریف آئی ہے...

"لو یمشی علی السراج لم یطفوہ تحت قدمیہ من سکینتہ"

وہ نبی اتنی عاجزی سے چلتا ہے کہ چراغ پر بھی پاؤں رکھ دے تو وہ بجھنے نہ پائے....حالانکہ چراغ پر تو ہاتھ رکھو وہ بجھ جاتا ہے....مگر ہمارے نبی کے بارے میں یہ کہا کہ وہ اتنی عاجزی سے چلنے والا ہے کہ اگر وہ چراغ پر پاؤں رکھتا ہے تو چراغ بھی نہیں بجھتا....

اور اگر خشک لکڑیوں پر بھی چلے تو لکڑیوں کے کڑکڑانے کی آواز نہ سنائی

دے...ایسی عاجزی کے ساتھ چلنے والا نبی ہوگا..(از سمعت حضرت طارق جمیل صاحب)

تورات میں حضور ﷺ کی شان

(5) ایک روایت میں جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی تورات میں کیسے تعریف درج ہے؟

توانہوں نے فرمایا:

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ اُمَّتُهُ الْعَمَادُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَفِيْ كُلِّ مَنْزِلٍ وَ يُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى شَرَفٍ دُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوْا رَاسِ كَنَاسَةٍ وَتُوَتَزِرُوْنَ عَلٰى رَوْسَا لِهِمْ وَ تُوَضِّوْنَ اَطْرَافَهُمْ وَ اَصْوَاتَهُمْ بِاللَّيْلِ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ كَاَصْوَاتِ النَّخْلِ"

"محمد رسول اللہ (ﷺ) میرے بندے ہیں....ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے....ان کے امتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں....وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے....اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے....خواہ کوڑا کرکٹ کی جگہ پر کیوں نہ ہوں....اور اپنے وسطوں پر آزار بند باندھیں گے....اور اپنے اطراف کو

روشن اور منور رکھیں گے.... اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں.... آسمانی فضا کو معمور کریں گی....''

(سنن دارمی ص ۱۴، خصائص کبریٰ ۱/۲۸، کتاب الوفا ۱/۳۸، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۴، شواہد النبوت ص ۹ وانوار محمدیہ)

انجیل میں ذکر رسول ﷺ

(6) ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت سہل مولیٰ خیثمہ سے سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت سہل نے فرمایا کی میں نے خود انجیل میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ صفات پڑھیں ہیں:

''وہ نہ پست قد ہوں گے.... نہ دراز قد.... سفید رنگ.... دو زلفوں والے ہوں گے.... ان کے دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر نبوت ہوگی.... صدقہ قبول نہ کریں گے.... حمار اور اونٹ پر سوار ہوں گے.... بکریوں کا دودھ خود دوھ لیا کریں گے.... پیوند زدہ کپڑا استعمال فرمائیں گے.... اور جو ایسا کرتا ہے.... وہ تکبر سے بری ہے.... وہ اسماعیل کی ذریت میں ہوں گے.... ان کا نام احمد ﷺ ہوگا....'' (حوالہ حجۃ اللہ)

آسمانی کتب میں حضور ﷺ کی شان

(7) ایک اور روایت میں ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے

دریافت فرمایا تم نے توریت میں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کیا کیا پائے؟

انہوں نے بیان کیا کہ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ:

''محمد بن عبداللہ.... عبدالمختار یعنی اللہ کے بندے.... مکہ مکرمہ ان کی جائے پیدائش.... مدینہ منورہ ان کا مقام ہجرت اور ملک شام ان کے زیر قبضہ ہوگا.... نہ وہ سخت گو ہوں گے نہ درشت خو.... نہ بازاروں میں شور وغل کریں گے اور نہ برائی کا بدلہ لیں گے.... بلکہ عفو درگزر سے کام لیں گے....''

اس روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کی تعریف بھی آئی ہے.... چنانچہ انہوں نے بیان کیا.... آپ کی امت غم ومسرت اور خوشی وناخوشی میں شکر گزار ہوگی.... اور ہر پستی وبلندی میں حق تعالیٰ کی حمد وتکبیر کرے گی.... نمازوں کے لئے آفتاب کی رعایت کریں گے.... اور جب سورج کسی نماز کا وقت لائے گا تو وہ اس وقت نماز بجالائے گی اگرچہ وہ خاک نشین ہوں گے... اور ٹخنے سے اوپر ازار بند اور پائجامے پہنیں گے....

اور اپنے اعضاء کے اطراف یعنی ہاتھ پاؤں اور چہرے کا وضو کریں گے... اور ان کا منادی یعنی مؤذن آسمان میں ندا کرے گا یعنی بلند وبالا برجوں میں اذان دے گا.... ان کی صفیں جنگ اور نماز میں یکساں ہوں گی.... وہ راتوں میں نغمہ سنج ہوں گی.... اس نغمہ سنجی سے مراد رات کے اوراد ووظائف اور تلاوت قرآن ہے....

(حجۃ اللہ علی العالمین)

انجیل میں ذکر محمد ﷺ

(8) طائفہ نصرانیاں بہر ثواب
چوں رسید ندے بداں نام و خطاب

بوسہ داندی بداں نام شریف
رونہا دندی براں وصف لطیف

حضرت تھانویؒ نے ان اشعار کا ترجمہ لکھتے ہوئے کہا ہے کہ:...
''انجیل میں جناب رسول کریم ﷺ کا نام مبارک لکھا تھا.... جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا ہیں....''

آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں مذکور تھا....اور آپ ﷺ کی شکل وصورت کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اکل وشرب کا ....ان سب امور کا اس میں بیان تھا.... نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی...کہ جب اس مبارک نام وخطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے...تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم شریف پر بوسہ دیتے....اور آپ کے اوصاف لطیف پر رخسار ملتے....(محبت وتعظیم سے)....

(کلید مثنوی ص ۱/ ۱۴۵)

تورات میں حضور ﷺ کی خصوصیات

(9) احادیث میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے.... جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو سے ملا.... اور پوچھا: کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟....

تو انہوں نے کہا کہ: خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں.... انہی میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے.... پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا....

"یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْا وَیَصْفَحُ وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیَفْتَحَ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّآذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا..."

"اے نبی! ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا.... آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں.... تم میرے بندے اور رسول ہو.... میں نے تمہارا نام متوکل رکھا.... نہ تم بد خلق ہو نہ سخت مزاج.... نہ بازاروں میں شور مچانے والے.... تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے.... بلکہ خطا کاروں کو معاف کرو گے.... خدا اس وقت تک ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا.... جب تک کہ ان کی برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا

نہ کردے گا.... یہاں تک کہ لوگ صدق ویقین کے ساتھ کہنے لگیں ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اور ان کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہوجائیں..''

(صحیح بخاری، دارمی ص۱۴، مشکوۃ ۵۱۲. کتاب الوفاء ۱/۳۸، خصائص کبریٰ ۱/۳۶، شواہد النبوت ص۹، استعاب ۱/۵۳ انوار محمدی)

باب نمبر 10

شان محمد ﷺ: ارشادات اکابر کی روشنی میں

حافظ الحدیث الشیخ جمال الدین ابوزکریا المتوفی ۶۵۶ھ نے سابق انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے ساتھ حضور ﷺ کے معجزات کا ایک مدحیہ قصیدہ میں یوں موازنہ کیا ہے....

موازنہ معجزات

محمد المبعوث للناس رحمة

یشید ما اوهی الضلال ویصلح

''حضور ﷺ وہ ہیں جو تمام انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں....جن بنیادوں کو گمراہوں نے کمزور کر دیا تھا....انہیں پھر مضبوط بنایا....اور اصلاح کی....''

لئن سبحت صم الجبال مجیبة

لداود اولان الحدید المصفح

''اگر داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے جواب میں پہاڑوں نے تسبیح پڑھی یا ان کے لئے لوہا نرم ہو گیا....''

فان الصخور الصم لانت بکفه

وان الحصا فی کفہ یسبح

''تو آپ کے لئے یہ پتھر نرم ہو گئے اور کنکریوں نے آپ کے ہاتھ مبارک میں تسبیح پڑھی....''

وان کان موسیٰ انبع الماء من العصا

فمن کفہ قد اصبح الماء یطفح

''اگر موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مار کر چشمہ بہا دیا تو حضور ﷺ کی مقدس انگلیوں سے پانی ابل پڑا....''

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ وا

وان کانت الریح الرخا مطیعة

سلیمان لا تالو تروح وتسرح

''اگر سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا مسخر کر دی گئی تھی.... جو صبح و شام کوتاہی نہ کرتی تھی....''

فان الصبا کانت لنصر نبینا

برعب علی شهر به الخصم یکلح

''تو ہمارے رسول کریم ﷺ کی فتح کے لئے باد صبا تھی اور دشمن ایک ماہ کی مسافت پر آپ سے خوفزدہ تھا....''

وان اوتی الملک العظیم سخرت

لـــہ الـــجـن تشـفـی بـــارضیة ولـــلـدح

''سلیمان علیہ السلام کوعظیم سلطنت مرحمت ہوئی.... جن تابع ہوئے جو چاہتے ان سے کام لیتے....''

فـــان مـــفـــاتیـح الـکـنـوز بـــاسـرهـــا

اتـــــه فــــردا الـــزاهـــد الـــمتـــرجـــح

''تو ہمارے نبی کریم ﷺ کوتمام روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں....''

وان كــــان ابــــراهـیـم اعــطـــی خـلـة

ومــوســی بـتـكـلـیـم عـلـی الـطـور یـمـنـج

''اگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام مقام خلت سے نوازے گئے.... سیدنا کلیم اللہ کو ہمکلامی کا شرف ملا....''

فهــذا حبیـــب بـــل خـــلیـــل مــلــكــم

وخـــصـــص بـــالـــرؤیـــا و بـــالـحق اشـــرح

''تو یہ حبیب اللہ ہیں بلکہ خلیل بھی اور خلیل بھی وہ جس سے رب تعالیٰ نے خود کلام کیا اور دیدار الٰہی صرف آپ ہی کے حصے میں آیا اور میں سچی بات بیان کررہا ہوں....''

وخـــصـــص بـــالـحوض الـعـظـیـم وبـالـلـواء

ویشـفــع لـــلـــعـــاصـیـن والـــنـــار تـلـفـح

''اسی طرح حوض کوثر اور اہل محشر کی سربراہی کا جھنڈا بھی آپ کے لئے مخصوص ہوا.... اسی بنا پر جب جہنم کی آگ بھڑکے گی تو گنہگاروں کی سفارش صرف آپ ہی فرمائیں گے....''

وبالمقعد الاعلیٰ المقرب عندہ
عطاء ببشراہ اقروا فرح

''اور سب سے بلند مقامات کی بشارت سے آپ ہی مشرف ہوئے جس کا میں اقرار کر رہا ہوں اور خوشیاں منا رہا ہوں....''

وبالرتبۃ العلیا الاسیلۃ دونھا
مراتب ارباب المواھب تلمح

''بلند مرتبہ اور مقام وسیلہ بھی آپ ہی کو ملا.... بڑے انعامات والوں کے مقامات اس سے نیچے ہی چمکتے ہیں....''

وفی جنۃ الفردوس اول داخل
لہ سائر الابواب بالخار لفتح

''جنت میں سب سے پہلے حضور ﷺ ہی داخل ہوں گے....''

امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

والذئب جآء ک والغزالۃ قد اتت
بک تستجیر وتحتمی بحماک

''اور بھیڑیئے نے آپ کے پاس آکر آپ کی تصدیق کی اور ہرنی نے

بحالت قید آپ کی پناہ مانگی اور وہ اظہار شادمانی کرتی تھی....''

وکذا الوحوش اتت الیک وسلمت
وشکا البعیر الیک حین راٰک

''اور اسی طرح وحشی جانوروں نے آکر سلام کیا اور اونٹ نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کے حضور اپنے حال کی شکایت کی....''

ودعوت اشجارا اتتک مطیعة
وسعت الیک مجیبة لنداک

''اور آپ ﷺ نے درختوں کو بلایا تو وہ تعمیل ارشاد کرتے ہوئے آپ کے حضور دوڑ کر حاضر ہوگئے (اور آپ کی صداقت کی گواہی دی)''

وعلیک ظللت الغمامة فی الوریٰ
والجزع عن الیٰ کریم لقاک

''اور بادلوں نے آپ پر سایہ کیا اور ستون حنانہ آپ کے فراق میں رو دیا....'' (قصیدۃ النعمان)

حضور ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے

(2) حضرت علامہ قاضی عیاضؒ نے فرمایا ہے کہ اس بات پر تمام علماء امت کا اجماع ہے کہ:

حضور ﷺ کو گالی دینے والا....

یا ان کی ذات... ان کے خاندان... ان کے دین... ان کی کسی خصلت میں نقص بتانے والا....

یا ان کی طرف اشارہ کرنے والا....

یا حضور ﷺ کو بدگوئی کے طریقے پر کسی چیز سے تشبیہ دینے والا....

یا آپ ﷺ کو عیب لگانے والا....

یا آپ ﷺ کی شان کو چھوٹی بتانے والا....

یا آپ ﷺ کی تحقیر کرنے والا....

بادشاہ اسلام کے حکم سے قتل کر دیا جائے گا....

اسی طرح حضور ﷺ پر لعنت کرنے والا....

یا آپ ﷺ کے لئے بددعا کرنے والا....

یا آپ ﷺ کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کرنیوالا.... جو آپ ﷺ کے منصب کے لائق نہ ہو....

یا آپ ﷺ کے لئے کسی مضرت کی تمنا کرنے والا....

آپ ﷺ کی مقدس جناب میں کوئی ایسا کلام بولنے والا...... جس سے آپ ﷺ کی شان میں استخفاف ہوتا ہو....

یا کسی آزمائش یا امتحان کی باتوں سے آپ ﷺ کو عار دلانے والا بھی سلطان اسلام کے حکم سے قتل کر دیا جائے گا.... اور وہ مرتد قرار دیا جائے گا.... اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی..... اور اس مسئلہ میں علماء امصار اور سلف صالحین کے مابین

کوئی اختلاف نہیں ہے..... کہ ایسا شخص کافر قرار دے کر قتل کر دیا جائے گا....

محمد بن سحنون نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی شان میں بدزبانی کرنے والا اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے.... اور جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے.... اور توہین رسالت کرنے والے کی دنیا میں یہ سزا ہے کہ وہ قتل کر دیا جائے گا.... (شفاء شریف ج ۲ ص ۱۸۹ تا ۱۹۰)

دو قرآن

(3) مولانا آزادؒ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن دو ہیں.... ایک قرآن صامت اور دوسرا قرآن ناطق.... قرآن صامت تو وہ ہے جو دفتین میں بند ہے.... جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں.... اور دوسرا قرآن ناطق جو مدینہ کی گلیوں میں چلتا پھرتا تھا....

رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں اور رفعتیں اور ان کی وسعتیں اور پہنائیوں ان کی زیبائیاں اور رعنائیاں بیان کرنے سے زبان قاصر ہے.... اور قلم عاجز ہے کہ انہیں حیطہ شمارہ میں لا سکے.... ہمارا ایمان ہے جیسے خدا اپنی الوہیت میں وحدہٗ لاشریک ہے.... ایسے ہی حضور اقدس انسانیت اور عبدیت کے اس مقام ارفع پر فائز ہیں.... کہ:

"لا شریک له ولا نظیر له ولا ند ولا ضدله"

کیوں حضور ﷺ سید الاولین اور سید الآخرین تھے.... وہ سرور دنیا و دین تھے.... وہ حبیب رب العالمین تھے....

مولانا رومؒ نے کہا ہے:

نام احمد نام جملہ انبیاء است
چونکہ صد آمد نو دہم پیش ما است

احمد مجتبیٰ کا نام تمام انبیاء کا نام ہے.... جب تم نے سو کا لفظ کہا تو نوے کا ذکر اس میں ضمناً آ ہی گیا اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے تمام انبیاء کی زندگیاں آپ کی حیات طیبہ میں سما گئی ہیں.... اور تمام انبیاء کے فضائل اور شمائل آپ کی ذات گرامی میں سمٹ کر آ گئے ہیں....

حضور ﷺ کی برکات

(4) میرا نبی مسکرا کر دیکھے تو جنت کا منظر بن جاتا ہے....
غصے میں آ جائے............ تو جہنم کا منظر بن جاتا ہے....
قدم اٹھائے............ تو سنت بن جاتی ہے....
گفتگو کرے............ تو حدیث بن جاتی ہے....
عمل کرے............ تو شریعت بن جاتی ہے....
جوان کے نکاح میں آئے..... مومنوں کی اماں بن جاتی ہے....
جو اس کے گھر میں بچہ پیدا ہو..... تو آل رسول بن جاتا ہے....
میرا نبی جس شہر میں آئے............ مکہ مکرمہ بن گیا....
جہاں ہجرت کر کے گئے............ وہ مدینہ منورہ بن گیا....
ان کی آمد سے بت پرست..... حق پرست ہو گئے....

ظالم عادل ہوگئے..............رذیل شریف ہوگئے....

عرب کے بدو رضی اللہ ہوگئے....

بکریوں کو چرانے والے دنیا کے مرمانروا ہوگئے....

حضور ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کا راز

(5) میرے شیخ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں....اگر چاہتے تو اپنے نبی کو ہجرت پر مجبور نہ ہونے دیتے....سارے ابوجہل وابولہب کے لئے ایک فرشتہ بھیج دیتے جو سب کی گردن دبا دیتا....

لیکن ایک تکوینی راز سے اپنے نبی کو اللہ نے مدینہ پاک میں رکھا....تاکہ حاجی حج کرنے جب بیت اللہ آئیں تو اللہ پر فدا رہیں.....اور جب مدینہ پاک جائیں تو روضہ مبارک پر رسول اللہ ﷺ پر فدا رہیں....اگر روضہ مبارک مکہ میں ہوتا تو دلوں کے دو ٹکڑے ہو جاتے....طواف کرتے ہوئے دل چاہتا کہ روضہ مبارک پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے دل چاہتا کہ طواف کرتے....ملتزم پر ہوتے....

پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو پاش پاش ہونے سے بچالیا....کہ جب بیت اللہ میں رہو تو خدا پر فدا رہو....اور جب مدینہ میں رہو تو رسول خدا ﷺ پر فدا رہو....اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہو....

مولانا شمیم صاحب نے کہا کہ یہ مضمون جلدی سے نوٹ کرو.... آج زندگی میں پہلی دفعہ سن رہا ہوں.... اس سے پہلے نہ کسی کتاب میں دیکھا نہ کسی سے سنا.... میں نے کہا کہ یہ اللہ والوں کی جوتیوں کا صدقہ ہے....

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتا ہے کہ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحبؒ نے یہ شعر پڑھا تھا جو اس مضمون کی تائید کرتا ہے۔

اے ختم رسل قرب تو معلوم شد
زدیر آمدئی زراہ دور آمدئی

"اے ختم رسل آپ کا قرب معلوم ہوگیا.... اس وجہ سے آپ بہت دیر سے آئے اور بہت دور سے..... یعنی اللہ تعالیٰ کے بہت قریب سے آئے...."

تذکرہ میرے محبوب ﷺ کا

(6) حضرت دین پوریؒ نے ایک بیان میں فرمایا:

"لوگ گانوں میں... بجانوں میں... ترانوں میں... اور افسانوں میں رات گزار دیتے ہیں.... ہم رات ذکر رسول میں گزار دیں.... تو ہمارے لئے یہ سعادت ہے...."

جتنی بھی حدیثیں پڑھیں ہیں.... ایک ایک حدیث کی تشریح کے لئے گھنٹے چاہئیں.... آقا کی صورت حسین ہے.... سیرت بہترین ہے.... صورت میں جمال

ہے.... سیرت میں کمال ہے .... آئے سب کے بعد ہیں .... اور کھڑے سب سے آگے ہیں....

درجات یتیم مکہ

(7) میرے بھائیو! حضور ﷺ کا درجہ کتنا بلند تھا... توجہ کرو...

حضور ﷺ کے ذکر سے بہتر..... کسی کا ذکر نہیں.....

حضور ﷺ کی شان سے بہتر..... کوئی شان نہیں.....

حضور ﷺ کے مرتبہ سے بہتر..... کسی کا مرتبہ نہیں.....

نبی ﷺ کے چہرے سے بہتر..... کسی کا چہرہ نہیں.....

نبی ﷺ کی زلفوں سے بہتر..... کسی کی زلف نہیں.....

نبی ﷺ کی آنکھوں سے بہتر..... کسی کی آنکھ نہیں.....

نبی ﷺ کی گفتار سے بہتر..... کسی کی گفتار نہیں.....

نبی ﷺ کے شہر سے بہتر..... کسی کا شہر نہیں.....

نبی ﷺ کے علاقے سے بہتر..... کسی کا علاقہ نہیں.....

نبی ﷺ کی سواری سے بہتر..... کسی کی سواری نہیں.....

پیغمبر ﷺ کے مسکرانے سے بہتر..... کسی کا مسکرانا نہیں.....

نبی ﷺ جس رات میں آیا..... وہ رات سب راتوں سے اعلیٰ.....

نبی ﷺ جس دن آیا..... وہ دن دنوں سے اعلیٰ.....

نبی ﷺ جس مہینے میں آیا.....وہ مہینہ مہینوں سے اعلیٰ.....

نبی ﷺ کے چہرے پہ جو پسینہ آیا.....وہ پسینہ پسینوں سے اعلیٰ.....

نبی ﷺ جس زمانے میں آیا.....وہ زمانہ زمانوں سے اعلیٰ.....

نبی ﷺ نے جس پتھر پہ قدم رکھا.....وہ پتھر سب پتھروں سے اعلیٰ.....

نبی ﷺ کی شان کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا.....نبی بے مثال ہے.....

(از جواہر فاروقی)

مدینہ منورہ مکہ معظمہ سے افضل ہے سوائے کعبۃ اللہ کے....اور کعبۃ اللہ افضل ہے مدینہ منورہ شہر سے سوائے روضہ اطہر کے....اور روضہ اقدس افضل ہے کعبۃ اللہ سے اور روضہ اطہر کی وہ خاک پاک.....جو جسم اطہر سے مس ہوئی وہ تمام کائنات....

کعبہ مشرفہ جنت لوح وقلم حتیٰ کہ عرش عظیم سے بھی افضل ہے....

علامہ السید نور الدین سمہودی مدنی نے وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفیٰ میں فرمایا:

" قَدِ الْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَفْضِیْلِ مَا ضَمَّ الْاَعْضَاءُ الشَّرِیْفَةُ حَتیٰ عَلَی الْکَعْبَةِ الْمَنِیْفَةِ "

"اس مسئلہ پر اجماع امت ہے کہ جس مٹی سے اعضاء مبارک مس ہیں وہ جگہ کعبۃ اللہ سے افضل ہے...."

سیرت کی جھلک

(8) میں چند نکات دیتا ہوں تمیں سال خطابت کے:

۱............ امّی ایسا ہے کہ ساری کائنات میں اس کا استاد نظر نہیں آتا....

۲............ استاد ایسا ہے کہ ساری کائنات شاگرد ہے ان کی....

۳............ یتیم ایسا ہے کہ نہ اماں نہ ابا نہ دادا پورے مکہ میں لاوارث نظر آتا ہے.

۴............ اور وارث ایسا ہے.... کہ ساری امت لاوارث کا وارث ہی محمد ﷺ ہیں....

۵............ حسین ایسا ہے کہ یوسف کے دیکھنے والوں نے انگلیاں کاٹیں....
میرے محمد ﷺ کے دیکھنے والوں نے بچے بھی دیئے، گردنیں دیں....
جان بھی دے دی، حسین ایسا ہے کہ خدا کا محبوب بن گیا....

۶............ اور حیا اتنی ہے کہ عرب کی کنواری لڑکیاں بھی حیا کا مقابلہ نہ کرسکیں....

۷............ بہادر اتنا ہے اکیلا غزوہ حنین میں کھڑے ہو کر کہتا ہے..... انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب..... چالیس ہزار رومی اس کی للکار سے کانپ رہے ہیں....

بہادر اتنا ہے کہ پوری دنیا کے مقابلہ میں نکل آیا....

۸............ نرم دل مہربان اتنا ہے کہ ساری زندگی کسی کو اشارہ بھی نہ کیا....

میدان جہاد میں اترے.... تین سو تیرہ لے کر ہزاروں سے ٹکرا رہا ہے....
پندرہ سو مجاہد بیٹھے ہیں اور صلح کے کاغذ پر دستخط کروا رہا ہے.... پیغمبر ﷺ کی عجیب سیرت ہے.... بیک وقت حضور میں دو چیزیں ہیں....

آقائے مدنی بہادر بھی ہیں.... شریف بھی ہیں....

حسین بھی ہیں.... باحیا بھی ہیں....

امّی بھی ہیں.... اور استاد بھی ہیں....

یتیم بھی ہیں.... اور وارث بھی ہیں.... (از علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی)

جس چیز کو نبی ﷺ سے نسبت ہوگئی وہ چمک گئی

(9) حضور ﷺ سب سے اعلیٰ ہیں....

حضور ﷺ جس رات میں آئے...... وہ رات راتوں میں اعلیٰ......

جس شہر میں آئے...... وہ شہر شہروں میں اعلیٰ......

جس گھڑی میں آئے...... وہ گھڑی باقی گھڑیوں سے اعلیٰ......

جس مہینے میں آئے...... وہ مہینہ مہینوں میں اعلیٰ....

حضور ﷺ جس خاندان میں آئے.... وہ خاندان سب سے اعلیٰ...

حضور ﷺ جس بستی میں آئے...... وہ بستی سب بستیوں سے اعلیٰ......

حضور ﷺ نے جس پتھر پر قدم رکھا...... وہ پتھر سارے پتھروں سے اعلیٰ

حضور ﷺ جس گلی سے گزرے...... وہ گلی سب گلیوں سے اعلیٰ......

حضور ﷺ جس راستے پہ آئے...... وہ راستہ راستوں سے اعلیٰ......

حضور ﷺ مسکرائے...... تو وہ گھڑی سب سے اعلیٰ......

حضور ﷺ نے دعا مانگی...... تو گھڑی سب گھڑیوں سے اعلیٰ......

مولانا ارسلان بن اختر کی تالیفات